UNIVERSAL LIBRARY
OU_226247
UNIVERSAL LIBRARY

عرشیون کا شش مہری جعلی فتوی جو رد کیا جاتا ہی

فتوای علمای کرام دہلی بجواب استفتای اہالی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس باب مین کہ زید عقیدہ رکھتا ہی اسبات پر کہ وہ مالک الملک آسمانون پر عرش کے اوپر ہی اور علم اسکا ہر شی کو گھیر لیا ہی اور اسکو ید - وجہ ثابت ہی جیسے سمع - و بصر - اور قرب و معیت اس ذات پاک کی بندون کے ساتھ اسکے جاننے اور اسکے نظر سی دور و غائب ہونیکی راہ سے ہی نہ عالم مین کسی شی کے اندر ہو کر پس استوا اور فوقیت عرش پر اور ید - وجہ نزول وغیرہا صفات اللہ مین معنی محکم اور کیفیۃ متشابہ ہین جسکے ظاہر معنی جیسے اسکی جناب قدس کے لایق ہین ایمان و اعتقاد واجب ہی اور حقیقی معنے کا انکار کر کے مجازی معنے کے طرف پھیرنا گمراہی اور کیفیت انکی جو ہمارے وہم و خیال مین گذرتی ہی اسسے تنزیہ حقتعالی کی ضرور اور تنزیہ جہت و مکان کی بدعت اور شی ہونا حق تعالی کا قرآن سی ثابت اور ذات الٰہی مین جسم و جوہر وغیرہ کی بحث کرنی خواہ اثبات مین ان چیزونکے

ہو خواہ نفی مین ہو محدث ہی کتاب وسنت سی ثابت نہین **دلائل اس عقیدے کے** حقتعالے نے قرآن مجید مین سات جگہہ عرش پر مستوی ہونیکا بیان فرمایا اور استوی خدا کا معلوم ہی کیفیت مجہول اور ایمان اسپر واجب اور انکار کفر چنانچہ صاحب کمالین نے سورہ اعراف مین قول تفسیر جلالین استواء یلیق بہ کی تحت مین ام سلمہ اور حسن بصری اور امام جعفر صادق امام مالک اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہی ۔ ان الاستواء معلوم والکیف مجہول والایمان بہ واجب اور ایک روایت مین والجحود بہ کفر کا لفظ بھی آیا ہی اور معنے استوا کے اس جگہہ از روی عرف ومحاورہ عرب کیا معلوم ہین سو سلف وخلف کی تفسیرون سے ظاہر ہی چنانچہ صحیح بخاری مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے علا کے معنے مروی ہین اور ابو العالیہ رضہ سے ثم استوی الی السماء مین ارتفع کے معنے منقول ہین اور امام محی السنہ نے تفسیر معالم التنزیل مین اسی آیت کے تحت مین لکھا ہی کہ اکثر مفسرین سلف کے پاس معنے استوی کے ارتفع ہین اور تحت مین ثم استوی علی العرش کے لکھا ہی کلبی اور مقاتل نے کہا استقر اور ابو عبیدہ نے کہا صعد اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قرار گرفت اور شاہ رفیع الدین صاحب نے قرار پکڑا اور شاہ عبد القادر صاحب نے بیٹھا اور قایم ہوا ترجمہ کیا ہی اور تفسیر استوا کی مختلف ہونے سے اصل فوقیت کا انکار ثابت نہین کیونکہ ہر ایک معنے سے فوقیت ثابت ہوتی ہی پس ان سات آیتون سے حقتعالی فوق العرش ہونا ثابت ہوتا ہی اور فوقیت حق تعالی کی آسمان وعرش پر احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ سلف وخلف سے بھی ثابت ہے

پہلی حدیث صحیح بخاری اور مسلم مین ہی فہو عندہ فوق العرش سو وہ کتاب

نزدیک خدا کے ہی اوپر عرش کے اس سے خدا تعالیٰ بھی جسکے نزدیک وہ کتاب ہی اوپر عرش کے ہونا ثابت ہوا **دوسری حدیث** صحیح بخاری مین ہی زوجنی اللہ من فوق سبع سموات ان ہر دو حدیثون کو امام بخاری نے جہمیہ کے رد مین جو حقتعالیٰ عرش کے اوپر ہونیکے منکر ہین ذکر کیا ہی **تیسری حدیث** ابوداؤد و ترمذی مین ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ذکر سات آسمانون اور دریا اور عرش کے ثم اللّٰہُ فوق ذلک **چوتھی حدیث** ابوداؤد نے ابن بشار سے روایت کی اِنَّ اللّٰہَ فوقَ عَرْشِہٖ وَعَرْشُہٗ فوقَ سَمٰواتِہٖ ان دونون پچھلی حدیثون کو ابوداؤد نے جہمیہ کے رد مین ذکر کیا ہی اور بھی بہت سی صحیح حدیثون سے ذات پاک حقتعالیٰ کی سات آسمانون کے اوپر نور کے پردون کے پرے ہونا ثابت ہی **قول امام** ابوحنیفہ رحمہ اللہ صاحب کمالین نے امام بیہقی رح سے نقل کیا ہی کہ امام صاحب نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ فِی السَّمَآءِ دُوْنَ الْاَرْضِ وَمَنْ اَنْکَرَ اَنَّ اللّٰہَ فِی السَّمَآءِ فَقَدْ کَفَرَ **قول امام** شافعی رح اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی عَرْشِہٖ فِیْ سَمَآئِہٖ یُقَرِّبُ مِنْ خَلْقِہٖ کَیْفَ یَشَآءُ وَیَنْزِلُ کَیْفَ یَشَآءُ وَمِثْلُ ذٰلِکَ قَالَ اَحْمَدُ کَمَا فِی الْکَمَالَیْنِ **قول امام** مالک رح اَللّٰہُ فِی السَّمَآءِ وَعِلْمُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ کَمَا فِی الطَّبَقَاتِ لِلْاِمَامِ الذَّھَبِیْ **قول اوزاعی** رح کُنَّا وَالتَّابِعُوْنَ مُتَوَافِرُوْنَ نَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَوْقَ عَرْشِہٖ وَنُؤْمِنُ بِمَا وَرَدَتْ بِہِ السُّنَّۃُ **قول عبدالوہاب** وراق ہمعصر امام احمد رحمہما اللہ۔ اَللّٰہُ فَوْقَ الْعَرْشِ وَعِلْمُہٗ مُحِیْطٌ بِالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **قول احمد** بن زکریا رح قَالَ اَبِی الْقَوْلُ فِی السُّنَّۃِ الَّتِیْ رَاَیْتُ عَلَیْہَا اَھْلَ الْحَدِیْثِ الَّذِیْنَ لَقِیْتُہُمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی عَرْشِہٖ فِیْ

سمائه اقرب من خلقه کیف یشاء **قول امام ابن خزیمہ رح** من لم یقر بان اللہ علی عرشه

قد استوی فوق سبع سموٰاته فهو کافر حلال الدم وکان ماله فیئا - یہہ چاروں قول طبقات

امام ذہبی میں مذکور ہیں **قول امام ترمذی رح** علم اللہ وقدرته وسلطانه

فی کل مکان وهو علی العرش کما وصف به نفسه فی کتابه **قول صاحب کمالین**

قال اسحاق انه اجمع اهل العلم انه فوق العرش استوی ویعلم کل شیء وهو قول المزنی

والبخاری وابی داؤد والترمذی وابن ماجه وابی یعلی والبیهقی وغیرهم من ائمة الحدیث

وقال ابراهیم من الحلیة طریقنا طریق السلف التابعین لکتاب اللہ والاجماع وما

اعتقدوه ان اللہ لم یزل کاملاً بجمیع صفاته الی ان قال وان الاحادیث التی

تثبت فی العرش والاستواء علیه یقولون بها ویثبتونها من غیر تکییف وتمثیل وانه

بائن من خلقه انتہی اور حضرت سید الاولیاء والعرفا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

غنیۃ الطالبین میں اور شیخ ابن قیم رح نے اغاثۃ اللہفان میں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

نے حجۃ البالغہ کے باب التیسیر میں واسطے حقتعالےکے جہت فوق ثابت کیا ہی اور امام مجدد حضرت

سید احمد قدس سرہ نے صراط المستقیم میں ضمناً ذکر کلمہ طیب کے فرمایا و بلفظ الا اللہ بجانب

فوق بالای عرش مجید ضرب کند و ایضاً در ضرب الا اللہ اشارہ بذات بحت نماید کہ

مسطور کلام مجید ہست الرحمٰن علی العرش استوی انتہی غرض قرآن و احادیث اور ائمہ

سلف و خلف کے اتفاق سے حقتعالی عرش کے اوپر ہونا ثابت ہی اور ثبوت بدوجہ کاشل

سمع و بصر اور احاطہ و قرب و معیت علمی ہو یگا قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سلف و خلف سے

ظاہر ہی سوال علم پر پوشیدہ نہین پس استوا اید وجہ وغیرہ مین حقیقت و مجاز ہر دو معنے خالی کر دیکر مراد انکے خدا پر سونپنا اور الفاظ مجہول المعنی کو صفت ٹھہرانا اوسکو سلف کا مذہب قرار دینا یا ان الفاظ کو حقیقت سی پھیر دیکر مجاز کے معنے بتلانا اور علو سے حقیقی علو کا انکار کرکے مرتبے کا علو ثابت کرنا کذب اور خلاف کتاب و سنت ہی اور جبر نبیل مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رح نے ایضاح الحق میں بیچ بیان مسئلہ اولی کے جہت و مکان کی تنزیہ اور متشابہات کی تاویل اور اثبات رویت بلا جہت و محاذات وغیرہ بدعات حقیقیہ مین شمار کیا ہی بدستور امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے کتاب التفرقہ بین الاسلام والزندقہ مین انفی جہات ستہ کی اور رب حق نہ داخل عالم نہ خارج عالم کہین نہونے کی بات بدعت ہونے پر تصریح کی ہی اور آیۂ کریمہ لیس کمثلہ شئی سے حقتعالی اپنی ذات و صفات مین کسی شئی کے ساتھ اور کوئی شئی اپنی ذات و صفات مین حق کے ساتھ متشابہ اور مماثل نہونے کی بات ثابت ہوتی ہی اس سے حقتعالی کے شئی ہونے کی نفی نہین کیونکہ شئی کی مثل ہونیکی نفی سے شئی ہونیکی نفی نہین ہوتی بلکہ اس بیان سے اور آیۂ کریمہ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَہَادَۃً قُلِ اللّٰہُ سے حقتعالی شئی لا کالاشیاء ہونا ثابت ہی اور قائل اس بات کا کہ واسطے حق تعالی کے جسم ہی لا کالاجسام مبتدع ہی کافر نہین بسبب عدم ورود اس لفظ کے شریعت مین جیسے تاتارخانیہ وغیرہ مین اسکی تصریح ہو چکی ہی اور صاحب میزان شعرانی نے جسم و جوہر کی بحث کو بدعت اور واجب الاحتراز اور مقالات فلاسفہ سے ہونیکی بات امام ابو حنیفہ رح سے نقل کی ہی پس استوا اید وجہ وغیرہ کے معنے حقیقی کا انکار جسم کے تنزیہ میں مبنی ہی جب بحث اسکی محدث ہی تو بنا ایک شئی کی امر محدث پر محدث ہی ہی۔

عقیدۂ عمرو

عقیدہ عمرو حق تعالی موجود ہی لیکن ذات پاک اسکی نہ عرش کے اوپر ہی نہ نیچے نہ عالم کے اندر ہی نہ باہر غرض کہین کسی طرف موجود نہین استوا فوق ید وجہ وغیرہ کا مین نہ حقیقی معنے مراد ہین نہ مجاز بلکہ مراد حقتعالی کی ان الفاظ سے کیا ہی وہی خوب جانتا ہی یہہ سب فقط صفات ہین یہی مذہب ہی سلف کا اور ظاہر معنے سے پھیر دیکر مجازا مناسب معنے کے طرف تاویل کرنی پچھلون کا طریقہ ہی دلایل اسکے یہہ ہین کہ حق تعالے کہین کسی جگہہ اور کسی طرف اپنی ذات سے موجود نہ ہونے کے واسطے کسی دلیل شرعی کی حاجت نہین بلکہ شریعت مین حق تعالی کا کہین ثابت نہونا ہی اسکی دلیل ہے پس حقتعالی عرش کے اوپر ہیکا عقیدہ بدعت و ضلالت ہی اور رد ہی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ دوسرا یہہ کہ استوا اور فوقیت عرش پر اور ید اور وجہ کو ظاہر معنے پر جاری کرنا مستلزم جسم کا ہی جب آیۂ کریمہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ سے حقتعالی جسم و جوہر سے منزہ ہونا ثابت ہی تو یہہ سب صفات اپنے ظاہر معنے سے منزہ ہونا ثابت گیا تیسرا یہہ کہ استوا وغیرہ متشابہات سے ہین اور پیروی متشابہات کی بدلیل آیۂ کریمہ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ الخ گمراہی ہی۔

عقیدۂ بکر

عقیدہ بکر ذات حقتعالی کی ہر مکان مین ہی جیسے عرش پر ہی ویسے ہی

فرش پر بغیر حلول و اتحاد کے ہر شی مین ساری ہی جیسے سریان واحد کا اعداد
مین ہی کوئی ذرہ اسکی ذات سے خالی نہین احاطہ اور قرب و معیت ذاتی ہی
حق تعالی کو جہت و مکان سے پاک جاننے کا مطلب یہہ ہی کہ اسکو خاص ایک
ہی جگہہ اور ایک ہی طرف مقرر نکرے بلکہ ہر جگہہ اور ہر طرف وہی ذات پاک
ہونے کا اعتقاد کرے - دلایل اسکے یہہ ہین فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ
ھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ - اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْئٍ مُّحِیْطٌ - وَنَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ - وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَلَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ
اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَھَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ۰ پس عقیدہ زید کا موافق
کتاب و سنت کے ہی یا عقیدہ عمرو کا یا عقیدہ بکر کا
بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا فقط

الجواب

قول زید حق و صواب است و ہمین ست عقیدہ جمیع انبیا متقدمین و سلف صالحین
و ہمین ست مذہب مہاجرین و انصار و سائر محققین اخیار و کسی از ائمہ اربعہ خلاف
آن نفرمودہ بلکہ آیات قطعیہ صریحہ و احادیث متواترہ صحیحہ ہمہ متوافق و متطابق

اند بر اثبات فوقیۃ او تعالی بر عرش و استوا را و بران و بسائر صفات مذکوره

و هر که خلاف زید گوید از عمرو و بکر قول او مخالف کتاب و سنت و اجماع امت

است و اعتقاد شان اعتقاد فاسد و آنچه ببعضی آیات تمسک نموده و در تفسیر آن

خلاف سلف نموده برای خود تفسیر کرده اند در هر باب اتباع سلف باید نمود

که راه ایشان اسلم و احکم است خصوصًا در اعتقادیات که اتباع ایشان از

اهم امورات و اکد واجبات است و بتاویلات بعضی متفلسفین و خرافات

برخی از متاخرین فریفته نباید شد که باتباع ظنون خود راه سلف گذاشته

راهی دیگر پیموده اند ـ ربنا امنا بما انزلت و اتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین

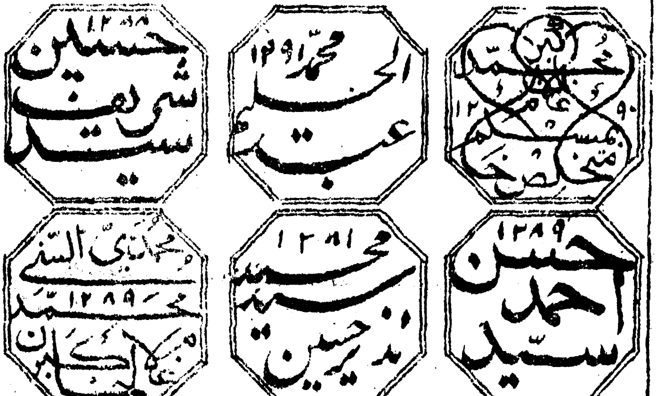

الجواب صحیح بنا ارتیاب و منکره

واجب التعزیر و العذاب

فتاوی مصریّہ

اس ملک مین چند روز سے ایک فرقہ نیا نکلا ہی جو اللہ تعالے و تقدس
کی ذات منزہ و مقدس کی بہ نسبت جہت و مکان و تشبیہات انسانی کا عیب
لگایا اور اسکو عرش پر بٹھلایا اور ائمہ متکلمین رحمہم اللہ کو ضلالت کے طرف
منسوب کیا العیاذ باللہ پھر انکے رد مین بیہان کے علمای حقانی کئے
فتوے و رسایل لکھے۔ اور علماے مصر سے بھی اس باب مین سوال کیا گیا سو
انھون نے اسکے جوابین کئی فتوے لکھے اور دعوی شیو نکار و فاحش دلایل
ساطعہ و براہین قاطعہ سے کئے اور عقیدہ حقہ اہل سنت تبلاے سو
ہندوستان نفع عام کے لئے اسکا ترجمہ ہندی مین کیا گیا اسکے سوا عرشیون
کا ایک شش ہجری جبلی مخبوکار دہلی مین لکھا گیا۔ قاطع شرک و بدعت
ناشر احکام شرع و سنت جناب محمد حمید رضا صاحب حسین آبادی کی خواہش پر یہ ہو کار
بلند اقتدار نیکو شعار سخاوت و ثار محمد قاسم صاحب ساکن میلو شارم نے چھپوایا

مطبع محمدی واقع لشکر گاہ بنگلور

سوال بخدمت علماء مصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین تمہارا فضل دائم رہے۔ متشابہات کے باب مین جو قرآن اور حدیث مین آئے ہین اور انکا حکم کیا ہی اہل سنت کے سلف اور خلف کے پاس اور جو کچھ آیا اللہ تعالی کے استوا مین عرش پر اور اسکے نزول مین آسمان دنیا کی طرف پچھلی رات اور اللہ تعالی کے آسمان مین ہونے کے باب مین اور دو ہاتھ اور انگلیان اسکے ہونے مین اور آنے اور پہنچنے اور صورت وغیرہ مین کیا یہ متشابہات سے ہین یا محکمات سے اور بعضے لوگ اس زمانے مین کہتے ہین کہ یہ باتین محکمات ہین معنے مین اور متشابہات ہین کیفیت مین کیا وہ حق ہی یا باطل اور جو کچھ امام نووی نے شرح مسلم مین کہا اور حافظ عسقلانی نے شرح بخاری مین اور امام قسطلانی نے اپنی شرح ارشاد الساری مین اور علامہ یعقوب بنانی نے اپنی شرح خیر الجاری مین اور امام جلال الدین سیوطی نے اتقان مین اور ابن حجر مکی نے اپنے فتوون مین اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین اور ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین اور انکے سوا اور علما اور فقہا نے کیے باتین جو مذکور ہوئین متشابہات سے ہین۔

اور مذہب سلف کے جم غفیر کا یہی ہی کہ ایمان لاوے کہ وے حق ہین اور تاویل نہ کیجئے بلکہ انکے مرادی معنے اسکے قائل یعنے خدا کی طرف سونپ دیجئے اور انکے ظاہری معنے مراد نہین ہین اور مذہب اکثر خلف کا متکلمین وغیرہم سے جو تاویل کرنی ہی ایسی باتون کیساتھ کہ اللہ کی تنزیہ کے مطابق ہو حق ہی یا دروغ واقترا سلف پر اور جو ترمذی نے اپنی صحیح مین سلف کا قول انکے باب مین (یعنے متشابہات کے) ذکر کیا کہ امروہا بلا کیف یعنی جیسا آیا ویسا انکو کہدو بلا کیف کیا یہہ بات ائمہ مذکورین نے جو کہا اسکے مطابق ہی یا غیر مطابق جس سے کذب لازم آوے اس بات مین جو انہون نے خبر دی سلف کے مذہب سے یا نہین کھولدو ای علماء ماہر اور ہدایت کرو لوگون کو اس باب مین صراط مستقیم کیطرف تا پاؤ خدا کے پاس بڑا اجر ہند مین اس مقدمے مین بڑا جھگڑا پڑا ہی کتنے آدمی کہتے ہین کہ اللہ کے ہاتھ اور منہہ اور قدم اور آنکھہ حقیقت مین ہین جیسا اسکی ذات کو لایق ہی اور اسی طرح اللہ تعالی کو مکان اور جہت ہی اور جس نے متکلمین وغیرہم سے ان باتون کی تنزیہ کی مقرر خطا کی اور سلف کا خلاف کیا اسواسطے ہم آپ سے التماس کرتے ہین کہ اپنے پاس جو حق ہی تبلا دیجئے اور اسکو اپنے مہرون سے مزین کیجئے اللہ تعالی احسان کرنے والون کی مزدوری ضایع نہین کرتا۔ ۲ رجب سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین ہند سے لکھا گیا۔

سایل قاضی عبد القادر بن قاضی احمد

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ محمد وآلہ وصحبہ وکل من تبعہ اما بعد
جاننا چاہیے کہ حکم متشابہات کا جو قرآن اور احادیث مین آئے ہین اہل سنت کے سلف کے
پاس ایمان اُن پر لانا ہی بغیر درپی ہونے تاویل کے اور ان کے معنے سمجھنے کے بلکہ ایمان
لانے کہ یہہ حق ہین اور ان کے ظاہری معنی مراد نہین ہین مگر اکثر اہل سنت وجماعت کے
خلف کے پاس انکی تاویل ہی ایسی بات سے جو معارض محکمات کے نہو بلکہ انکو پھیرنا ہی
محکمات کی طرف اللہ تعالی کی تنزیہ کے مطابق اور جو کچھہ اللہ کے استوا کے باب مین
عرش پر اور اوسکے نزول کرنے مین آسمان دنیا کی طرف پچھلی رات اور اللہ تعالی
آسمان مین ہونے کے باب مین اور اُسکے دو ہاتھہ اور انگلیان ہونے مین اور آنے اور
پہنچنے اور صورت وغیرہ کے باب مین جو آیا متشابہات ہین معنے مین اور کیفیت مین
اور بعضے لوگ جو اس زمانے مین کہتے ہین کہ یہ باتین محکمات ہین معنے مین اور
متشابہات ہین کیفیت مین سو انکی یہہ کم فہمی کے سبب سے ہی بلکہ اسمین انکی سمجھہ الٹی ہوگئی
ہی انکی اس بات کو کچھہ اصل نہین کیونکہ ظاہر متشابہات سے جو بغیر تاویل کے نکلتا ہی
وہی مذہب ملحدون کا ہی اور انکو یعنے متشابہات کو محکمات پر مقدم کرتے ہین اور
یہہ خلاف اہل سنت کے سلف اور خلف کے مذہب کا ہی جیسا علامہ یعقوب بنانی نے
اپنے شرح خیر الجاری شرح بخاری مین کہا اور امام نووی نے شرح مسلم مین اور

حافظ عسقلانی نے شرح بخاری مین اور انکے سوا اور ون نے جنکے نام سوال مین مذکور ہین اپنی
کتابون مین ذکر کیا کہ یہ باتین جو مذکور ہوین متشابہات سے ہین اور مذہب سلف کی رحم غفیر
کا اس مین یہہ ہی کہ ایمان لاوے کہ وے حق ہین اور نہ تاویل کیجیے بلکہ انکے معنی مرادی اللہ
تعالی کے علم کی طرف سونپ دیجیے اور انکا ظاہر مراد نہین اور مذہب اکثر خلف کا متکلمین وغیرہم
سے انکی تاویل ہی جو مطابق اللہ تعالی کی تنزیہ کے ہو (سے دونو مذہب) حق ہین
اور یہی درست ہی اور جو کچھ امام ترمذی نے اپنی صحیح مین سلف کا قول انکے باب مین
ذکر کیا کہ امروہا کما جاءت بلا کیف یعنی کہدو انکو جیسا آیا بلا کیف مطابق ہی اسکے
جو ان مذکور اماموں نے کہا یہ سب اہل حق اور صواب ہین اور ہند کی سرزمین مین جو
لوگ کہ اسباب مین جھگڑتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ کے ہاتھ اور مونہہ اور قدم اور آنکھ
حقیقی ہین جیسے اسکی ذات کے لایق ہی اور اسی طرح اسکو مکان اور جہت ہی اور
جس کسی نے متکلمین وغیرہم مین ان باتون سے اللہ کی تنزیہ کی مقرر خطا کی اور سلف کا
خلاف کیا تو لوگ ظاہریہ ہین کیونکہ ظاہریہ کا مذہب یہہ ہی جو ظاہر متشابہات سے
بلا تاویل نکلتا ہی اور وے اہل بدعت اور اہل زیغ ہین یعنے کجی والے کیونکہ اللہ تعالے

نے فرمایا - فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ
الآیہ یعنے جنکے دل مین کجی ہے وے پیچھے ہوتے ہین اسکے جو متشابہ ہی فتنہ ڈھونڈھنے
اور تاویل ڈھونڈھنے (پوری آیت) اور انہون نے بے ادبی کی ایمہ متکلمین وغیرہم کے
ساتھ اپنے زعم باطل سے انکو مخطی ٹھہرانے کے باب مین باوجودیکہ اللہ تعالی نے خطا

کرنے والون کی خطا سے انکو ایسی باتون مین جو مذکور ہوین بچا یا ہی اور اللہ کی تنزیہ ان مذکور باتون سے اہل سنت جماعت کے پاس حق ہی اور اس مبتدع فرقے کا زعم کہ اپنے مذکور عقاید اہل سنت جماعت کے عقاید کے بموجب ہین دروغ ہی اور بہتان ان پر واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ای رب ہمارے دل نہ پھیر ہمارے جب ہمکو ہدایت دے چکے اور دے ہمکو اپنے پاس سے مہربانی بیشک تو ہی ہی سب دینے والا - فقیر الیہ تعالی محمد الحنفی

امید رکھتے ہین ہم اہل حق سے جو ہمارے پیشوا علما ماہرین ہین کہ اس سوال و جواب کو اپنے ملاحظے سے مشرف فرماوینگے اور جو کچھ انکے پاس حق ہی اسکی تصحیح کو اپنی مہرون سے مزین کرینگے خدا کے پاس اجر عظیم پاوینگے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ - جانئے اللہ مجکو اور تجھکو توفیق نیک دے کہ جو کچھ کتاب سنت مین الفاظ آئے ہین جنکے حقیقی لغوی معنے اللہ تعالی کی جناب مین محال ہین ہر مکلف پر واجب ہی کہ ان الفاظ کو ان حقیقی معانی سے پھیرے جیسے اللہ سبحانہ تعالی کا حقیقی مونہہ ہونا جس سے مقابلہ ہو اور وہ مشتمل دو آنکھون پر اور ناک اور دہان وغیرہ پر ہووے جیسے حقیقی مونہہ ہوتے ہین اور اسی طرح ہاتھ اور

قدم حقیقی مشتمل انگلیون اور ناخن اور گوشت اور ہڈی اور لہو اور بال پر اسی طرح ہاتھ
اور چڑھنا جسمانی اور اسی طرح مکان حقیقی کہ وہ سبحانہ تعالی جسم ہووے مکان
اسکو گھیرے اور اسی قبیل کی دوسری باتین کیونکہ اسکا معتقد کافر ہی کہ ان سب باتون
مین اللہ تعالی کو حوادث کا مثل بناتا ہی ان باتون کا خدا کے واسطے ثابت کرنے
والا بالاجماع کافر ہی کیونکہ اس سے خدا کا حادث ہونا یا عالم کا قدیم ہونا ثابت
ہوتا ہی یہہ دونو محال ہین اور اسکا معتقد کافر ہی اور عقل سے جوان باتون پر
ایراد آتا ہی یہہ ہی کہ اللہ سبحانہ اگر کسی مکان حقیقی مین ہو جیسا بیان کیا گیا تو اس
مکان کے پیدا ہونے کے آگے ازل سے بے ٹھکانا تھا اگر بعد اس مکان مثلاً عرش کے
پیدا ہونے کے جاے گیر ہوا ہی تو جیسا تھا اس سے تغیر پایا اللہ برتر ہی اسبات سے
اور اسی طرح نہ کہئے کہ وہ حقیقت مین عرش کے اوپر ہی کیونکہ ایک چیز کا ایک چیز پر ہونا
مقتضی اس بات کا ہی کہ وہ نیچے کی چیز سے جسم مین برابر ہو یا اوس سے چھوٹا یا بڑا
اور اللہ سبحانہ تعالی کے حق مین یہ تینون مقدار محال ہین اور جو کچھ متشابہات
مین آیا ہی انکی حقیقی لغوی معانی کے موافق تفسیر کرنا جایز نہین پس اتفاق سے
سلف اور خلف کے ہر عاقل پر واجب ہی کہ اعتقاد کرے حق سبحانہ کو اترنا ہے
نہ چڑھنا نہ التفات یعنے پھرنا اور اسکو جہات گھیرتے نہین نہ اسکو فکر ہی نہ حاجت
نہ خواہش نہ نیند نہ اونگھ نہ آفت نہ علت نہ خوشی نہ غمی نہ رغبت نہ غصہ اسکی ذات
مین تغیر ہونے کے معنے سے نہ اسکو امید ہی نہ طمع نہ حیا نہ کھانا نہ پینا نہ کھڑے رہنا

نہ بیٹھنا نہ چلنا نہ دوڑنا نہ بھاگنا نہ ٹیکا دینا نہ تکیہ کرنا نہ لیٹنا نہ ہنسنا نہ مسکرانا نہ قہقہہ کرنا
نہ نزدیکی نہ دوری مسافت اور مکان کے معنے سے نہ اسکو وزیر ہی نہ شریک نہ عورت
ہی نہ بچہ اور نہ کوئی مدبر و مددگار اور نہ ہمسر اور نہ پردہ دار و دربان اور نہ فوق
نہ تحت نہ داہنا نہ بایاں نہ آگا نہ پیچھا نہ خاطر نہ رای جو کچھ دیا اسمین اسکو حظ نہین نہ
اسکو پشیمانی ہی اس چیز کی جو بخشا کیونکہ یہ سب باتین حدوث کے علامتون سے ہین
اور وہ قدیم ہی پاک ہی حوادث کی سب صفات سے اور ایک حال سے دوسرے حال
کی طرف تغیر پانے سے الحاصل جو اعتقاد واجب ہی یہہ ہی کہ اللہ سبحانہ کی ذات
کسی ذات کی شبیہ نہین اور نہ معطل ہی صفات سے اور جو کچھ تیرے دل مین خطورہ
کرتا ہی وہ فانی ہی اور اللہ سبحانہ ایسا نہین جب یہہ جان چکا اور چاہتا ہی کہ ذ
ہلاکتون سے بچے راہ سے مت بھٹک اور نہ اعتقاد کر کہ جو کچھ کتاب و سنت مین متشابہ
الفاظ آئے ہین بغیر اپنے ظاہر سے پھیرے جانے کے اور بغیر تاویل کے اپنے حقیقی
لغوی معنے پر باقی ہین تا یہہ مگر اعتقاد تجھکو کفر تک نہ پہنچا وے جو ہمیشہ دوزخ
مین رہنے کا باعث ہی کیونکہ سلف اور خلف ان کو (یعنے الفاظ مذکورہ کو) انکے
ظاہر سے پھیرنے پر متفق ہین تا اس ذات پاک کی مماثلت حوادث کے ساتھہ ہونیکا
باعث نہو پس یہہ کہنا مطلق جائز نہین اسکا حقیقت مین منہہ ہی اور اسی طرح نہ
ہاتھہ حقیقت مین کیونکہ وجہ اور ید حقیقی یعنے سچ مچ منہہ اور ہاتھہ وہ ہین جو ہمنے قریب
ذکر کیا چنانچہ اللہ تعالی کے قول مین وضو کی آیت مین ہی فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

الی المرافق - یعنے سو دھوؤ تم اپنے منہہ اور ہاتھون کو کہنیون تک اور اسی طرح باقی حقیقی معانی اگر ان کہنے والون کا ارادہ یہی معانی ہین تو صاف کفر ہی اگر مراد انکی حقیقی معانی سے اور معنے ہین جو مشہور لغت کے معانی کے سوای ہون تو انپر لازم ہی کہ اسکا بیان صریح کرین تا اسمین نظر کی جاے کہ سلف کے طریقے کے موافق ہی جو لفظ کو اسکے حقیقی لغوی معنے سے پھیرتے ہین اور معانی مراد کو اللہ جل شانہ کی سپرد کرتے ہین سو انکے طریق موافق یہہ کہا چاہئے کہ یہہ لفظ جو وارد ہوے ہین انکے معانی ہین جو ہمپر مخفی ہین اللہ ہی کو اسکا علم ہی یہہ بات انکے راے موافق ہی جنہون نے اللہ کے لفظ پر وقف کیا ہی آیہ لا یعلم تاویلہ الا اللہ مین یعنے نہین جانتا ہی اسکی تاویل کوی مگر اللہ سو یہہ معانی سورون کے اوایل کے سے یعنے حروف مقطعات کے سے ہونگے بعضے مفسرون کے رای موافق جیسے وے (ان حروف کے باب مین) کہتے ہین کہ خدا ہی جانتا ہی اپنی مراد ان سے کیا ہی لیکن یون مطلق اور مجمل کہنا کہ انکے معانی ہین حقیقت مین جیسے مخالف کہتے ہین اس سے ایہام اللہ سبحانہ کے حوادث کے ساتھ مشابہ ہونے کا لازم آتا ہی سو یہہ بات شرع اور عقل سے ممنوع ہے اور مخالف سلف کے قول کا جنہون نے ان الفاظ کو حقیقی معنے سے پھیرا ہی کیونکہ معنے اُسکے قول کے جس نے ان مین سے کہا کہ کہدو جیسا آیا بلا کیف یہہ ہی کہ تم اسکے معانی بیان کرنے مین نہ سوچو بلکہ سونپ دو اسکے معنے مرادی اللہ سبحانہ ہی کی طرف کیونکہ یہہ اعلم ہی اور چونکہ مخالف جماعت نے ان الفاظ کے حقیقی معانی لینے

منہہ ہاتھ قدم مکان وغیرہ بری باتین ثابت کی ہین جیسا سوال مین ہین سو صاف سلف کا خلاف کیا پس وے سلف کی مخالفت کے سبب سے خطا پر ہین جیسا تو انکے صریح قول سے جان چکا اسی طرح انھون نے خلف کا بھی خلاف کیا کیونکہ خلف نے تو صاف تبلا دیا کہ ان الفاظ کے معانی ہین لیکن نہ حقیقی بلکہ کہا کہ مراد منہہ سے ذات ہی اور ہاتھ سے قدرت اور استوا سے غلبہ اور رحمت اور نزول سے فضل اور احسان یا فرشتے کا اترنا وغیرہ مجازی معانی جیسا اس پر دلالت کرتا ہی وقف علم کے لفظ پر اللہ تعالے کے اس کلام مین لَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یعنی نہین جانتا ہی اسکی تاویل کوی مگر اللہ اور جو لوگ علم مین استوار ہین اور یہہ طریقہ زیادت علم کا ہی پھر اس صورت مین ان مخالفون نے اپنے اس قول مین صاف سلف وخلف کا خلاف کیا انکے حق مین یہہ کہاوت ہی (مَا ھٰکَذَا یَا سَعْدُ تُوْرَدُ الْاِبِلُ) یعنے ای سعد اسطرح اونٹ پانی کی جگہہ لائے نہین جاتے (یعنے انکے پانی پلانے کا طور اور ہی) تمیز لازم ہی الفاظ کے اور چھوڑنا عناد اور خلاف کیونکہ انسان ان پوشیدہ معانی ادراک کا مکلف نہین نہ انکی کیفیت جاننے کا اس ادراک کا ترک کرنا ادراک ہی اور بحث ان باتون مین اشراک اور حق کی پیروی کرنی سلامت روی ہی اللہ سبحانہ خبردار ہی۔

ابراہیم الزروی عفی عنہ

فقیر الیہ سبحانہ تعالی ابراہیم الزرو
الخلیلی الازہری الشافعی القادری عفی عنہ

کیا فرماتے ہو تمہارا فضل دائم رہے ان دو فرقون کے عقیدے مین جنکا ذکر ایک کے بعد ایک آتا ہے

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک فرقہ ہند مین ۱۲۹۰ھ مین نکلا ہی آیات متشابہات مین جھگڑتے ہین کہتے ہین کہ ظاہر معنے آیات متشابہات اور احادیث مشکلات کے حق ہین اور حقیقی ہین اس موافق جیسے بول چال مین کہے جاتے ہین لیکن کہتے ہین کہ ہم اسکی کیفیت نہین جانتے باوجودیکہ اصل صفات کو جیسا ظاہر لفظ سے مفہوم ہوتا ہی ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ان آیتون کے ظواہر محکم ہین معنے مین اور متشابہ ہین کیفیت مین اور کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالی کو جہت اور مکان ہی اور زعم کرتے ہین کہ اسی طرح اہل سنت جماعت کے سلف کا عقیدہ تھا اور ہمپر انکی پیروی لازم ہی اور اس امر مین خلف کی پیروی نہین کرتے کیونکہ ان مین بہتون نے خطا کی جو اپنی عقل سے تاویلات مین خلاف ظاہر کلام کیا بغیر دلیل اور برہان کے یا تفویض کی بغیر تفسیر کرنے ان آیتون کے ظاہری معنے کے اور سلف کا خلاف کیا جو خدا کے واسطے جہت و مکان کا انکار کیا لیکن علے الخصوص ان مین امام ابو الحسن اشعری اور فخر الدین رازی اور امام محمد غزالی رحمہم اللہ نے توبہ کی اور مذہب تاویل سے پھر گئے اور سلف کے مذہب پر قائم رہے جو اصل صفت معلومہ کو ان آیتون کے ظواہر سے بغیر جاننے انکی کیفیت کے ثابت کرتے

ہین انتہی ہم التماس کرتے ہین اہل حق سے جو ملامت کرنے والون کی ملامت
سے ڈرتے نہین کہ اس مذکور فرقے کے عقاید مین نظر کرین اور انکے زعم مین کہ
اپنے عقاید سلف کے عقاید ہین تامل کرین اور انکا اعتراض خلف پر اور انکی
دلیلین جو ہم قریب ذکر کرینگے دیکھین اور وے جو کہتے ہین کہ ائمہ مذکورین نے توبہ
کی اور مذہب تاویل سے رجوع کیا نظر کرین اور جو اپنے پاس حق ہی ہم کو تبلاوین
اور ان عقاید مین جو باطل ہی انکار کرین اور اسپر از راہ فضل اپنی مہر ین کر دین
کیونکہ ہند مین اس مقدمے مین بڑا جھگڑا پڑا ہی ہمکو ہدایت و صراط مستقیم کی طرف لاوین
خدا کے پاس اجر عظیم پاوینگے خدای تعالی احسان کرنے والون کی مزدوری ضایع نہین
کرتا ہی۔ مذکور فرقے کے عقیدے انکے دلیلونکے ساتھ یے ہین اور وہ چودہ ہین

پہلا عقیدہ خدای تعالی کا آسمان مین اور عرش پر ہونا حق اور حقیقی ہی
جیسا مذکور ہوا کہ انکا بڑا عقیدہ اثبات اصل صفات کا ہی جو ظاہر متشابہات
سے معلوم ہوتے ہین محاورے موافق اس آیت سے استدلال کرتے ہین أَأَمِنْتُمْ
مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيْرِ۔ کیا تم نڈر ہوے
اس سے جو آسمانون مین ہی کہ بھیجے تم پر ایک جانچنے والا سو تم جان لوگے کہ ڈرانے
والا کیسا ہی اور اس حدیث سے۔ رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ رواہ ابو داود یعنے
ہمارا رب جو آسمان مین ہی روایت کی اسکی ابو داود نے۔ اور قول سے
احمد ابن حنبل اور مالک رحمہما اللہ کے اَللّٰہُ فِي السَّمَاءِ وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ یعنے اللہ

آسمان مین ہی اور علم اسکا ہر جگھہ ہی روایت کی اسکی امام ذہبی نے اپنے تذکرہ مین اور قول سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کہ انھون نے کہا اللہ آسمان مین ہی نہ زمین مین اور جسنے انکار کیا اللہ کے آسمان مین ہونے کا کافر ہوا روایت کی اسکی صاحب کمالین نے بیہقی سے اور قول آگے امام شافعی رحمہ اللہ کے کہ انہون نے کہا اللہ آسمان مین اپنے عرش پر ہی نزدیک ہوتا ہی اپنے خلق سے جیسا چاہتا ہی اور اترتا ہی جیسا چاہتا ہی اور اسی طرح کہا احمد رحمہ اللہ نے **دوسرا عقیدہ** خالق و مخلوق مین نور کا پردہ ہونے کے باب مین اور جو کچھہ ظاہر حدیث مین ہی حق ہی اور حقیقی ہی حدیث کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنَ النُّوْرِ یعنے مجھہ مین اور اسمین ستر ہزار پردے نور کے تھے روایت کی اسکی ابن حبان نے اور اس حدیث حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْکَشَفَ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ اِنْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ یعنے اسکا پردہ نور ہی اگر اٹھہ جاوے تو جلا دیگی اسکی روشنی اسکے خلق کو جہان تک اسکی نظر پہنچے روایت کی اسکی مسلم نے۔

تیسرا عقیدہ یہہ کہ اللہ تعالی کے دو ہاتھہ اور انگلیان اور مٹھی اور داہنا اور بایان حقیقت مین ہی اسپر ان آیتون سے استدلال کرتے ہین لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ یعنے جسکو مین نے اپنے ہاتھہ سے پیدا کیا۔ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ زمین سب اسکی مٹھی بھر ہی دن قیامت کے۔ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ اور آسمان پیچیدہ اسکے داہنے ہاتھہ مین ہین اور ان حدیثون

سے ـ یقولون یا ادم اما تری الناس خلقک اللہ بیدہ یعنے کہینگے ای ادم کیا
تو نہین دیکھتا لوگون کو یعنے کس حال مین ہین اللہ نے تجھکو پیدا کیا اپنے ہاتھ سے
روایت کی اسکی بخاری نے حدیث ان اللہ یقبض الارض ویطوی السموات
بیمینہ ثم یقول انا الملک اللہ تعالی زمین کو مٹھی مین لیگا اور لپیٹیگا اسمانون کو
اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہیگا مین ہی بادشاہ ہون روایت کی اسکی بخاری
نے حدیث ان قلوب بنی ادم بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد
بنی ادم کے دل رحمن کے انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہین مانند ایک دل
کے روایت کی اسکی مسلم نے **چوتھا عقیدہ** اللہ تعالی کے واسطے جہت ثابت
کرتے ہین اسپر روایتون کو سند لاتے ہین الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح
یرفعہ اسکی طرف چڑھتے ہین پاک کلمے اور عمل صالح بلند کرتا ہی وہ اسکو
تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم الایہ چڑھتے ہین فرشتے اور روح اسکی
طرف ایک دن (پوری ایت) اور یہہ حدیث لایصعد الی اللہ الا الکلم الطیب
نہین چڑھتے ہین طرف اللہ کی مگر ستہرے کلمے روایت کی بخاری نے **پانچوان
عقیدہ** خدا کی دو انکھین ہین اس پر روایتین لاتے ہین ولتصنع علی عینی
پرورش پاوے تو میری انکھ پر ان اصنع الفلک باعیننا بنا تو کشتی ہماری
انکھ پر اور اس حدیث کو ان اللہ لیس باعور واشار بیدہ الی عینہ اللہ تعالی
کانا نہین اور اپنے ہاتھ سے اپنی انکھ کیطرف اشارہ کیا روایت کی اسکی بخاری نے

چھٹا عقیدہ خدای تعالی کی پنڈری اور قدم ہی اسپر نہ ایت
لاتے ہین یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود جس دن کھولی جاوے
پنڈری اور بلاوے جاوین سجدے کو اور یہ حدیثین - فیکشف عن ساق فیسجد له
کل مومن - پس کھل جاویگی پنڈری سو سجدہ کریگا اسکو ہر مومن روایت
کی اسکی بخاری نے حدیث لا یزال یلقی فیہا وھی تقول ہل من مزید حتی
یضع فیہا رب العالمین قدمہ - اس مین ڈالے جاوینگے یعنے دوزخ مین اور
وہ کہیگی اور بھی ہی یہان تک کہ رکھیگا رب العالمین اسمین اپنا قدم روایت
کی اسکی بخاری نے دوسری روایت مین ہی تقول قط قط کہیگی بس بس
ساتوان عقیدہ اللہ عز شانہ کے کلام کو حرف وصوت ہی
اسپر آیتین لاتے ہین وناذیناہ من جانب الطور الایمن - اور پکارا ہمنے
اسکو طور کی داہنی طرف سے اور نزدیک کیا ہمنے اسکو راز دار بناکے وکلم
اللہ موسی تکلیما - بات کی اللہ نے موسی سے کلام کرتے - ما کان لبشر
ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب - نہین سزاوار ہی واسطے کسی
بشر کے کہ بات کرے اس سے اللہ مگر وحی سے یا پردے کے پیچھے سے اور یہ
حدیث یحشر اللہ العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب
خدا اپنے بندون کو اٹھائیگا اور انکو پکاریگا آواز سے سنینگے واسطے
اسکو دور سے سنیگا جیسا نزدیک سے سنیگا روایت کی اسکی بخاری نے

آٹھوان عقیدہ اترنا اور چڑھنا اللہ تعالی کو بھی اسپر یہ حدیث لاتے ہین ینزل اللہ تبارک وتعالی الی السماء الدنیا کل لیلۃ حتی یبقی ثلث اللیل الاخیر۔ اللہ تبارک وتعالی ہر رات آسمان کی طرف اترتا ہے جب پچھلی تہائی رات سے باقی رہتی ہی اور اس آیت کو۔ ھل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ۔ کیا انتظار کرتے ہو کہ آوے انکے پاس اللہ تعالی سائبانون مین ابر کے اور فرشتے۔

نوان عقیدہ اللہ تعالی کا جمعہ کے دن عرش سے کرسی پر اترنا اور کرسی سے عرش پر چڑھنا حدیث اذا کان یوم الجمعۃ من ایام الآخرۃ ھبط الرب من عرشہ الی کرسیہ وفیہ ثم یبدو لہم ذو الجلال فیقول سلونی وفیہ ثم یرتفع الجبار عن کرسیہ الی عرشہ۔ یعنے جب آخرت کے دنون مین جمعہ کا دن ہوتا ہی تو رب اپنے عرش سے کرسی پر اترتا ہی اور اسی حدیث مین ہی کہ ذو الجلال انکو دکھائی دیتا ہی اور کہتا ہی مجھسے مانگو اور اسی حدیث مین ہی پھر چڑھجاتا ہی جبار کرسی سے اپنے عرش پر روایت کی اسکی ابن ابی الدنیا نے۔ دسوان عقیدہ اللہ کے اوپر ہونے کے بابین جیسے ظاہر حدیث مین ہی حدیث وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ۔ یعنے لوگ اور انکے اپنے رب کو دیکھنے کے درمیان کچھ نہین مگر چادر کبریا کی اسکے منھہ پہ جنت عدن مین پھر اٹھائیگا پردے کو سو دیکھینگے اللہ کے منھہ کو روایت کی اسکی مسلم نے حدیث

اِذْ اَسطَعَ لَہُم نُوْرٌ فَرَفَعُوا رُؤُسَہُم فَاِذَا الرَّبُّ اَشرَقَ عَلَیہِم مِنْ فَوقِہِم وَ فِیہِ فَینظُرُ اِلَیہِم وَیَنظُرُوْنَ اِلَیہِ۔ یعنے جب چمکیگا اُنپر نور تو اٹھائینگے وے اپنے سرون کو تو لیکا یک دیکھینے ہین کہ رب اُنپر بلند ہوا انکے اوپر سے اور یسی حدیث مین ہی کہ دیکھیگا وہ انکو اور دیکھینگے وے اُسکو۔

گیارہوان عقیدہ قرب مین اِس آیت سے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِی عَنِّی فَاِنِّی قَرِیبٌ اُجِیبُ دَعوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہنچتا ہون پکارنے والے کی پکار کو جس وقت مجھکو پکارتا ہی اور اِس حدیث سے۔ وَعَن ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ یَہُودُ الْمَدِینَۃِ یَا مُحَمَّدُ کَیفَ یَسمَعُ دُعَائَنَا رَبُّنَا وَاَنتَ تَزعُمُ اَنَّ بَینَنَا وَبَینَ السَّمَاءِ مَسِیرَۃَ خَمسِمِائَۃِ عَامٍ وَاَنَّ غِلَظَ کُلِّ سَمَاءٍ مِثلُ ذَالِکَ فَنَزَلَت ہٰذِہِ الآیَۃُ۔ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اُسنے مدینے کے یہود نے پوچھا یا محمد کیونکر سنتا ہی ہمارے رب ہماری دعا کو اور تو کہتا ہی کہ ہم مین اور آسمان مین پانسی برس کی راہ ہی اور ہر آسمان کا دَل اُتنا ہی ہی پس یہہ آیت اُتری یہہ حدیث بغوی مین ہی۔

بارھوان عقیدہ اس آیت سے۔ وَہُوَ مَعَکُم اَینَمَا کُنتُم وَاللّٰہُ بِمَا تَعمَلُونَ بَصِیرٌ وہ تمھارے ساتھ ہی جہان کہین تم ہو اور اللہ دیکھتا ہی جو کچھہ تم کرتے ہو۔

تیرھوان عقیدہ احاطے کے باب مین اِس آیت سے وَاِنَّ اللّٰہَ قَد اَحَاطَ بِکُلِّ شَیءٍ عِلمًا۔ اور مقرر اللہ نے گھیر رکھا ہی ہر چیز کو علم سے۔

چودھواں عقیدہ اس آیت کے باب مین لیس کمثلہ شیٔ و ہو السمیع البصیر
اس سے کوئی چیز نہین اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی غایۃ مراد انکی اس آیت
سے نفی تشبیہ اور تمثیل کی ہی باوجود ثابت کرنے اصل صفات کے جو آیات
متشابہات اور احادیث مشکلات کے ظواہر سے مفہوم ہوتے ہین اور رکھتے ہین
کہ اسکا حقیقت مین ہاتھ ہی نہ ہمارے ہاتھ کا سا اور اسی طرح پاؤن اور
قدم اور انگلیان اور مٹھی اور آنکھ اور پنڈری اور آواز اور حرف و صوت اللہ
تعالیٰ کے کلام کے واسطے اور چڑہنا اور اترنا اور جہت اور مکان ثابت ہی انتہی

دوسرا فرقہ

ہم اہل سنت و جماعت اعتقاد کرتے ہین کہ آیات متشابہات اور احادیث مشکلہ حق
ہین اور انکے ظاہری معنی مراد نہین اور کہتے ہین کہ انکے معنے ہین جو اللہ کی ذات
کے لائق ہین اور انکو سونپ دیتے ہین اللہ کی طرف بغیر تفسیر کرنے کے اور کہتے
ہین انکی تفسیر انکا پڑہنا ہی اور کہتے ہین کہ متشابہات ہین معنے مین اور کیفیت مین جیسا
سلف رحمہم اللہ کے جمہور کا قول ہی یا تاویل کرتے ہین محل کے لایق جس سے محکمات
کے ساتھ معارضہ نہو سو کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ پاک ہی جہت اور مکان سے جیسا کہ اکثر خلف
کا مذہب ہی متکلمین رحمہم اللہ سے - اب ہم سوال کرتے ہین تمسے ای علماء ماہرین جو ہمارے
پیشوا ہو کہ ہمارے دلائل جو نیچے مذکور ہوے ہین ملاحظہ فرماوینگے کہ یہ دلیلین مذکور عقیدے کے
موافق ہین یا مخالف اور کہا یہ عقیدہ ان دلائل سے صحیح ہین اور موافق اہل سنت و

جماعت کے سلف اور خلف کے عقیدون کے ساتھ یا نہین اگر موافق ہین تو تصحیح کے ساتھ اپنے مہرون سے انکو مزین فرماوینگے اور مخالف ہون تو جو حق ہے اپنے پاس ہمکو جتا دیوینگے اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرینگے اور خدا تعالی کے پاس اجر عظیم پاوینگے اللہ تعالی احسان کرنیوالون کے اجر کو ضایع نہین کرتا

اہل سنت وجماعت کے یے عقاید ہین اسکے دلائل سمیت جو ہند مین لکھے گئے

علامہ یعقوب بنانی نے اپنی شرح خیر جاری صحیح بخاری مین کہا کہ سلف کے مذہب مین متشابہات کی تاویل نہین ہی بلکہ یہہ ہی کہ تلاوت پر زیادہ نکیا جاوے اور مذہب بہت سے خلف کا تاویل ہی اسطرح کہ محکمات کے ساتھ معارضہ نہو بلکہ انکو محکمات کی طرف پھیر دئے اور لیکن مذہب ملحدون کا یہہ ہے کہ ظاہر متشابہات سے بغیر تاویل کے جو سمجھا جاتا ہی اور انکو محکمات پر مقدم کرتے ہین یہہ آیت شریف انکے حال سے خبر دیتی ہی مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ. یعنے اسمین آیتین محکم ہین جو کتاب کی اصل ہین انتہی اور محدث ابن حجر مکی نے اپنے فتوؤن مین کہا کہ تمام مسلمانون نے اسبات پر اجماع کیا ہی کہ اللہ تعالی کے واسطے جسم اور حلول اور استقرار محال ہے اور عقل کا بھی اسپر صریح حکم ہی اور اسپر اجماع بھی کیا ہی کہ ظاہر آیات اور احادیث سے حقیقت کا ارادہ کرنا جس سے ان مذکور با توں کا ایہام ہو واسکے ذات پاک کے واسطے

محال ہی اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین کہا کہ مخالف نے ظاہر نص کو جہت اور جسمیت اور صورت اور جوارح کے اثبات کی حجت ٹھہرائی ہی اور انکی تقریر ذکر کرکے جواب دیا کہ یہہ محض وہم ہی اور حکم کرنا ہی غیر محسوس کا محسوس پر حالانکہ قطعی دلیلین تنزیہات پر قایم ہین پس مرادی معنے کے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرنا جیسی سلف کی عادت تھی واجب ہی وے اسلم راہ ڈھونڈھتے تھے یا تاویل کیجئے صحیح تاویلون سے جاہلون کے طعن کو دفع کرنے اور ناقص کی طبع کو مائل کرنے اور مضبوط رستہ چلنے کے لئے جیسا کہ متاخرون نے اختیار کیا ہی اور امام نووی نے شرح مسلم مین کہا کہ حدیث اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُورَتِہٖ کی یعنے خدای تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا صفات کے حدیثون سے ہی اور کتاب الایمان مین اسکا حکم صاف اور مفصل گذرا کہ علما مین کتنون نے انکی تاویل سے آپ کو باز رکھا ہی اور کہتے ہین کہ ہم ایمان لاتے ہین کہ یے حق ہین اور انکا ظاہر مراد نہین اور انکے معنے ہین جو اسکے ذات کے لایق ہین اور یہہ مذہب جمہور سلف کا ہی اور وہ بہت احتیاط اور سلامت روی کا مذہب ہی اور کہا اسی امام نے مسلم کی اس حدیث کی شرح مین۔ اِنَّ قُلُوبَ بَنِی آدَمَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُہٗ کَیْفَ یَشَاءُ یعنے بنی آدم کے دل رحمٰن کے دو انگلیون مین ہین ایک دل کیطرح سے اسکو پھیرتا ہی جیسا چاہتا ہے یہہ صفات کے حدیثون

ہین ہی ان مین دو قول ہین پہلا یہہ کہ انپر ایمان لائیے بغیر تاویل کے در پی ہونے
کے اور نہ معنے سمجھنے کے بلکہ ایمان لاوے کہ وے حق ہین اور انکا ظاہر مراد نہین خدا ے
تعالی نے فرمایا لیس کمثلہ شیء یعنے اسکے مانند کوئی چیز نہین دوسرا تاویل کیجیے
جو مناسب محل کے ہو انتہی حافظ عسقلانی نے شرح بخاری مین کہا کہ امام الحرمین نے
رسالہ نظامیہ مین کہا کہ ان آیتون کے ظاہر مین علما کی راہ مختلف ہی بعضون نے تاویل کو
مناسب جانا اور قرآن کی آیتون اور صحیح حدیثون مین اسکا التزام کیا اور ائمہ سلف
کا مذہب تاویل سے باز رہنا ہی اور ظاہر کو جیسا ہی کہدینا اور اسکے معنے اللہ عز و
جل کیطرف سونپ دینا ہی انتہی اور ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین بعد بیان
کرنے تفویض اور تاویل کے مذہب کے اور بعد کلام کرنے شیخ ربانی ابی اسحق شیرازی
اور امام الحرمین اور امام غزالی وغیرہم ہماری اماموں کے کلام کے مانند کہا ینزل
ربنا عز و جل کل لیلۃ الی السماء الدنیا کی حدیث کی شرح مین ترجمہ اترتا ہی ہمارا
رب عز و جل ہر رات دنیا کے آسمان کی طرف جاننے کہ یہہ دونو مذہب ان کلمات
کو ظاہر سے پھیر دینے مین متفق ہین جیسے آنا اور صورت اور شخص اور پانون اور قدم
اور ہاتھہ اور منہہ اور غضب اور رحم اور استوا اور ہونا آسمان مین وغیرہ جو ظاہر سے
سمجھا جاتا ہی کیونکہ اس سے محالات جنکا بطلان قطعی ہی لازم آتے ہین اور وہ چیزین
لازم ہوتے ہین جو اجماعی کفر ہین اسواسطے جمیع سلف اور خلف کو ناچار لازم
پڑا کہ لفظ کو ظاہری معنے سے پھیر دین اس بات کا اعتقاد کرتے ہوے کہ حق سبحانہ

تعالی متصف ہی اس سے جو اسکے عظمت وجلال کے لایق ہی بغیر دوسری تاویل کئے کے اور وہ اکثر خلف کا مذہب ہی اور یہہ تاویل تفصیلی ہی اور امام جلال الدین سیوطی نے اتقان مین کہا اور متشابہات مین ایات صفات ہین اور ابن لبان کی انکے باب مین ایک تصنیف علیحدہ ہی چنانچہ الرحمن علی العرش استوی - کل شئ هالك الا وجهه یعنے رحمن نے عرش پہ استوا کیا ہر شئی ہالک ہی مگر اسکا منہہ ولتصنع علی عینی اور پرورش پاوے تو میری انکھہ پہ ید الله فوق ایدیهم الله کا ہاتھہ انکے ہاتھون کے اوپر ہی اور اسمان لپیٹے ہین اسکے داہنے ہاتھہ مین والسموات مطویات بیمینه مذہب جمہور اہل سنت کا جن مین سلف اور اہل حدیث ہین یہہ ہی کہ انپر ایمان لاوے اور انکے مرادی معنے کو اللہ کی طرف سونپئے اور انکے معنی حقیقی سے خدا کی تنزیہ کیجئے اور انکی تفسیر کیجئے اور امام فخر الدین رازی نے تاویل کو ضعیف ٹھہرا کے اعتقادی امر کے باب مین کہا کہ اسی واسطے سلف اور خلف کے محققون نے لفظ کا حمل اسکے ظاہر پہ محال ہونا قطعی دلایل سے ثابت کرکے تاویل کے تعین مین خوض کرنیکو ترک کیا اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین کہا هل ینظرون الا ان یاتیهم الله الایہ یعنے کیا دیکھتے ہین کہ اللہ انکے پاس آوے اس آیت اور اسکی مثل مین اولی یہہ ہی کہ آدمی انکے ظاہر پہ ایمان لاوے اور اسکا علم اللہ کیطرف سونپ دے اور اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی عز اسمہ پاک ہی حدوث

کی نشانیوں سے اسی پر گذر گئے ائمہ سلف اور علماء اہل سنت اور نور الانوار
شرح منار مین مذکور ہی کہ لفظ ید اور وجہہ کا اپنے معنے وضعی شرعی پر دلالت
نہین کرتا یعنے اللہ کی کسی صفت معین معلوم پر دلالت نہین کرتا جیسے قدرت
کا لفظ اللہ کی ایک صفت معلوم پر دلالت کرتا ہی اور اسی طرح سمع اور بصر کا
لفظ اسواسطے جایز نہین کہ کہئے کہ وہ صفات زائدہ کے نام ہین پس یہہ ثابت
ہوی کہ ید وجہ وغیرہ مجاز ہین مگر یقیناً ہم نہین جانتے کہ اللہ تعالی نے کس مجاز کا
ارادہ کیا اسواسطے سلف نے انکو اللہ کے علم کی طرف سونپ دیا اور ابو
عوانہ نے صحیح خطبے مین کہا وہ ایسا ہی کہ جسکے صفات اور نام پر زمانہ مشتمل
نہین اور اسکو مکان گھیرتا نہین اسنے پیدا کیا مکان اور زمان انتہی
اسی طرح ہی بستان محدثین مین اور ذکر کیا ربیعہ ابن ابی عبدالرحمن سے
کہ اسکو کسی نے الرحمن علے العرش استوی کے باب مین پوچھا کہا الاستواء
غیر مجہول والکیف غیر معقول یعنے استوا نامعلوم نہین اور کیف عقل مین نہین
آتا اللہ کی طرف سے بھیجنا ہی اور رسول پر صاف پہنچا دینا ہی اور ہم پر
سچ جاننا ہی اور امام مالک سے بھی ذکر کیا کہ انسے کسی نے آیت مذکور کے باب مین پوچھا کہا
کیف معقول نہین اور استوا مجہول نہین اور ایمان اسپر واجب ہی اور سوال اس سے بدعت ہی انکی
مراد استوا مجہول نہین کہنے سے قرآن مین اس لفظ کا آنا ہی یعنے الرحمن علے العرش
استوی قرآن سے ہی یعنے اسکا قرآن مین ہونا اہل علم کو نامعلوم نہین اور مراد الکیف غیر معقول

سے یہہ ہی کہ اُسکے معنے کو عقل نہین پاتی یعنے ہم نہین جانتے کہ کسطرح استوا
پایا اور کیا اُسسے ارادہ کیا کیونکہ اُسکے معنے جیسے استقرار اور قیام وغیرہ جو چھوتے
مفہوم ہوتے ہین اُسکی ذات پہ کہنا جایز نہین اور نفی کیفیت کی عرش اسکا مکان
اور حامل ہونا لازم آنے کے باعث سے ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ ہر چیز کا حامل یعنے
محمول سے قوی تر ہوتا ہی تو یہہ لازم آتا ہی کہ عرش خدا سے قوی تر ہوا اور یہہ کفر اور
اسکا قایل کافر ہی اور اسیواسطے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جسنے
زعم کیا کہ اللہ کسی شئی پر ہی یا کسی شئی مین ہی یا کسی شئی سے ہی مشرک ہوا
کیونکہ اگر کسی شئی پر ہی تو محمول ہی یعنے کسی نے اسکا بوجھ اٹھا لیا ہے
اگر کسی چیز مین ہی تو محصور ہی یعنے کسی چیز نے اسکو گھیرا ہی اگر کسی چیز سے ہی
تو حادث ہی یہہ ابو القاسم قشیری کے رسالے مین ہی اور اسی مین ہی کہ
ذی النون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے اس آیت کے باب مین پوچھا الرحمن علی
العرش استوی کہا اپنی ذات کا اثبات کیا اور مکان کی نفی کی وہ موجود ہی
اپنی ذات سے اور سب چیزین موجود ہین اسکے حکم سے جیسا چاہتا ہی اور اس
رسالے کے شارح شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کہا اثبات کیا اپنی ذات
کا رحمن کہنے کی دلالت سے و نفی کی مکان کی عقل کی دلالت سے کیونکہ اسکی
ذات ثابت ہی عرش کے آگے سے اور سب مخلوق پیدا ہونے کے آگے سے اور
امام عبد اللہ مازری نے ابن قتیبہ کے قول کے رد مین کہ اللہ کو صورت ہی اور

صورتون کی ہی کہا یہہ قول مجسمہ کے قول سا ہی جو کہتے ہین کہ وہ جسم ہی نہ جسمون سا
جب دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہین کہ ذات باری شی ہی نہ اشیا کی سی تو شی کا استعمال
مطلق کردیا سو کہنے لگے کہ وہ جسم ہی نہ اجسام سا فرق یہہ ہی کہ لفظ شی سے حدوث
نہین نکلتا نہ اسکے ضمن مین حدوث کا مقتضی ہی لیکن جسم اور صورت کی ضمن مین ترکیب
اور تالیف ہی اور یہہ حدوث کی دلیل ہی یہہ سب امام نووی نے شرح مسلم مین ان اللہ
خلق ادم علی صورتہ کی حدیث کے تحت مین ذکر کیا ہی مین نے اسکا خلاصہ جتنا مفید
مطلب تھا یہان ذکر کردیا مرقوم ۲۵ رجب ۱۲۹۰ سنہ ہجری ۲

امیدوار عفو رب ارزق محمد صادق ہندے
جو بالفعل مصر کے محلہ جملیہ مین سکونت
رکھتا ہی علماء مصر کے خدمت مین معروضہ کیا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم المنزہ عن سمات الحدوث من الترکیب والتقسیم والتجسیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم الھادی الی الصراط المستقیم سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ و کل من تبعہ علی نھجہ القویم ۔ جمیع حمد ثابت ہی واسطے خدائے بلند بزرگ کے جو پاک ہی حدوث کی نشانیون ترکیب اور تقسیم اور تجسیم سے اور درود وسلام اسکے نبی کریم پر جو ہادی ہین طرف صراط مستقیم کی سرور ہمارے محمد اور اوپر آل اور اصحاب انکے اور ہر ایک پر جو پیرو ان کا ہی انکی راہ استوار پر بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہووے تم نے جو سوال مین ذکر کیا کہ ظاہر آیات اور احادیث مذکورہ سے جو مفہوم ہوتا ہی جیسے اللہ کا استوا عرش پر اور اسکا اترنا آسمان دنیا پر پچھلی رات اور ہونا اسکا آسمان مین اور ہاتھ اور انگلیان اور مٹھی اور داہنا اور بائیان اللہ تعالی کے واسطے اور اسی طرح مونہہ اور قدم اسکے واسطے ہونا اور آنا اور جانا اور صورت اور جہت اور مکان اسکے لئے ہونا اور نور کے پردے اسکے اور خلق کے بیچ مین حایل ہونا اور اسکے لئے آنکھین اور پنڈلی کا ہونا اور اسکا کلام عزیز جو اسکی صفت ذاتی ہی حرف وصوت کے ساتھ ہونا یا اللہ تعالی کا اترنا مکان سے

مکان پر یا چڑھنا یا ہونا اسکا عالم کے اوپر یا عالم کے نیچے یا اسکے بیچ مین یا ہونا اللہ تعالیٰ کا کسی شئی کے ساتھ مخلوقات سے قریب یعنی ایسا قرب جسکو حس پاوے یا ہونا اسکا کسی شئی کے ہمراہ مخلوقات سے جیسے محسوسات ہوتے ہین یا گھیرنا اسکا اشیا کو حسی احاطے کی ساتھ جیسا ظرف مظروف کو گھیرتا ہی وغیرہ جس سے حادث کے ساتھ مماثلت کا وہم آوے یہہ سب متشابہا سے ہی معنے مین اور کیفیت مین تمام مسلمانون کے اتفاق سے لیکن خلاف اسکی تفسیر اور تاویل مین ہی جس سے محکم کے ساتھ مطابقت ہوتا امت محمدی مین جو کوتاہ بین ہین انکی عقل ڈاوان ڈول نہ ہو جیسی خلف کی راے ہی اور انکے اکثرون کا مذہب ہی رحمہم اللہ تعالیٰ یا سونپ دیجیے انکی معنی مراد کو اللہ کی طرف انپر ایمان لاکے اور اسکا اعتقاد کرکے کہ وے اللہ کی طرف سے ہین اور انکی ظاہری معنی سے اللہ تعالیٰ کی قطعی تنزیہ کا اعتقاد رکھے جیسے مذہب سلف صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہی اور بعضے متاخرین نے جیسے فخر رازی اور نووی نے سلف کے مذہب کی ترجیح کی ہی نووی نے کہا کہ یہہ مذہب اسلم اور بڑی احتیاط کا ہی اور اسکی تائید مین ہی جو ترمذی نے اپنے صحیح مین کہا کہ سلف کا قول ہے امروھا کما جاءت بلا کیف یعنے کہہ دو انکو جیسا آیا بلا کیف اور تم نے جو سوال مین بعد ذکر کرنے انکے چودہ عقیدون کے اپنے اعتقاد کا جسمین علماء اعلام موصوفین کے دلایل منقول مین بیان کیا صحیح ہی۔ اور موافق ہی سلف اور خلف کے بلا ریب اور جس پر امت کے اکابر علما نے جیسے امام نووی اور حافظ عسقلانی اور امام

قسطلانی اور امام جلال الدین سیوطی اور دوسرے علمانے جو انکے ساتھ مذکور
ہوے سلف اور خلف کے اختلاف کے باب مین نص کیا جیسا اوپر گذرا حق اور
صواب ہی اور یہی ہے رہ مین اہل سنت و جماعت کے سلف اور خلف اور جسنے انکی طرف
خطا اور کذب کی نسبت کی وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا جھوٹا اور مفتری ہی ایسے
اماموں اور اکابرون پر شیطانکے ورغلانے اور دل کی کجی اور مرض اور وسواس
فاسد اور بیہودہ کوتاہ نظری سے یہہ بات اسکے ذہن مین آئی ہی اللہ سے ہم پناہ
مانگتے ہین اس قایل کے قول اور مذہب سے کہ اسکو کفر اور ارتداد کی طرف پہنچا دیتا
ہی اور پناہ اللہ سے ہی کیونکہ قول اسکا کہ ظاہر متشابہات کا حقیقت ہی جیسا
بول چال مین ہی نامعقول ہی کیونکہ اگر اسی نے یہہ ارادہ کیا کہ انکے ظاہر سے جو
مفہوم ہوتا ہی وجودی معنی مین جیسے صفات معلومہ ممکنات کے اور وہ ثابت
ہین اللہ تعالی کو مانند معنوی صفات کے جنکو اہل سنت و جماعت نے اللہ کے
واسطے ثابت کیا ہی جیسے علم اور قدرت اور ارادہ وغیرہ سا تون یا آٹھوین صفت
تک اور نئے الفاظ متشابہہ مستعمل ہین ان معانی مین حقیقت لغوی کے روسے
جیسے جسمانی آلے ہاتھ مونہہ وغیرہ یہہ عین محال ہی اللہ پاک ہی اس سے برتری
اور بزرگی کے ساتھ سو پاک ہی وہ کوئی نہین جانتا اسکا مرتبہ سوا اسکے اور نہ
تعریف کرنے والون نے اسکے صفت کو پہنچا۔ اگر اس قایل نے الفاظ مذکورہ سے
یہہ ارادہ کیا ہی کہ نئے الفاظ مجازی معنے مین مستعمل ہین اگرچہ یہہ بات اسکے

کلام سے بعید ہی پس مراد ہاتھ سے قدرت ہی اور وجہ سے اسکی ذات بزرگ اور
مراد استوا علی العرش سے غلبہ اور ملک وغیرہ اسکا ارادہ صحیح ہی اور یہہ بات بعینہ
مذہب خلف رحمہم اللہ کا ہی کیونکہ حقیقت اصطلاح مین مجاز کا غیر ہی جیسا گھر
علم والون کو معلوم ہی پس اسکا قول جو لگے مذکور ہوا باطل ہی اور اسکا مذہب
باطل کیونکہ وہ اہل عقل اور نظر کے پاس واہی ہی اور اسکا ایک قول دوسرے کا
بالضرورہ منافی ہی اور اسکا مذہب مشبہہ کا مذہب ہی جو ظاہر متشابہات کو دستاویز
کرتے ہین اور خدا تعالی اپنی کتاب عزیز مین انکی مذمت کی ہی چنانچہ فاما الذین فی
قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ الایہ۔ پس وہ لوگ جنکے دل مین
کجی ہی وہی ہوتے ہین اسکے جو متشابہ ہی فتنے کی تلاش مین پھر کسطرح یہہ قائل
زعم کرتا ہی کہ اپنا مذہب اہل سنت جماعت کے مذہب کے موافق ہی اور وہ
انسے بمراتب دور ہی اور مذہب مشبہہ کا قریب کفر کے ہی خدا کی پناہ کہا امام
فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین سورہ آل عمران مین جاننے کہ علمانے اختلاف
کیا ان لوگون کے باب مین جو اللہ تعالی کے اس فرمودے موافق مرتد ہوے
فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ۔ اسکا
ترجمہ اوپر گذرا) یعنے لوگون کو دین کے باب مین فتنے مین ڈالنے۔ ربیع نے
کہا وہ نجران کے ایلچی تھے جنہون نے رسول علیہ السلام سے مسیح ابن مریم کے
باب مین تکرار کیا اور کلبی نے کہا وہ یہود ہین اور قتادہ نے کہا وہ کفار ہین جو

بعث کا انکار کرتے ہین اور محققون نے کہا ہیہ آیت شامل ہی تمام اہل باطل پر اور ہر شخص
پر جو اپنے باطل پر متشابہہ سے حجت لاتا ہی کیونکہ لفظ عام ہی اگرچہ سبب خاص ہو سو
اعتبار عموم لفظ کو ہی پھر کہا اس امام نے اس باب مین مشبہہ کا استدلال داخل ہی
جو الرحمن علی العرش استوی سے کرتے ہین کیونکہ جب صراحۃً ثابت ہوا کہ جو کسی چیز کے
ساتھہ مخصوص ہووے یا اتنا چھوٹا ہوگا جیسا جزء لایتجزی ہی اور وہ باطل ہی بالاتفاق
یا اس سے بڑا ہوگا تو منقسم اور مرکب ہوگا اور ہر مرکب ممکن اور حادث ہی پس ان ظاہری
دلیلون سے ممتنع ہی کہ اللہ تعالی مکان مین ہووے پس قول اسکا علی العرش استوی متشابہ
ہی پس جسنے اسکو دستاویز گردانی متشابہات کو دستاویز گرداننے والا ہی پھر
کہا امام موصوف نے اللہ تعالی نے فرمایا الرحمن علی العرش استوی اور دلیل دلالت
کرتی ہی کہ خدا مکان مین ہونا ممتنع ہی پس ہمنے جانا اس آیت کے ظاہر سے جو مفہوم
ہوتا ہی اس آیت مین اللہ کی مراد نہین ہی لیکن لفظ کے مجاز بہت ہین پس ایک مجاز
کو چھوڑکے دوسری کے طرف لفظ کو پھیرنا بغیر ترجیح لغوی ظنی کے نہین ہوتا ہی اور
ظن سے کہنا اللہ کی ذات اور صفات مین مسلمانون کی اجماع سے غیر جایز ہی پھر
کہا یہہ حجت اس مسئلہ مین قاطع ہی تعصب سے خالی دل اسکے طرف میل کرتا ہی اور
فطرت اصلی اسکی صحت پہ گواہی دیتی ہی انتہی۔
مین کہتا ہون (یعنے مفتی اس فتوے کا) یہہ کلام امام مذکور کا اس پہ اللہ کی
رحمت کا ابر برسے سلف کے مذہب کی ترجیح مین ہی جو ان آیتون کے باب مین

اللہ کے علم کی طرف تفویض کرنے کو کہتے ہین اور اسکے کلام مین یہہ بات ہنین جس سے
خلف کے مذہب سے اسکی توبہ کرنے کا شبہہ نکلے شاید اس یاوہ گو نے اس طرح کی
عبارت سے جو ایسے امام سے صادر ہوی سمجھا ہی کیونکہ توبہ شرع مین اس گناہ پر پشیمانی
ہی جو صادر ہوا اسکی حرمت اور اندیشے کے اعتقاد کے ساتھ اور تو جانتا ہی
کہ یہہ امام کہتا ہی کہ دل مایل ہوتا ہی اسکے طرف یعنے مذہب سلف کی طرف جو
تفویض کا ہی باوجود جواز تاویل کے اعتقاد اور لفظ کو اسکے ظاہر سے پھیرنے کے
جیسا خلف کا مذہب ہی کیونکہ اسنے ابھی کہا کہ اللہ کی مراد اس آیت مین جو ظاہر
مفہوم ہوتا ہی نہین ہی پس اس مدعی نے ایسے بڑے امام کی توبہ کا جو دعوی کیا محض
کذب اور افترا ہی یہہ نتیجہ انکے کلام کو الٹا سمجھنے کا ہی اور بھی امام فخر الدین رازیؒ
نے سورۂ ملک کی تفسیر مین اس آیت کی تحت مین کہا أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ
بِكُمُ الْأَرْضَ۔ کیا نڈر ہوے اس سے جو آسمان مین ہی کہ دھسادے تم کو زمین مین
جاننے کہ مشبہہ نے جہت و مکان خدا کے لئے ثابت کرنے آیت أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ
کو دلیل گردانی ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اس آیت کو اسکے ظاہر پر حمل کرنا تمام
مسلمانون کے اتفاق سے ممکن نہین کیونکہ اللہ تعالی کا آسمان مین ہونا مقتضی ہی اس
بات کا کہ آسمان اسکو چو طرف سے گھیرا ہو سو اللہ تعالی آسمان سے چھوٹا ہوگا اور
آسمان بلاشک عرش سے کمتر ہی پس لازم آتا ہی کہ اللہ عرش کے بہ نسبت بہت
ہی چھوٹا ہو اور یہہ اہل اسلام کے اتفاق سے محال ہی اس لئے کہ اللہ تعالے نے

۲ کہ انھون نے توبہ کی اور تاویلی مذہب سے پھر گئے واللہ ہرگز ایسا نہین جیسا کہ اسنے سمجھا ہی ص

نے فرمایا قُل لِمَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ قُل لِلّٰہِ یعنے کہہ کسکا ہی جو کچھہ ہی آسمان اور
زمین مین کہہ اللہ ہی کا لیکن اللہ آسمان مین ہو تو اپنی ذات کا آپ مالک ہونا واجب
ہوتا ہی اور یہہ تو محال ہی پس ہمنے جانا کہ اس آیت کو اوسکے ظاہر سے تاویل کیطرف
پھیرنا واجب ہی پس ہم یہہ تاویل کرتے ہین کہ مراد من فی السماسے وہ جسکا عذاب
اور بادشاہی اور ملک آسمان مین ہی یا جسکی قدرت کا ظہور اسمین ہی غرض
یہان آسمان کے ذکر سے اسکے غلبے کی بزرگی اور اسکی قدرت کی بڑائی ہی جیسا اللہ
تعالی نے فرمایا وَہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ یَعلَمُ سِرَّکُم وَجَہرَکُم الآیہ - وہی خدا
ہی آسمانون مین اور زمین مین جانتا ہی تمہارے چھپے اور کھلے کو تو نہین جانتا کیا
کہ ایک ہی چیز ایک ہی وقت دو مکان مین نہین ہوتی تو واجب ہوا کہ مَن فِی السَّما
سے مراد اسکے حکم کا نافذ ہونا اور اسکی بادشاہی کا ظہور ہی انتہی اگر خوف تطویل
اور ملال کا نہ ہوتا تو اوس فرقے کی اعتقاد مین جو کچھہ خلل ہی ایک ایک بیان کر دیتا
اب جتنا بیان ہوا بس ہے اور اللہ ہی سے توفیق اور ہدایت ہی اور اسکی ذات
کریم کی طرف پناہ لیتے ہین ہم کجی اور گمراہی سے اور اول و آخر مین اسکا شکر
کرتے ہین اے ہمارے پروردگار مت پھیر ہمارے دل بعد ہمکو ہدایت کرنیکے اور دے ہم کو
اپنے پاس سے رحمت اور تو ہی ہی بڑا بخشش کرنے والا ہم متوسل ہین تیری طرف
تیرے نبی کے وسیلے سے جو چشمہ رحمت ہین اور دلیل تیرے حق اور ٹھیک راہ کے
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وازواجہ وذریتہ وعلی سایر المہاجرین والانصار والاصحاب

صلوۃ وسلاماً دائمین متلازمین الی یوم الحساب۔ ان کلمون کو لکھا اُسکے دفع کے
واسطے جو گمراہی کے راہ چلا دستاویز کرتے آیات واحادیث متشابہات کے ظاہر کو

فقیر محفوظ بن ابی القاسم مغربی نے جو باشندہ جزایرہ مالکی مذہب اشعری خلوتی
خادم علم شریف ازہرین ہی لطف کرے اللہ تعالیٰ اسپر اور تمام مسلمانوں پر دونو جہان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُسکو جسکی عظمت کے لئے مخلوقات کی گردنین جھک گئین اور پست ہوے اسکی ہمیشگی کے
واسطے سب موہنہ پاک ہی وہ کم اور کیف اور تمامی نقصان نفس سے درود وسلام ہمارے
سردار محمد صادق امین پہ ہو جیو جو پہنچانے والے تمام احکام کے ہین رب العلمین
جو کچھہ انھین حکم کیا اور انکے آل اور اصحاب برگزیدہ پر صلوۃ اور سلام ہمیشہ قیامت تک
امابعد حمد ونعت کے معلوم ہووے کہ متبدع فرقے کے عقاید پر مجکو اطلاع ہوئی سو دیکھا
کہ وے گمراہیون اور عیوب سے بھرے ہین حالانکہ خوض کرنا ایسی باتون مین بدعت
ہی ایسے عقیدے پر اُسکے معتقد کی تعزیر ضرور ہی تا باز آوے سلف اور خلف مین
کسی نے ان آیات واحادیث کے ظاہر کا اعتقاد نہین کیا بلکہ سب اجمالی تاویل پہ
متفق ہین کیونکہ وے نص کو اُسکے ظاہری معنی سے جس سے جناب باری مین محال
کا وہم آتا ہی پھیرتے ہین لیکن اس لفظ کے مرادی معنی کے تعین کرنے اور نہ کرنے مین
اختلاف ہی اور منشا خلاف کا ان دو نو جانب عنوان مین یہ ہی کہ آیا جایز ہی قرآن
مین ایسے بات ہونا جسکے معنے معلوم نہون جایز ہی یا نہین بلکہ علم مین منضبط ہین سو

لوگ اسکو جانتے ہین بنا کرتے وقف کے اس آیت مین والراسخون فی العلم پر اور جملہ
یقولون کا جو اسکے بعد ہی مستانفہ یعنے الگ ہی انکے تاویل ڈہونڈہنے کے سبب
بیان مین یعنے انکو تاویل کی نظر حاصل ہی اور وے کہتے ہین کہ متشابہ اور محکم دونو
اللہ کے طرف سے ہین پس متشابہ کو محکم کی طرف پہیرنے تاویل کرتے ہین۔ یا عطف
آیت مین وما یعلم تاویلہ الا اللہ مین لفظ جلالہ یعنے اللہ کے لفظ پر ہی پس والراسخون
فی العلم الخ مستانفہ ہی اور اسکے مقابل مین فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون الآ
یعنے جو راسخ فی العلم ہین کہتے ہین کہ ہم اس پہ ایمان لائے سب اللہ کی طرف سے ہی
اور جنکے دل مین کجی ہی وہ متشابہات کے درپی ہوتے ہین فتنے کی تلاش مین
حاصل یہہ کہ جب قران یا حدیث مین کوئی ایسے بات آوے جس سے جہت یا جسمیت یا
صورت یا اعضا کے اثبات کا اشارہ نکلے تو سوائے مجسمہ و مشبہہ کے اہل حق اور
دوسرون کا اسکی تاویل پہ اتفاق ہی کیونکہ ظاہر جس بات پر دلالت کرتا ہی اس سے
اللہ تعالی کی تنزیہ واجب ہی پس آیہ۔ الرحمن علے العرش استوی۔ کے باب
مین سلف کا مذہب یہہ ہی کہ وہ استوا جو ہم نہین جانتے بلکہ مرادی معنے کو اللہ
کی طرف سونپ دیتے ہین اور نہ اسکی تفسیر کرتے اللہ کی تنزیہ کرتے ہین اسکی
حقیقت سے اور خلف کہتے ہین مراد اس سے غلبہ اور ملک ہی جیسے شاعر نے کہا۔
شعر استوی بشر علی العراق ٭ من غیر سیف ودم مہراق
یعنے غالب ہوا بشر عراق پہ بغیر تلوار اور خون ریزی کے بعضے کہتے ہین کہ معنے

استوا کی عرش کے پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہونا اور قصد کرنا ہی جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ثم استوی الی السماء وہی دخان یعنے پھر آسمان کے طرف چڑھ گیا اور وہ دہوان تھا یعنے قصد اور عزم اسکے پیدا کرنیکا کیا یہہ بات فرا اور اشعری اور ایک جماعت نے اہل معانی کی کہی اور اسمعیل ضریر نے کہا کہ یہی درست ہی اور کسی نے امام مالک سے اس آیت مین سوال کیا تو تھوڑا وقت سر نیچا کرکے فرمایا استوا مجہول نہین کیف معقول نہین ایمان اسپر واجب ہی سوال اس سے بدعت ہی تجکو گمراہ جانتا ہون اسکو نکلوا دیا زمخشری نے غزالی سے اس آیت مین پوچھا تو جواب دیا جب تو اپنی روح کے لئے کیف اور این یعنے ایسا اور ویسا یا یہان اور وہان ہونا محال جانتا ہی پھر بندے ہونے کے ساتھ تجکو کیونکر سزاوار ہی کہ کیف اور این سے اللہ تعالیٰ کا وصف کرے اور وہ ان باتون سے پاک ہی لیکن اللہ تعالیٰ قول وجاء ربك یعنے اور تیرا رب آیا اور صحیحین کی حدیث ہر رات ہمارا رب دنیا کے آسمان پر اترتا ہی جب پچھلی تہائی رات کی باقی رہتی ہی سو کہتا ہی کوی بخشایش چاہنے والا ہی کہ مین بخشدون الخ سلف کہتے ہین کہ آنا اور اترنا جو ہم نہین جانتے ان دونو لفظون کی حقیقت سے اسکی تنزیہ کرتے ہین اور خلف کہتے ہین مراد اس سے اللہ کا عذاب ہی یا اللہ کا امر جو عذاب پر شامل ہی اور مراد اترنے سے فرشتے کا اترنا ہی سو وہ کہتا ہی اللہ کی طرف سے بخشایش چاہتا ہی الخ اور لیکن اس فرمودے مین اللہ تعالیٰ کے

وہو اللہ فی السموات و فی الارض یعنے وہ اللہ ہی آسمان مین اور زمین مین
بیہقی نے کہا صحیح تر یہہ ہی کہ اسکے معنے یہہ ہین وہ معبود ہی آسمان مین اور زمین مین
جیسے اس آیت مین - وہو الذی فی السماء الٰہ و فی الارض الٰہ - یعنے وہی آسمان
مین خدا ہی اور زمین مین خدا اور اشعری نے کہا کہ ظرف متعلق ہی یعلم سے جو اسی
آیت مین ہی یعنے عالم ہی اسکا جو کچھ آسمان مین اور جو کچھ زمین مین ہی اور جو موہنہ
اور ہاتھ اور انگلیان آیتون اور حدیثون مین آئی ہی چنانچہ ویبقی وجہ ربک
یعنے باقی رہیگا موہنہ تیرے رب کا - ید اللہ فوق ایدیہم - ہاتھ اللہ کا
انکے ہاتھون پر ہی اور حدیث تمام دل بنی آدم کے ایک دل کے سے رحمان کی دو
انگلیون مین ہین سو سلف کہتے ہین اللہ کے ہاتھ اور موہنہ اور انگلیان ہین جو ہم
نہین جانتے اور انکی حقیقت سے اسکی تنزیہ کرتے ہین اور خلف کہتے ہین مراد موہنہ
سے ذات ہی اور ہاتھ سے قدرت اور رحمان کی دو انگلیون کے بیچ سے مراد دو
صفتون کے بیچ اسکے صفات سے ہی اور وہ صفتین قدرت اور ارادہ ہین اور جو صورت
آئی ہی احمد اور بخاری اور مسلم کی روایت مین کہ کسی شخص نے اپنی غلام کو مارا
(یعنے موہنہ پر) تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے
آدم کو پیدا کیا اپنی صورت پر سلف کہتے ہین جو صورت کہ ہم نہین جانتے اور خلف
کہتے ہین کہ مراد صورت سے صفت ہی جیسے سمع و بصر علم حیات یہہ صفات ہین
انسان کی فی الجملہ اگرچہ صفت اللہ تعالی کی قدیم ہی اور صفت انسان کی

حادثات اور یہہ بنا کرتے اس بات کے ہی کہ ضمیر صورتہ مین اللہ تعالی کی طرف عود
کرتی ہی جیسا بعضے طریق مین اس حدیث کے وارد ہوا ہی اقتضا کرتا ہی چنانچہ
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمان - یعنے اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو رحمان
کی صورت پر اور بعضون نے ضمیر کو اخ یعنے بھائی کے لفظ کی طرف پھیرا ہی جو صریح ہی
اس طریق مین جسکی مسلم نے روایت کی اس لفظ سے کہ - اذا قاتل احدکم اخاہ
فلیتجنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ - یعنی اگر کوئی تم مین اپنے بھائی سے
لڑے تو موہنہ پر مارنے سے بچے کیونکہ اللہ تعالی نے آدم کو اسکی صورت پر پیدا کیا
جب ایسا ہی تو اسکی تکریم موہنہ کے بچانے کے ساتھ چاہیئے - اور یہہ بات کہ یہ
آیتین محکم ہین یا متشابہ ابن حبیب نیشاپوری نے اس مسئلے مین تین قول ذکر کیے ہین
پہلا یہ کہ قرآن سب محکم ہی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کتاب احکمت آیاتہ - یعنے
یہہ وہ کتاب ہی جسکی آیتین استوار کی گیئن - دوسرا یہہ کہ سب متشابہ ہی اللہ
تعالی کے فرمودے سے متشابہا مثانی اور تیسرا جو وہی صحیح تر ہی قرآن
کے دو قسمین ہین محکم اور متشابہ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا - ھو الذی انزل
علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات
وہی ہی جسنے اتاری تجھپر کتاب اسمین بعضے آیتین پکی ہین جو جڑ ہین کتاب کی
اور دوسری ہین کئی طرف ملتی اور جواب اگلی دو آیتون کا یہہ ہی کہ مراد
قرآن کو استوار کرنے سے اسکا ٹھیک کرنا ہی اور نقصان و اختلاف کو اسمین

راہ ندینا اور متشابہون مین سے بعض بعض کا شبہہ ہونا حق اور صدق اور معجزے
مین ہی جیسے راغب نے مفردات مین کہا کہ بعض آیتون کو بعض کے ساتھ لحاظ کرنے
مین تین قسم کی ہوتی ہین۔ محکم مطلق۔ متشابہ مطلق۔ محکم فی الجملہ متشابہ فی الجملہ
اور متشابہ کی تین قسمین ہین متشابہ لفظ کی راہ سے فقط اور معنے کی راہ سے فقط
اور ان دونو جہتون سے یعنے لفظ اور معنی کی راہ سے اور یہ آیتین دوسری قسم
کے قبیل سے ہین یعنے معنی کے جہت سے متشابہ ہین لیکن جسنے یہہ اعتقاد کیا کہ یہ
آیات متشابہات اپنی حقیقت پر ہین مثلا یہہ کہے کہ اللہ کا ہاتھ ہی حقیقت مین اور
مونہہ ہی حقیقت مین اور جہت وغیرہ ہی حقیقت مین سو اگر کہے ہاتھون سا ہاتھ اور
مونہون کا سا مونہہ اور جہتون سی جہت وغیرہ تو وہ کافر ہی العیاذ باللہ مسلمانون
پر اسکا قتل حکام کے امر سے واجب ہی اگر اس بات سے باز نہ آوے اور اگر
کہے کہ اسکا ہاتھ ہی حقیقت مین لیکن نہ ہاتھون کا سا اور مونہہ ہی نہ مونہون سا اور
جہت ہی نہ جہتون سی وغیرہ تو وہ فاسق ہی مبتدع ہی مخالف ہی سلف اور خلف
کا واجب ہی کہ مناسب حال اسکو سزا دے کے باز رکھین اور جسنے امام نووی وغیرہ
کو جو ان عیبون سے اللہ تعالی کی تنزیہ کرتے ہین خطا کار ٹھہرایا کافر یا فاسق مبتدع
ہی ان لوگون مین داخل ہی جنکے دلون پر اللہ نے مہر کر دی اور انکے کانون پر
اور آنکھون پر ہی پردہ اور ان لوگون مین ہی جنکو شیطان نے انکے اعمال سنوار
کر بتلائے سو روکا انکو راہ سے وہ راہ پر نہین آتے ای رب مین پناہ مانگتا ہون

تجھسے شیطانون کی خلشون سے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے ای رب کہ وے
آئین مجھہ پاس۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ
اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ تو کہہ مین پناہ مین آیا لوگون کے رب کی لوگون کے بادشاہ
کی لوگون کے پوجے ہوئی کی بدی سے اسکی جو وسوسہ ڈالے اور چھپ جاوے وہ جو
خیال ڈالتا ہی لوگون کے دل مین جنون یا آدمیون مین سے حسبنا اللہ ونعم الوکیل
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ خدا ہم کو بس ہی وہ اچھا کارساز ہی اور
طاقت اور قوت نہین مگر اللہ سے جو بڑا اور برتر ہی اور وہ جو انکا ادعا ہی کہ بعضے
متکلمین نے مذہب تاویل سے رجوع کیا ہی اس سے یہہ نہین نکلتا کہ انھون نے ان متشابہات
کے ظاہر کو حقیقت مانی ہی مگر انھون نے اگر رجوع کیا ہی تو فقط تفصیلی تاویل سے
جو معنی مراد کا تعین کرنا ہی رجوع کیا ہی باوجود تاویل اجمالی کے اعتقاد کے جسمین لفظ
کو پھیرنا ہی اسکی حقیقت سے اللہ کی تنزیہ کے ساتھ جسپر ظاہر دلالت کرتا ہے
حاصل یہہ ہی کہ ئے لوگ سلف کے مذہب سے غافل ہین کہ دعوی کرتے ہین کہ سلف
ان متشابہات کے ظاہر کو حقیقت اعتقاد کرتے ہین حالانکہ ایسا نہین بلکہ سلف
اللہ سبحانہ کی تنزیہ کرتے ہین اسبات سے جسپر لفظ بحسب ظاہر دلالت
کرتا ہی اور مرادی معنے کے تعین کو خدا کی طرف سونپ دیتے ہین اور خلف
مرادی معنے کا تعین کرتے ہین پس یے دونو اللہ تعالی کی تنزیہ پر اس بات

سے جسپر لفظ ظاہراً دلالت کرتا ہی متفق ہین اور خلاف فقط مرادی معنے کے
تعین مین ہی سو سلف کے مذہب سے امور مذکورہ کا اللہ کے واسطے ثابت ہونا
نکلتا نہین جیسے ئے گمراہ دعوی کرتے ہین اور سلف کا طریقہ اسلم اسواسطے ہی
کہ اسمین اس بات سے بچاؤ ہی کہ غیر مرادی معنے اللہ کے کہین متعین نہون اور
طریقہ خلف کا زیادت علم اور استواری کا ہی کیونکہ اسمین زیادہ توضیح اور رد
جھگڑنے والون کا ہی اور یہہ بات راجح تر ہی اور کسی نے متکلمین مین رجوع کیا ہی
سو خلف کے ہی طریقے سے جو مرادی معنے کا تعین ہی سلف کے طریقے کی طرف جسمین
اس معنے کا سونپنا خدا کی طرف ہی رجوع کیا ہی باوجود اسکی حقیقت سے اللہ
کی تنزیہ کرنے کے جیسے امام حرمین خلف کا مذہب رکھتے تھے اس سے رجوع کرکے
سلف کا طریقہ اختیار کیا کیونکہ اسمین بچاؤ ہی جیسے لگے مذکور ہوا امام مذکور نے
رسالہ نظامیہ مین کہا کہ جسکو ہم دین کی راہ سے پسند کرتے ہین اور خدا کے ساتھ
اس موافق عقیدہ رکھتے ہین سلف امت کی پیروی ہی کیونکہ انھون نے آیات
متشابہات کی معنی کے درپے ہونے سے پرہیز کیا ہی اور ابن صلاح نے کہا
کہ اسی پر ہین سلف کی راہ پر اگلی امت اور اسکے پیشوا گذر گئے۔ پس ان
باتون سے صاف معلوم ہوا کہ ئے لوگ جو سوال مین مذکور ہین گمراہ مین مبتدع ہین
مخالف ہین سلف اور خلف کے جیسے معلوم ہوا کہ ان دونو جماعتون نے معنی حقیقی
سے جسپر ظاہر ہین لفظ دلالت کرتا ہی اللہ کی تنزیہ کی ہی انہین خلاف ہی

تو مرادی معنی کی تعین مین ہی سلف معنی کی تعین کی تفویض کرتے ہین اور خلف
تعین کرتے ہین اور یہہ دونو طریقے نجات دینے والے ہین اور جسنے ان دونو
طریقون کا خلاف کیا اور انسے نکل گیا تو یا کافر ہی یا فاسق ہی مبتدع قطع نظر
سلف اور خلف کے مذہب کے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ ان معنون سے جن پر ظاہر متشابہا
کا حقیقۃً دلالت کرتا ہی دلیل قطعی عقلی سے ثابت ہی کیونکہ واجب ہی کہ اللہ تعالیٰ
حوادث کا مخالف ہو اس معنی سے کہ عقل عدم مخالفت خدا کی حوادث کے
ساتھ قبول نہین کرتی اور مراد مخالفت سے سلب یعنی نفی جرمیۃ اور عرضیۃ
اور کلیۃ اور جزئیۃ اور اسکے لوازم کی اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہی یعنے وہ جرم
نہین عرض نہین کلی نہین جزئی نہین اسکی دلیل یہہ ہی اگر اللہ تعالیٰ حوادث کا
مخالف نہین تو انکا مثل ہوگا کیونکہ ان دو شق کے سوا اور شق بیچ مین نہین ہے
اور اگر حادث کا مثل ہوگا تو خود حادث ہوگا اسکی مانند کیونکہ ایک مثل کے واسطے
جو ثابت ہی دوسرے کے واسطے بھی وہی ثابت ہی اور اللہ تعالیٰ کا حدوث
محال ہی کیونکہ اسکا قدیم ہونا واجب ہی پس باطل ہوی وہ بات جسکی طرف
مخالف گیا تھا یعنے خدا کی مماثلت حوادث کے ساتھ اور جب یہہ بات باطل
ہوی مطلب ثابت ہوا وہ مخالفت ہی اللہ تعالیٰ کی حوادث کے ساتھ کیونکہ
مخالفت مساوی ہی مماثلت کے نقیض کی اور نقیض کے مساوی کا حکم نقیض کا
حکم ہی اور دو نقیض جمع نہین ہوتے اور نہ دونو اٹھ سکتے ہین پس قضیہ مرکبہ

شئی ہے اور اسکی نقیض کے مساوی ہے جیسا کہنا کہ اللہ یا مخالف حوادث کا ہوگا یا اسکا مماثل منفصلہ حقیقۃ ہی منع کرتا ہی جمع اور خلو کو اگر تم یہہ کہو گے قدیم ہونے کے وجوب کو ہم مسلم نہین رکھتے ہم کہینگے قدیم ہونیکا وجوب بھی دلیل عقلی سے ثابت ہی کیونکہ اگر قدیم نہو گا تو حادث ہوگا اور اگر حادث ہو تو ایک پیدا کرنے والے کا محتاج ہوگا اور اسکا پیدا کرنے والا دوسرے پیدا کرنے والے کا محتاج ہوگا اور اسی طرح پس دور و تسلسل لازم آتا ہی اور وہ محال ہی پس جس بات نے اسکی طرف پہنچایا تھا یعنی محتاج ہونا ایک پیدا کرنے والے کی طرف محال ہی اور جس بات نے اسکی طرف پہنچایا تھا یعنے حادث ہونا محال ہی اور جس بات نے اسکی طرف پہنچایا تھا یعنی اسکا قدیم ہونا واجب نہین محال ہی اور جب اسکا قدیم نہونا محال ہوا تو مطلب ثابت ہوا یعنی اسکا قدیم ہونا ضروری ہی کیونکہ یہہ دونو نقیض ہین اور دونو نقیض نہ جمع ہوتے نہ اٹھ جاتے پس اسکی مخالفت حوادث کے ساتھ دلیل قطعی عقلی سے ثابت ہوگئی سو اللہ سبحانہ پاک ہی جسمیت سے اور جہت سے آنے سے اور چلنے سے اور صورت سے اور سب صفات سے حوادث کے اور اس سے جو اسکی جلال کے سزاوار نہین ہی اور وہ ان سب باتوں سے بلندی کے ساتھ ہی عقیدہ حق ہی جسپر اہل سنت ہین اور اسکا خلاف باطل ہی اور مگر ہر کوئی اس راہ کو اختیار نہین کریگا مگر وہ جسپر حق تعالی نے شقاوت کا حکم کیا اللہ کی پناہ مانگتے ہین ہم اس سے اور وہ ہمکو بس ہے اور وہ بہتر کارساز ہی اور

نہین ہی طاقت اور قوت مگر اللہ کی طرف سے اگر یہ لوگ اپنے اس عقیدے سے
باز نہ آئین تو انکا قتل واجب ہی یا انکی تعزیر جیسا مناسب ہو اور ان نصوص کی
کے ظاہر موافق اعتقاد کرنا جایز نہین جس سے تشبیہ قطعی کا وہمہ نکلے جمیع حمد اللہ کو
ثابت ہین جسنے ہدایت کی ہمکو اسبات کی اور ہدایت پانے والے نتھے اگر اللہ
ہم کو ہدایت نکرتا اور درود وسلام بھیجے اللہ تعالی ہمارے سردار محمد اور
انکے آل اور اصحاب پر بہت جمیع حمد ثابت ہی اللہ رب العالمین کو اور اللہ
سبحانہ تعالی دانا تر ہی۔

احمد محمد حداوی
اسوانی حنفی ازہری

اللہ کا فقیر احمد محمد حداوی اسوانی حنفی ازہرین عفی عنہ آمین

یہہ جواب کافی ہی اور جو توحید کا علم رکھتا ہی اسپر یہہ بات مخفی نہین کہ مذہب سلف
کا جو ان آیات اور احادیث متشابہات اور انکی امثال مین تاویلات اجمالی کے
قایل ہین ایمان لانا ہی انپر اور حق جاننا ہی انکو اور یہہ کہ انکا ظاہر مراد نہین اور
سونپ دینا ہی انکی معنی مراد کا علم اللہ سبحانہ کی طرف اور یہہ مذہب بہت سلامتی
کا ہی اور مذہب خلف کا جو تاویلات تفصیل کے قائل ہین یہہ ہی کہ انکی ظواہر مراد
نہین اور جو کچھ کہ وارد ہوا آیات واحادیث متشابہات سے اسکی تاویل جیسا
اسکی ذات کو لایق ہو کرتے ہین جیسے تاویل ید کی قدرت کے ساتھ اور اصبعین یعنی
دو انگلیونکی قدرت اور ارادے کے ساتھ اور تاویل نزول یعنی اترنے کی حکم
اور رحمت اور فرشتے کے اترنے کے ساتھ وغیرہ تاویلین جیسے انکی جگہونمین

توضیح کی گئیں ہیں اور یہہ مذہب بہت احتیاط کا ہی ہاں جسنے ان مذہبوں کا
خلاف کیا ضال و مضل ہی خدا توفیق کا مالک ہی لکھا اسکو فقیر الی اللہ سبحانہ
علی بن القاسم بن العباس بن امام احمد شافعی نے
ازہر کے مجاوروں سے عفی اللہ عنہ آمین

ارحم یا راحم علی بن القاسم

یہ مدلل جوابات صحیح ہیں انسے نہیں پھریگا کوئی عاقل مگر غفلت والا اور اپنے
دین کی مصلحتوں اور اپنے رب کے احکام سے بے پروا اور غافل الفقیر الی اللہ
سبحانہ تعالی سید احمد حنفی

السید احمد الحنفی عفی عنہ

ہر قوم فتوے صحیح ہیں موافق کتاب و سنت کے
الفقیر الیہ سبحانہ عبدہ محمد الشافعی عفی عنہ

عبدہ محمد الشافعی عفی عنہ

جنہوں نے رد کیا صواب پر ہیں علی الشافعی عفی عنہ آمین

علی الشافعی عفی عنہ

کتاب و سنت کے موافق ہیں جنہوں نے یہہ فتوے لکھا
الفقیر الیہ سبحانہ تعالی السید محمد الحنفی عفی اللہ عنہ الحنفی

السید محمد الحنفی عفی عنہ

ان مشہور مفتیوں نے جو فتوا دیا بڑے بڑے اماموں کے اقوال سے وہی حق اور
صواب ہی اور اسکا قبول کرنا واجب ہے بغیر تکرار کے۔
الفقیر الی اللہ جل شانہ یحیی المالکی عفی عنہ

یحیی المالکی عفی عنہ

ان مشہور مفتیوں نے جو کہا وہی حق ہی خدا انکو ہماری طرف سے بہتر جزا دے
دونوں جہانوں میں۔ الفقیر الی اللہ سبحانہ تعالی السید محمد الحنفی عفی عنہ

السید محمد الحنفی عفی عنہ

یہ فتوے صحیح ہین موافق ہین حق اور صواب کے

السید مسعود الشافعی عفی عنہ

الفقیر الیہ سبحانہ تعالی السید مسعود الشافعی عفی عنہ

سرگشتہ اور تباہ ہوا وہ شخص جسنے ایمۂ متکلمین کو مخطی ٹھہرایا اسواسطے کہ انہون نے اللہ کی تنزیہ کی ہی مکان اور جہت وغیرہ سے باوجودیکہ ایمۂ متکلمین حق اور صواب پر ہین اور اللہ تعالی نے انکو بچا رکھا ہی خطا کرنے والون کی خطا سے ایسی کتاب یعنی قرآن کے باب مین۔

عبدہ ابراہیم الشافعی عفی عنہ

الفقیر الیہ تعالی ابراہیم الشافعی عفی عنہ

صواب کیا انہون نے جو رد کیا انکا جو کہتے ہین کہ اللہ کو ہاتھ اور منہہ ہی اور قدم ہین اور آنکھہ ہی حقیقت مین اور اُنپر جنہون نے اللہ کے واسطے جہت و مکان ثابت کیا

الفقیر الی ربہ المعبود مسعود الحنفی عفی عنہ — عبدہ مسعود الحنفی

حمد خدا ہی کو ہی ان فاضلون نے جو جواب دیا وہی صواب ہی جس سے تجاوز کرنے کا مجال نہین اللہ سبحانہ داناتر ہی۔

محمد الطیب الشافعی

الفقیر الیہ محمد الطیب الشافعی از ہر مین سے عفی عنہ آمین

لفظ کو ظاہر پر بغیر تاویل کے حمل کرنے کے واسطے کوئی دلیل نہین ہین۔ اور جو کوئی لفظ کو اسکے ظاہر پر حمل کرتا ہی مخالف ہی سلف اور خلف کا

محمد علی خانی حنفی ۱۲۸۰

الفقیر الیہ محمد علی خانی حنفی از ہر مین عفی عنہ۔

صواب پر ہین وے جنہون نے یہہ جواب دیا اور اس سے نہ پھرینگے گروہ جنہون نے

دھوکا پایا اور ٹوٹا اٹھایا۔

الفقیر الی عفو ربہ المہیمن عبدہ حسن الحنفی عفی عنہ
(عبدہ حسن الحنفی عفی عنہ)

حق تعالی کے واسطے جوارح ثابت کرکے گو انکی کیفیت مجہول جانے صفات
معلومہ کا اصل آیات متشابہات اور احادیث مشکلات کے ظواہر سے ثابت
کرے کچھ دلیل نہین وہ سبحانہ تعالی ان باتون سے پاک ہی برتری اور بزرگی
کی راہ سے۔

عبدالقادر حنفی عفی عنہ
(عبدالقادر حنفی عفی عنہ)

صواب پر ہین وے جنہون نے یہہ فتوی دیا۔

الفقیر الی عفو ربہ الاحد عبدہ احمد الشافعی عفی عنہ
(عبدہ احمد الشافعی عفی عنہ)

حق اور صدق کے ساتھ موافق ہین وے جنہون نے ظواہر آیات متشابہات اور
احادیث مشکلات کو بغیر تاویل اجمالی یا تفصیلی کے نہ لینے کے باب مین فتوی
دیا اور جسنے انکا خلاف کیا خلاف کیا صدق اور حق کا

الفقیر الیہ تعالی محمد الشامی حنبلی عفی عنہ
(محمد الشامی حنبلی عفی عنہ)

یے فتوے صحیح ہین انمین کچھ شک نہین اور جسنے انکا خلاف کیا حق کا

الفقیر الیہ تعالی السید حسن الحنبلی عفی عنہ
(السید حسن الحنبلی عفی عنہ)

جنہون نے اللہ تعالی کی تنزیہ کی حدوث کی نشانیون سے وہی صواب
پر ہین جس پر سلف کے امام اور علماء سنت گذر گئے۔

الفقیر الی لطف ربہ القدیر السید عبدالرحمن الحنفی عفی عنہ
(السید عبدالرحمن الحنفی عفی عنہ)

جسنے ان فتوؤن کو مانا حق کو مانا اور جسنے انکا خلاف کیا حق اور صواب کا خلاف
کیا اور چلا راہ گمراہی اور ڈانواں ڈول کی۔

السید مصطفی
الحنفی عفی عنہ

الفقیر الیہ تعالی السید مصطفے الحنفی عفی عنہ

صواب پر ہین وے جنھون نے یہہ فتوی دیا۔

احمد بن محمد
الحنفی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ تبارک و تعالی احمد بن محمد الحنفی عفی عنہ

جسنے کہا کہ امام ابو الحسن اشعری اور امام فخر الدین رازی اور امام محمد غزالی اور
دوسرون نے توبہ کی اور مذہب تاویل سے پھر گئے اور انکا ساتھ دیا جو صفت
صفات معلومہ انکے ظواہر سے ثابت کرتے ہین جھوٹھ کہا اور بہتان کیا کیونکہ
توبہ شرع مین پچتانا ہی اس گناہ سے جو واقع ہوا اسکی حرمت کے اعتقاد کے
ساتھ ان لوگون نے تو تاویل کو حرام نہ ٹھہرایا کہ اس سے رجوع کرین اور یہہ بات
انکی عبارتون سے ظاہر نہین ہوتی بلکہ یے لوگ تفویض کو تاویل پہ ترجیح دیتے
تھے یہی حق اور صواب ہی۔

عبد نور الدین
الشافعی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ تعالی نور الدین

صواب پر ہین وے جو لفظ کو ظاہر سے پھیرتے ہین تاویل اجمالی یا تفصیلی کے ساتھ
با وجود اس اعتقاد کے کہ حق سبحانہ تعالی اُسکے جلال و عظمت کو جو لائق ہی اُس
متصف ہی حق تعالی انکو ہماری طرف سے جزا دے دونو جہان مین بہتر جزا۔

عبد اللہ الحنفی عفی عنہ

الفقیر الی لطف ربہ الخفی عبد اللہ الحنفی عفی عنہ

جسنے لفظ کو اسکی ظاہر سے تاویل اجمالی کے ساتھ جیسا جمہور سلف کا مذہب ہے یا تاویل تفصیلی کے ساتھ جیسا اکثر خلف کا مذہب ہی نہین پھیر اگمراہ ہوا اور بھٹکا اور چلا راہ مشبہین کی جنکی مذمت خدای تعالی نے اپنے کتاب عزیز مین یہہ فرماکے کی ہی۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ الایہ۔ یعنی جنکی دل مین کجی ہی درپے ہوتے ہین اسکے جو متشابہ ہی فتنے کی تلاش مین۔

متولی علی العاصمی ۱۳۲۱ ہجری

الفقیر الیہ عز شانہ متولی علی العاصمی الحنفی از ہرین عفی عنہ

صواب پر وہی ہین جنہون نے لفظ کو اسکے ظاہر سے بغیر کسی بات کے ساتھ تاویل لینے کے پھیرتے ہین کہا جیسا مذہب سلف کا ہی اور اسمین تاویل اجمالی ہی یہہ اعتقاد کرتے ہونے کہ اللہ سبحانہ تعالی متصف ہی اس سے جو اسکے جلال و عظمت کے لایق ہی یا تفصیلی تاویل کے ساتھ جیسا اکثر مذہب خلف کا ہی۔

عبد حسین المرصفی ۱۳۲۴

الفقیر الیہ تعالی حسین المرصفی الحنفی عفی عنہ

آیات متشابہات اور احادیث مشکلات کے ظواہر کو معنی مین محکم اور کیفیت مین متشابہ ٹھہرانے کے لئے کوئی دلیل نہین۔

عبد الرحمن الحنفی کان اللہ لہ

الفقیر الی رحمۃ ربہ السبحان عبد الرحمن الحنفی کان اللہ لہ آمین

صواب پر مین اور حق کہا جنہون نے یہہ فتوی دیا موافقت مین اکثر سلف اور جمہور خلف کے خدا انکو ہماری طرف سے نیک جزا دے دونو جہان مین۔

الفقیر الیہ تعالی السید احمد المالکی عفی عنہ

السید احمد المالکی عفی عنہ

یہ فتوے جو شرح وار لکھے گئے صحیح ہین موافق ہین اکثر سلف اور خلف کے مذہب کے

الفقیر الی اللہ تبارک و تعالی اسمعیل المالکی عفی عنہ

اسمعیل المالکی عفی عنہ

مذکورہ علماے اعلام نے جو کہا ہی حق اور صواب ہے انکا خلاف نہین کریگا مگر حق سے پھرنے والا ڈانوان ڈول

الفقیر الی اللہ تعالی السید عبد القادر الحنفی عفی عنہ

السید عبد القادر الحنفی عفی عنہ

ان مفتیون نے جو کہا وہی حق اور صواب ہے

الفقیر الیہ تعالی السید ابراہیم الحنفی عفی اللہ عنہ آمین

السید ابراہیم الحنفی عفی عنہ

صواب پر ہین وے جنہون نے یہہ فتوی دیا خدا انکو ہماری طرف سے بہتر جزا دے

الفقیر الیہ تعالی السید ابراہیم الشافعی عفی عنہ

السید ابراہیم الشافعی عفی عنہ

صواب پر ہین سب علماے اعلام اور مفتیان نام جنہون نے یہہ کہا

الفقیر الی عفو ربہ القدیر السید عبد اللہ المالکی عفی عنہ

السید عبد القادر المالکی عفی عنہ

حق کہا اور اسکی تصریح کی جنہون نے رد کیا۔

الفقیر الیہ سبحانہ تعالی احمد بن محمد الشافعی عفی عنہ

احمد بن محمد الشافعی عفی عنہ

عالم فاضل شیخ محمد حنفی نے اور علامہ شیخ ابراہیم الزرد الخلیلی الشافعی نے اور علامہ شیخ محفوظ ابن ابی القاسم مالکی نے اور علامہ شیخ احمد ابن محمد عبداوی اسوانی حنفی نے جو فتوے دیا حق اور صواب ہی اللہ تعالی ہماری

طرف سے انکو نیک جزا دے دونو جہان مین

عبدہ النصر المالکی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ تعالی نصر المالکی عفی اللہ تعالی عنہ بمنہ وکرمہ آمین

بیشک کہا جنہون نے رد کیا اس فرقے کا جو قائل ہی آیات متشابہات اور احادیث
مشکلات محکم ہین معنے مین اور متشابہ ہین کیفیت مین۔

عبدہ حسن الشافعی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ تعالی حسن الشافعی عفی عنہ آمین

سب حمد اسکو ہی جسنے ایجاد کرنے مین یکتائی اور درود وسلام ہمارے سردار
محمد پر جو شفیع مقبول الشفاعۃ قیامت کے دن ہین اور اسکے آل واصحاب پر
جو بزرگ سردار ہین بعد حمد ونعت کے معلوم ہووے کہ مین واقف ہوا اس جواب
پر جوان علمای حقانی نے دیا سو اسکو موافق کتاب وسنت کے پایا جسکو اللہ تعالے
کا فرمودہ قران عظیم مین بس ہی لیس کمثلہ شئ وہو السمیع البصیر اسکی سی کوئی
چیز نہین اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہی لیکن گمراہون نے جو کہا اس سے منزہ ہی بلکہ
ہمارا مولی بڑے جلال والا اور حق وہی ہی جس پہ اہل سنت وجماعت ہین آسی
اللہ اور صاحب شفاعت راضی ہین پس ہر عاقل پہ لازم ہی کہ آمین انکی پیروی
کرے تا انکے ساتھ بہتر راہ چلے یا اللہ یا رحمان یا مالک ہمارے دل قایم رکھ تیرے دین پر

عبدہ محمد السحیمی ۱۲۹۰

الفقیر الی اللہ تعالی محمد ابو مطاوع السحیمی الحسینی ازہری عفی عنہ

یہ فتوی جو مرقوم ہین صحیح ہین ہمین کچھ شک نہین

السید ابو بکر الشافعی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ تعالی السید ابو بکر الشافعی عفی عنہ

گمراہ ہوا اور گمراہ کرنے والا جسنے ان فتووں مین مذکورین سود و بو مذہبون کا خلاف کیا یعنے سلف اور خلف کا لفظ کو اسکے ظاہر سے تاویل اجمالی یا تاویل تفصیلی کے ساتھ پھیرنے کے باب مین۔

مصطفی الشافعی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ تعالی مصطفی الشافعی عفی عنہ

قول صحیح اور حق صریح بتلایا انھون نے جو کہا کہ نہین چاہئے کہ آیات متشابہات کو بغیر پھیرنے الفاظ کے انکی ظاہر سے ظاہر پر حمل کرین بلکہ واجب ہی کہ پھیرین تاویل اجمالی کے ساتھ جیسے سلف کا مذہب ہی یا تاویل تفصیلی کے ساتھ جیسا مذہب خلف کا ہی۔

السید علی المالکی عفی عنہ

سنے فتوے جو لکھے گئے صحیح ہین ان سے پھریگا نہین مگر وہ شخص جسکے دل مین شک ہی ڈاوان ڈول کرنے والا

محفوظ المالکی عفی اللہ عنہ

الفقیر الیہ تعالی محفوظ المالکی عفی عنہ

حق اور صواب پر ہین وے جنھون نے یہ فتوی دیا اور جسنے انکا خلاف کیا خلاف کیا کتاب وسنت کا اور خلاف کیا سلف اور خلف کا

السید علی الحنفی عفی اللہ عنہ

الفقیر الی اللہ تعالی عز برہانہ السید علی الحنفی عفی اللہ عنہ

سنے مرقوم فتوی موافق ہین سلف اور خلف کے

احمد الشامی الحنبلی عفی عنہ

الفقیر الی اللہ سبحانہ تعالی احمد الشامی الحنبلی عفی اللہ عنہ

صواب پر ہین اور حق کہا انھون نے جنھون نے یہہ فتوی دیا

الفقیر الی رحمۃ اللہ القدیر السید محمد الشامی عفی اللہ عنہ [مہر: السید محمد الشافعی عفی عنہ]

علمای اعلام اور مفتیان نامدار شیخ محمد حنفی نے اور شیخ ابراہیم الزور الشافعی نے اور شیخ محفوظ ابن ابی القاسم مالکی نے اور شیخ احمد ابن محمد جداوی حنفی نے جو کہا حق اور صواب ہی موافق کتاب و سنت کے۔

صواب پر ہین اور راست کہا اپنے قول مین جنھون نے کہا کہ ئے حق ہین (یعنے آیات) متشابہات اور انکے ظاہری معنی مراد نہین اور انکے معنے ہین جو انکے لایق ہین (یعنے خدا کے) جیسا جمہور سلف کا مذہب ہی یا تاویل کیجئے صحیح تاویلون کے ساتھ جیسا مذہب ہی اکثر جمہور خلف کا۔

الفقیر الیہ تعالی السید علی شافعی عفی عنہ۔ [مہر: السید علی الشافعی عفی عنہ]

حمد اسکو لایق ہی جسکی نعمت سے نیک عمل پورے ہوتے ہین۔ ان فتوونکا چھاپا انصرام کو پہنچا اور عوام و خواص کے پاس مقبول ہوے چھاپے گئے حاجی منصور محمد کے مطبع مین مصر کے محلہ جملیہ مین ۲۰ شعبان سنہ ۱۲۹۰ہجری مین کاتب عبد العال احمد کے خط سے

یہہ رد ہی

عرشیون کے شش مہری

فتویکا جو حیدرآباد مین

چھپا ہی

ردّ فتوای شش مہری دہلی

ایک شش مہری فتوی مع استفتا دہلی کے ایک مولوی اور پانچ شاگردون کے جعلی مہرون سے زید مجہول کا قول حق وصواب اور انبیا کا عقیدہ ہونے کے باب مین حیدرآباد دکھن مین چھپا جسکے سرنامے پر یہہ عبارت تھی۔ فتواے علماے کرام دہلی بجواب استفتاے اہالی حیدرآباد دکھن ہمارے ہمدست ہوا تو دیکھا کہ غفلت سے مالامال ہے۔ اور زید مجہول کا مذہب جو استفتا مین مذکور ہی اہل سنت وجماعت کے عقیدے کے برخلاف ہی بلکہ کرامیہ اور مجسمیہ ومشبہہ کا مذہب ہی جسمین تھوڑی تبدیل لفظی کرکے عوام کو دھوکا دینے اس مذہب کے بانی اور اسکے شرکا و دانی جو حیدرآباد دکھن مین ہین یہہ جعل سازی کی ہی ایک اُن مین کا جو سرمنشا اس جعل سازی کا تھا عنقریب وبا کے عارضے سے حیدرآباد مین ہلاک ہوا حقیقت اس استفتا کی یہہ ہی کہ ایک شخص [illegible] کا فی عبد القادر نام عرف قادر بادشاہ نے تدوین کیا رسالے اپنے رسالہ احتوا فی الاستوا کی تائید مین کرامیہ مجسمہ اور مشبہہ کے مذہبون کی ترکیب سے ایک معجون عقائد کی تیار کرکے ایک رسالہ

قول فاصل نام لکھا ہے جسمین پانچ مذہب زید و عمرو و بکر و خالد و راشد
کے اپنے دل سے تراش کے ذکر کئے ہین اون مین زید کا مذہب حق بتاتا ہی
اور باقی چار مذہب باطل جب یہہ شخص اپنے باطل عقیدون سے عوام کو گمراہ
کرنے لگا تو مدراس اور بنگلور اور دوسرے اطراف کے علماء حقانی نے
اسکے رد مین رسالے لکھے اور قاضی بنگلور اور وہان کے بعضے دیندار فضلانے
علماے مصر سے شخص مذکور اور اسکے ہم مشربون کے عقاید باطلہ کے رد مین
استفتا کیا تو کئی فتوے مدلل اور مبسوط علماء ازہر مصر کے مہرون اور دستخطو
سے مزین بطور مجموعے کے چھپ کر آئے جب یہہ دیکھا تو گھبرا کر اپنے بعض
پیسرؤون کی وساطت سے جنھون نے حیدرآباد اور سکندرآباد مین چند
عوام کو بہکا رکھا ہی زید کے مذہب کی تھوڑی تبدیل کے ساتھ جو قول فاصل
مین ذکر کیا ہی ایک استفتا اور فتوی لکھکے بیچارے مولویان مذکور کی
جعلی مہرین اسپر ثبت کرلی ہین ان مفتریون کا جعل عنقریب برملا ہو جائیگا
اور قہار شدید البطش انکو دونو جہان کے انتقام مین بلا مہلت پکڑیگا —
بحولہ وقوتہ وہ جو استفتاے مذکور کے سرنامے کی عبارت مین ہی کہ
حیدرآباد دکھن کے اہالیون نے ان مولویان مذکور سے فتوی چاہا سراسر
کذب ہی نہ وہان کے اہالیون نے ایسے فتوی چاہا نہ انکے فتوے کی پروا
رکھتے ہین - اب یہان زید کا عقیدہ جو اسنے قول فاصل مین لکھا ہی

۲۰۰۱م ۲

اس استفتا کی نقل کے ساتھ لکھ دیتے ہین اور ان جعلی مفتیون کے فتوے کا بطلان
کہ قول زید حق وصواب ہے اور وہین سنت عقیدہ جمیع انبیاء متقدمین و سلف
صالحین وہمین سنت مذہب مہاجرین وانصار وسائر محققین اخیار ثابت
کردیتے ہین ۔ اگرچہ اس فتوے کے رد کی طرف التفات کی حاجت نہتی لیکن عوام
کے عقیدے کی صیانت کے لئے ہم نے ضرور جانا ۔

نقل مذہب زید جو قول فاصل مین لکھا ہی

صفحہ ۲ — ۳ قول زید حق تعالی اپنی ذات وصفات مین سب
عالم سے جدا ہی کسی شی مین ملا نہین اور بذات خود آسمانون پر عرش کے اوپر
ہی لیکن نظر اسکی ہر مکان مین ہی اور علم اسکا ہر شی کے ساتھ محیط ہی آسمان
اور زمین مین کوئی ذرہ اسکے علم سے خالی نہین خداوند عالم مین اور اسکے مقرب
فرشتون مین ہزارون پردے ہین نور کے اور ایک پردہ ہی کہ اگر اسکو اٹھا
دیا جاوے تو اسکے منہ کے انوار سے جہان تک اسکی نظر پہنچتی ہی سب مخلوق
جل جاوے اور ید وجہ عین وغیرہ جو قرآن وحدیث مین آئے ہین سب
حقتعالی کے صفات ہین مثل سمع وبصر اور وہ اپنی ذات وصفات مین
کسی مخلوق کے ساتھ مشابہت ومماثلت نہین رکھتا سب صفتین اسکی
بلا کیف ہین جیسے ذات اسکی بلا کیف ہی اور احاطہ وقرب ومعیت اسکی
علمی ہے ذاتی نہین ان سب اقوال پر کتاب وسنت شاہد عادل ہین اور

یہہ عقیدہ باجماع ائمہ سلف روشن و مبرہن پس کتاب آسمانی اور تعلیم محمدی اور
سبیل مومنین سلف کے برخلاف حکما و فلاسفہ کی عقلی باتون کو سند گردان کر
جہت و مکان لازم آنیکے خیال سے منکر ہو جانا کہ وہ مالک الملک اپنی ذات سے
عرش کے اوپر موجود نہین فقط عرش پر اسکی عظمت و جلال اور غلبہ و مرتبہ ہی یہہ تو
انکار قرآن و حدیث کا کفر ہی اور اسیطرح ثابت کرنا کہ ذات پاک اسکی ہر شی
مین پاک ہو یا ناپاک بھری ہی اور سب مین ساری کوئی ذرہ اسکی ذات
سے خالی نہین عرش سے فرش تک وہی ایک ذات ہی سب عالم اسی ذات
کے تعینات ہین صاف کفر غلیظ اور خلاف کتاب و سنت
اور خلاف طریقہ ائمہ سلف ہے

نقل استفتا مع فتوائے شش جھرئی دہلی

قولہ استوا اور فوقیت عرش پر اور ید وجہ نزول وغیرہ صفات اللہ ہین معنی محکم اور کیفیۃً متشابہ سب کا ظاہر معنی پر جیسے اسکی جناب اقدس کے لایق ہی ایمان و اعتقاد واجب ہی انتہی **اقول** وہ آیتین اور حدیثین جنمین استوا علی العرش اور فوق عرش اور ید وجہ نزول وغیرہ کا آیا ہی بیشک متشابہات ہین اور جو متشابہ ہی اسکے ظاہری معنی مراد نہین کیونکہ قرآن کے نص سے ثابت ہی کہ اسکی تاویل ہی جو خدا ہی جانتا ہی یا علم مین استوار لوگ بھی جانتے ہین اور جب الفاظ متشابہ کے واسطے تاویل ہونا قرآن سے ثابت ہوا تو بغیر پھیرنے الفاظ مذکورہ کے انکے ظاہری معنی سے تاویل اجمالی یا تاویل تفصیلی کے ساتھ انکا استعمال خدا کی جناب مین جایز نہین پس ان الفاظ کے حقیقی اور ظاہری معنی سے جنپر لغت اور محاورہ دلالت کرتا ہی جناب باری کی تنزیہ واجب ہی پھر خدا کو حقیقی معنے کا استوا عرش پر جیسے اسکی شان کو لایق ہی کہنا مجسمیہ کا عقیدہ ہی نہ جمیع انبیائے متقدمین اور صلحاے صالحین کا جیسے مفتیان فتوائے جبلی شش جھری دہلی کا

تے جسم ہی کیونکہ حقیقی استوا ایک جسم کا دوسرے جسم کے ساتھ ہوتا ہی یا کسی جسم
کی ہیئت یا وضع خاص ہی چنانچہ قرآن مین کشتی نوح کے باب مین آیا ہی واستوت
علی الجودی - یعنے بیٹھ گئے یا ٹھہر گئے جودی کے پہاڑ پر - استوی الماء والخشبۃ
پانی اور لکڑی برابر گئے - استوی الرجل جالسا آدمی سیدھا بیٹھا -
استوی علی الدابۃ جانور پر بیٹھا وغیرہ یہ حقیقی معنی ان الفاظ کے ہین اور
ید حیوان کے ایک عضو خاص کا نام ہی اسیطرح عین وغیرہ پھر جب کسی نے خدا
کی جناب مین ان الفاظ کو حقیقت لغوی پر استعمال کیا گویہ کہے جیسے اسکی
شان کے لایق ہی بلاشک گمراہ ہی کیونکہ حقیقت لغوی سے ان الفاظ کا
استعمال اسکی جناب مین محال ہی جیسے اوپر بتلایا گیا - اور یہ جو کہا ہے الفاظ
صفات اللہ مین ہان یہ مذہب بہت اہل سنت وجماعت کے اکابر ولا
کا ہی نہ تمامی امت مرحومہ کا اور اس اعتقاد کے ساتھ لفظ اپنے حقیقی ظاہری
معنی سے تاویلی معنی کی طرف پھر گیا ہی اسبات کو اگر یہ مدعیان سوچتے
تو اس گمراہی مین نہ پڑتے اسکی حقیقت یہ ہی کہ تمام آیتین جن مین اللہ
تعالی کے عرش پر استوا کرنے کا ذکر ہی اکابر مفسرین ومحدثین انکو آیات
واحادیث صفات کہتے ہین اور اسیطرح ان آیتون کو جن مین ید وجہ عین
وغیرہ الفاظ خدا کی جناب مین وارد ہین یعنی الرحمن علے العرش استوی
کی آیت مین صفت ہی رحمن کی یعنے رحمان بر تخت نشستہ اسکی تعبیر ہی نہ فعل

کی صدور کی خبراور صفات باری تعالی کی قدیم ہین پس عرش پیدا ہونیکے

پیشتر سے رحمان بر تخت نشستہ ہی اور عرش فنا بھی ہوجاوے وہ عرش پہ بیٹھا

ہی رہیگا اسکا عرش پہ بیٹھنا یا قایم ہونا زائل نہین ہوتا برخلاف اور آیتون

کے جن مین صدور فعل کی خبر ہی محض اخبار ہین وقوع فعل کے نہ آیات صفات

چنانچہ آن ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم

استوی علے العرش یدبر الامر یعنے مقرر تمہاری رب نے جسنے پیدا کیا

آسمانون اور زمین کو چھہ دن مین یہہ آیت صفت کی آیت نہین ہی بلکہ خبر ہی

پیدا کرنے کا فعل چھہ دن مین تمام ہونے کی اور اس فعل کی نسبت اسکی ذات

پاک کی طرف محال نہین پس آیت اپنے ظاہری معنے مین ہی اسواسطے محکم ہی

یعنے چھہ دن مین آسمان وزمین کو پیدا کرنے کی خبر ہی اور بسلام رعربی نحو مولوی

جو دوسری آیت کا عطف اس آیت پر ہی یعنے ثم استوی علی العرش

یدبر الامر کی آیت صفت کے بیان مین ہی کیونکہ اسمین ترکیب لفظی کے نظر کرتے

جس فعل کا ذکر ہی ذات باری کی طرف اسکے ظاہری معنی کی نسبت جنہین

الفاظ لغت اور عرف کی راہ سے دلالت کرتے ہین محال ہی اسواسطے

علماء اعلام اہل سنت نے اس قبیل کی آیتون کی تاویل مین کہا کہ یے

آیات صفات ہین یعنے ان مین صفات باری کا بیان ہی پس خدا لعرش

پہ استوا کرنے سے جو یے مشبہہ جہت ثابت کرتے ہین انکے عقیدے کا

بطلان اس سے ظاہر ہی **قولہ** اسکو ید وجہ ثابت ہی جیسے سمع بصر انتہی ید یعنے ہاتھ
لغت مین آدمی کے ایک عضو کا نام ہی جو خارجی وجود رکھتا ہی ایک شکل خاص کے
ساتھ اور اسیکے واسطے موضوع ہوا ہی یہ اسکے ظاہری معنے ہین اسکے سوا اور معنے
ہین جنکو مجازی یا تاویلی معنے کہتے ہین اسی طرح وجہ یعنے منہہ حیوان کے بدن کا وہ
جزو ہی جسمین اسکے چار حاسے آے ہین اور اسکو خارجی وجود و شکل ہی جسکے سبب سے
حیوانون کی صورتون مین بڑا تفاوت ہوتا ہی یہہ اسکے ظاہری معنے ہین اور
اسی معنے مین یہہ لفظ لغت مین موضوع ہوا ہی ایسے الفاظ صفت نہین ہوتے مگر
تاویل یا مجاز کے راہ سے پس ید وجہ یا عین یعنے ہاتھ منہہ آنکھہ وغیرہ کو صفت
کہنا بلا شک تاویل یا مجاز ہی اور جن آیات یا احادیث مین خدا کی جناب مین
ایسے الفاظ وارد ہوے ہین وے بلا شک متشابہ ہین برخلاف سمع اور بصر کے
یعنے دیکھنے اور سننے کے یہہ محض صفات ہین ان الفاظ کی دلالت موجود خارجی
پر نہین ہی لیکن اطلاق ان صفات کا خدا تعالی کی جناب مین ان آلون کی
تنزیہ کے ساتھ جنکا مخلوق محتاج ہی جیسے کان آنکھہ وغیرہ واجب ہی جن علمانے
الفاظ مذکورہ یعنے ید وجہ عین استوا وغیرہ اور سمع و بصر خدا یتعالی کی صفات
ہونے مین تفاوت نہین کیا ہی انکا مطلب یہہ ہی کہ الفاظ مذکورہ جب ظاہری
معنے سے جو عرف و محاورے کی بول چال مین مفہوم ہوتے ہین تاویلی معنی کی طرف
پھیرے گئے تو دوسرے صفات کی طرح صفات باری ہونے مین ان الفاظ

ہین تفاوت نزہا یعنے اللہ تعالیٰ بلا تفاوت ان الفاظ سے موصوف بنی
تنزیہ کے ساتھ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ
حجۃ اللہ البالغہ کے باب الایمان بصفات اللہ تعالیٰ (صفحہ ۶۴) مین فرماتے
ہین - اقول و لافرق بین السمع والبصر والقدرۃ والضحک والکلام
والاستواء فان المفہوم عند اہل اللسان من کل ذلک غیر ما یلیق بجناب
القدس - یعنے مین کہتا ہون کہ سمع اور بصر اور قدرت اور ضحک یعنے ہنسی
اور کلام مین اور استوا مین فرق نہین کیونکہ ان الفاظ کے ہر لفظ سے زبان دانون کے
پاس جو مفہوم ہوتا ہی جناب قدس کے لایق نہین ہی پس الفاظ مذکورہ اور اس
قبیل کے جتنے الفاظ ہین انکے ظاہری معنی سے جناب اقدس الٰہی کی تنزیہ اس
قول سے بھی واجب ہی پھر قول زید کا کہ استوا اور فوقیت عرش پر اور ید وجہ
نزول وغیرہ الخ معنی محکم اور کیفیۃ متشابہ ہیسکے ظاہری معنے پر جیسے اسکے
جناب قدس کے لایق ہین ایمان و اعتقاد واجب ہی انتہی شاہ صاحب قدس سرہ
کے قول مذکور سے بھی مردود ہی اور خود قرآن سے مردود ہی کیونکہ آیت
شریف ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب
واخر متشابہات - کی اور اسکا یہہ شطر وما یعلم تاویلہ الا اللہ ناطق ہی
کہ قرآن کی آیتین اللہ تعالیٰ نے دو ہی قسم پر اتاری ہین محکم جو ام الکتاب
یعنے کتاب کی اصل ہین اور متشابہ جو ام الکتاب نہین ہین اور انکی تاویل ہے

جو خدا آپ جانتا ہی یا علم مین استوار لوگ بھی جانتے ہین اور یے آیتین تاویل
طلب ہونے سے دین مین فتنہ ڈالنے ملحد انکے درپے ہوتے ہین پس قرآن کی آیتو ن
پر حکم یا محکم کا ہوگا یا متشابہ کا اور جو محکم ہی محکم ہی ہی اور جو متشابہ ہی متشابہ
ہی ہی یے دونو آپس مین مل نہین سکتے کیونکہ انکا حکم ایک دوسرے کے مخالف
ہی پھر ان دونون سے مرکب تیسری قسم محکم فی المعنی کمتشابہ فی الکیف خیال
کرنا زعم باطل ہے ہرگز انکے مطلب کو مفید نہین بلکہ انکے اصل مطلب کو فوت کرتا ہی
کیونکہ محکم وے آیتین ہین جنکے معنون مین تشابہ یعنے بلبث نہین اور متشابہ
وے ہین جنکے معنون مین بلبث ہی یعنے تاویل ہی پس جس آیت مین تشابہ
ہی وہ متشابہ ہی جیسے اللہ تعالی کا فرمودہ۔ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
اسپر دال ہی پھر جن آیتون کو یہہ اور اسکے ہم مشربون نے متشابہ فی الکیف
ٹھہرایا ہی گو زعم بہ غلط سے محکم فی المعنی جانین ان مین تشابہ ہی پس
یے آیتین متشابہ ہین حکم سے آیات متشابہات کے باہر ہو نہین سکتے پس
آیات مذکو محکم ہو نہین سکتے تا ام الکتاب ہون اور آیات متشابہ مین تاویل
ہی پس ان آیتون مین تاویل ہونا ضرور ہی پس ثابت ہوا کہ وے آیتین جنکو
ان مدعیون نے اپنے عندئیے مین محکم فی المعنی متشابہ فی الکیف
ٹھہرایا تھا ماؤل ہین اور جب ماؤل آئین انکے ظاہری معنی مراد نہین اور اس آیت
شریف سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ آیات متشابہات کے ظاہری معنے خدا کی

مراد نہیں ہین کیونکہ خود فرماتا ہی کہ انکی تاویل اللہ ہی جانتا ہی یا راسخ
فی العلم بھی جانتے ہین جیسے اختلاف سے وقف کے اس آیت شریف مین
اللہ کے لفظ پر یا علم کے لفظ پر ثابت ہوتا ہی پس متشابہات کے ظاہری معنی
مراد ہین کہنا قرآن کے برخلاف ہی اور اسی پر اہل سنت کے سلف اور خلف
کا اتفاق ہی چنانچہ امام نووی نے شرح مسلم کے باب تحریم الکلام سے فی
الصلوٰۃ مین ذکر کیا ہی (صفحہ ۲۰۴) قال القاضی لاخلاف بین المسلمین قاطبۃ
فقیہھم ومحدثہم ومتکلمہم ونظارہم ومقلدہم ان الظواہر الواردۃ
بذکر اللہ تعالیٰ فی السماء کقولہ تعالیٰ أأمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض
ونحوہ لیست علی ظاہرھا بل متاولۃ عند جمیعہم ۔ یعنے قاضی عیاض نے کہا کہ
مسلمانون کے فقیہ محدث متکلم اہل نظر مقلد بلا اختلاف سبکے سب اس بات
پر مجتمع ہین کہ آیتین جنکے ظاہر مین اللہ تعالیٰ کے آسمان مین ہونیکا ذکر ہی
چنانچہ أأمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض یعنے کیا نڈر ہوی اُس سے
جو آسمان مین ہی کہ دھسا دے تمکو زمین مین اور اس قبیل کی آیتین اپنے
ظاہری معنے پر نہیں ہین بلکہ ان سب کے پاس ماؤل ہین یعنے انکی تاویل ہی
پس تمامی اہل سنت وجماعت کے عقیدہ مین یہ آیتین وایسی آیتین اپنے
ظاہری معنے سے تاویل یا مجازی معنی کی طرف پھیری ہوی ہین اور اُسکے
پھیرنے کو گمراہی کہنا جیسے زید کا عقیدہ ہی چنانچہ **قولہ** (اور حقیقی معنے

کا انکار کرکے مجازی معنے کی طرف پھیرنا گمراہی ہی اقول ان الفاظ کے حقیقی معنے خدا کی جناب کے لایق ہین سمجھنا بدترین گمراہی بلکہ کفر ہی تنزیہ اس جناب اقدس کی ان سب کے حقیقی معنے سے واجب ہی جیسے اوپر معلوم ہوچکا اور اسی پر اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہی جیسے آگے گذرا پھر اہل سنت کے ایسے اجماعی عقیدے کو گمراہی کہنا ضلالت وشقاوت ہی اور ایسی ضلالت کے عقیدے کو جمیع انبیا کا عقیدہ کہنا بدترین ضلالت ہی بلکہ کفر غلیظ ہی **قولہ** اور کیفیت انکی جو ہمارے وہم وخیال مین گذرتی ہی اس سے حق تعالی کی تنزیہ ضرور انہی جب کیفیت سے تنزیہ ہوئی تو لفظ کسطرح اپنے حقیقی معنے پر باقی رہیگا یہاں اس عقیدے کے بانی کا بڑا فریب ہی کہ عوام کو سکہاتا ہی خدا کو ذاتی اشیا مین یعنے ید اسکی ذاتی ایک چیز ہی جس سے اسنے آدم کو بنایا جیسے قول فاصل کے ۵۳ صفحے مین کہا ہی اور عین اسکے دیکھنے کی چیز ہی یعنے وہ آنکھ سے دیکھتا ہی اور اذن سننے کی شئ یعنے کان بھی گاہ گاہ خدا کے واسطے ثابت کرتا ہی اور اپنے زعمی تنزیہ مین کہتا ہی کہ خدا کا ہاتھ اور ہاتھون سا نہین ہی لیکن اسکی ذاتی شئ ہی علے ہذا القیاس عین ساق قدم وغیرہ حیف ہی انپر جو ایسے ملحدون کی تائید مین قلم کشی کرتے ہین اسکا خمیازہ بہت بڑا کھینچینگے **قولہ** تنزیہ جہت ومکان کی بدعت ہی اور رشئ ہونا حق تعالی کا قرآن سے ثابت اور ذات الہی مین جسم وجوہر وغیرہ کی بحث کرنی خواہ اثبات مین انکے خواہ

کے ہو خواہ نفی مین محدث ہی کتاب وسنت سے ثابت نہین انتہی اس پوچ
تقریر سے اسکا مطلب عوام کے دل مین خدا کے جسم ہونے کا ایہام ڈالنا ہی
تا ان صفات کے اعتقاد کے واسطے جو یہہ مجسمہ اور مشبہہ کے طور پر تعلیم کرتا
ہی اندیشہ باقی نرہے چنانچہ قول فاصل کے ۳۹ اور ۴۰ صفحے مین کہتا ہی
جب اس آیت سے (یعنے لیس کمثلہ شیٔ سے) حق تعالی شیٔ ہونے کی نفی
کسی طرح ثابت نہوی تو اس جگہ شیٔ کے کسی فرد کی نفی جو جسم ہے یا جوہر کیونکر
ہو گی بلکہ اسکے واسطے دوسری دلیل چاہیئے نہ یہہ آیت اور دوسری دلیل
کوی نہین سوائے وہم کے انتہی ہان یہہ بڑا معقولی ہی جیسے عقل ہے ویسا
دین اختراع کیا ہی جو شیٔ کو جسم یا جوہر مین منحصر کیا ہی کیا عرض شیٔ نہین
کیا وہ بھی جسم یا جوہر ہی اور عقل بھی جسم یا جوہر ہی بھلا اگر کوی اس قائل
کی ذات سے حیوانیت کی نفی نکرے تو اسکی دو نوع کی نفی مثلا بقریت یا
حماریت کی کیا لازم نہین آنا ضروری جایز ہی کہ بقر و حمار نہو بلکہ بز کوہی ہو
شیٔ کا اطلاق واجب ممکن محال ممتنع موجود معدوم ذات صفت علم عرض
لازم عرض جوہر جسم مادہ ہیولی نیکی بدی ایمان کفر شرک توحید وہم
خیال ذہن عقل سب پر ہی کب شیٔ کا مفہوم جسم و جوہر مین منحصر ہی اور جسم
یا جوہر کو افراد شیٔ کے کہنا اسکی واہی منطق ہی جسم اور جوہر اجناس ہین
قوله ایضا در قول فاصل صفحہ ۴۰ پس اس آیت سے کوی جسم اوسکے مثل

ہونے کی نفی ثابت ہوتی ہی جسم کی نفی نہین انتہی پس خدا کا جسم ہونا اسکے ذہن
مین محال نہین اور اطلاق جسم کا اسکی ذات پاک پر اسکے پاس عقلاً جایز ہی چنانچہ
خود کہتا ہی (صفحہ ایضاً اور اطلاق جسم کا اسکی ذات پاک پر شریعت مین وارد
نہونے سے بدعت ہی نہ کفر انتہی یہہ نہین جانا کہ جسم کا اطلاق حقیقی معنے سے
خدا کی جناب مین کفر ہی کیونکہ جسم وہ جوہر ہی جو قائل ابعاد ثلاثہ کا ہو یعنے وہ
جو طول عرض و عمق یعنے لنبائی اور چوڑائی اور اونچائی یا ڈونگائی رکھنے
کے قابل ہو لیکن بعض فلاسفہ نے اپنی اصطلاح مین جسم کے معنی عام کئے سو اسکا
اطلاق جوہر قایم بالذات محل سے مستغنی پر بھی کرتے ہین اور اُسکو جسم لا کالاجسام
یعنے جسم نہ اور جسمون سا کہتے ہین ایسے قائل کی فقہا نے تکفیر نہین کی بلکہ اُسکو
گمراہ کہا نہ اس قائل کی جو خدا کو حقیقی جسم ہی کہتا ہی اور لیس کمثلہ شئی کی آیت سے
یعنے اس سے کوئی شئی نہین جسمیت کی نفی ذات باری سے بین ہی اور خود
بدیہی ہی حس و عیان جس پر چھوٹتے دلالت کرتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین
کہ جسم ایک بڑی جنس ہی اُسکی تحت مین اجناس جماد و نبات حیوان کے
ہین کیونکہ یہ سب جسم رکھتے ہین اور آسمان زمین ستارے سب جسم مین اور
ہاتھ پاؤن آنکھ قدم نشست برخواست اترنا چڑھنا جسم کے عوارض
ولوازم یا اعضا سے ہین پھر کسطرح یہ عوارض و لوازم یا اعضا بے تاویل
جناب باری کے واسطے ثابت کرنیوالا اُسکے واسطے جسمیت کا اثبات نہین کرتا ہی اور
اسکے لئے مثل نہین ٹھہراتا ہی اور آیت مذکورہ کے مضمون کا معارض و مناقض نہین ہوتا ہی

ولوازم ثابت کرنا اگرچہ اسکے ضمن مین جسمیت کا ایہام بلکہ جسمیت ثابت ہووے یہی نیم مجسمی مذہب ہی کیونکہ پورا مجسمی ہونے سے احتراز کرتا ہی تا اسکا مذہب قبول کرنے عوام کراہت نکرین چنانچہ قول فاصل کے ۴۰ صفحے مین کہتا ہی **قولہ** جب تنزیہ جسم کی جو بہت سی صفات کے انکار کی بنا تھی محض ذہنی و وہمی ٹھہری تو ظاہر نصوص کا انکار گمراہی ہونا ثابت ہوچکا اور انکی اصل بنا کے فاسد ہونے سے سارا کارخانہ جو اسپر مبنی تھا برہم ہوگیا انتہی ذہن و وہم مین اسکو تمیز ہہین سود و بو کو یکسان کردیا ہی جناب باری کی تنزیہ جسمیت سے فقط ذہنی نہین ہی بلکہ حس و عیان عقل و شرع کے دلائل قاطعہ سے ہی جیسے اوپر بتلایا گیا اور پوچ تقریر سے اسکا عقیدہ باطل ظاہر ہی جسکا ذکر اوپر گذرا اس بیان سے ہم کو یہہ بتلانا منظور تھا کہ فتوائے ششش جہری دہلی کا سائل قول فاصل کا مصنف مجسمی ہی اب سوال مذکور کی باقی عبارت کی طرف متوجہ ہوتے ہین **قولہ** تنزیہ جہت و مکان کی بدعت اور شی ہونا حق تعالی کا قرآن سے ثابت اور ذات الہی مین جسم و جوہر وغیرہ کی بحث کرنی خواہ اثبات مین ان چیزون کے ہو خواہ نفی مین محدث ہی کتاب و سنت سے ثابت نہین انتہی اس سے مطلب یہہ ہی کہ آپ جو خدا کے واسطے فانی اشیا ٹھہراتا ہی اور جہت و مکان قرار دیتا ہی اور اس سے اس ذات پاک کی جسمیت اور جوہریت ثابت کرتا ہی اپنے رد مین اہل حق کی بات جو ان آلایشون سے

جناب اقدس کی تنزیہ کرتے ہین عوام کے پاس پیشرفت ہنو اہل علم کے اصطلاح
مین بحث کسکو کہتے ہین جانتا نہین وہ ایک مرتب کلام ہی دلائل کے ساتھ اسکا
بیان پیچھے آئیگا اور بحث بیفائدہ کسی مقدمے مین عبث ہی لیکن کرامیہ جو خداکو
جوہر اور عرش اسکا مستقر ٹھہراتے ہین اور مجسمہ جو خداکے واسطے اثبات
جسمیت اور اسکے عوارض ولوازم کا کرتے ہین اور یہہ انکا پیرو اور اسکے
پسر وچند عوام اس ذات پاک کے واسطے جسمیت اور جوہریت جایز بلکہ
ثابت کرتے ہین جیسے اسکے رسالے سے جو مذکور ہوا اور یہہ اور اسکے پیرو
عوام کہتے ہین کیا ہمکو ٹھکانہ ہی خداکے واسطے ٹھکانہ نہین اسواسطے کرامیہ
کی طرح عرش اسکا قرارگاہ ٹھہراتے ہین اور یہہ خود اور اسکے ہم مشرب
خداکو بالذات خلق سے دور اور علم سے نزدیک کہتے ہین ان عقاید باطلہ
کے رد مین تنزیہ ذات باری کی جسمیت وجوہریت اور انکے عوارض و
لوازم سے نہین ہوی تو کسطرح حق باطل سے جدا ہو سکیگا قطع نظر قرانی
دلائل کے جن سے بطلان اس عقیدیکا بین ہی جیسے لگے بتلایا گیا قاعدہ
کلیہ شرعیہ سے بھی یہہ عقیدہ باطل ہی کیونکہ بدعت وہ ہی جسکے اثبات مین شرع
سے کوی دلیل نہین اور خداکی جسمیت یا جوہریت اور اسکے عوارض و لوازم
کے اثبات پر شریعت سے کوئی دلیل نہین ہی بلکہ رد مین دلیل قایم ہی پس
یہہ عقیدہ بدعت ہی اور عقیدے کی بدعت ضلالت ہی پس اسکا رد جب ضرورت

داعی ہو واجب ہی **قولہ** اور تنزیہ جہت ومکان کی بدعت انتہی اسکا قول
اسکے رد مین ہی کیونکہ اگر خدا کے واسطے تنزیہ جہت ومکان کی بدعت جانتا
ہی تو یہہ کیون اسکے لئے پانچ جہتون کی تنزیہ کرتا ہی اور جہت فوق متعال
تحت ثابت کرتا ہی اسکے زعم موافق اگر جہت کی تنزیہ بدعت ہی تو ہر جہت
کی تنزیہ بدعت ہی نہ بعض جہت کی اور مکان کی تنزیہ بدعت ہی تو کیون
یہہ خدا کے واسطے مکان عرش قرار دیتا ہی اسیکے قول سے اسکا رد ہی
اب یہہ مکرر بتلاتے ہین کہ قرآن اور اصول دین سے تنزیہ جہت ومکان
کی جناب باری کے لئے ثابت ہی چنانچہ اَیۡنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ کی آیت
اور آیات قرب ومعیت کی اسپر ناطق ہین اسکی تحقیق پیچھے آئیگی **قولہ**
اور قرب ومعیت اس ذات پاک کی بندون کے ساتھ اسکے جاننے اور
اسکے نظر سے دور وغائب نہونے کی راہ سے ہی نہ عالم مین کسی شی کے
اندر ہو کر انتہی اس پوچ عبارت سے اپنا یہہ عقیدہ ثابت کرتا ہی کہ خدا ے
تعالی بالذات عالم سے دور اور علم سے نزدیک ہی اور اسکے اور عالم کے
درمیان فی الحقیقت آسمان وعرش حائل ہین اور زعم کرتا ہی کہ سوا
علم ونظر کے قرب کے اور کسی وجہ سے اسکا قرب ومعیت ثابت کرنا اسکو عالم
کے اندر کرنا ہی العیاذ باللہ اسکی ذات منزہ ہی حد وحصر سے قرب ومعیت
کے آیتون سے یہہ عقیدہ مردود ہی اسکو تقاضے اپنی خاطر خواہ تاویل

کرتا ہی حالانکہ آیات متشابہات مین تاویل بدعت بتلاتا ہی جسکو آپ بُرا کہتا ہی اسیکا مرتکب ہوتا ہی اب ایک دو آیتین ذکر کرتے ہین جو اس سائل کے عقیدے کے فساد اور بطلان پر حجت قاطعہ ہین فرمایا رب العزت نے سورۂ بقرہ مین۔ وَاِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ ترجمہ اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہنچتا ہون پکارنے کی پکار کو جسوقت مجھکو پکارتا ہی اس آیت مین خداتعالی کا بندون کے ساتھ نزدیک ہونا مطلق مذکور ہی نہ فقط علم سے قریب ہونا جب وہ قریب ہوا تو علم سے بھی قریب ہوا اگرچہ یہہ تاویل صحیح ہی لیکن اسی پہ جزم کرنے کوی وجہ نہین علاوہ اسپر اس مجہول زید کے مذہب والون کے پاس تاویل متشابہات کی بدعت ہی پھر کسواسطے اس آیت کی تاویل روا رکھتے ہین ہان یہہ فرقہ اور ملحد فرقون کی طرح چند آیتون کو اپنے موافق ٹھہراکے محکم فی المعنی متشابہ فی الکیف کہتے ہین اور ان مین تاویل نہین کرتے اور جن آیتون کو اپنے مخالف زعم کرتے ہین اُن مین تاویل کرتے ہین غرض جسکو بدعت کہتے ہین وہ ان مین موجود ہی بلکہ بغیر اسکے انکا عقیدہ بنتا نہین یہہ آیت حجت قاطعہ ہی خدا کو بالذات عرش پہ قایم اعتقاد کرنے والون کے رد مین کیونکہ جب وہ وہین قایم ہی تو عرش سے نزدیک تر اور اسکے ورے کے عالم سے دور ہوگا اور تحت الثرا

ہے دور تر اس عقیدہ فاسدکے بطلان مین یہہ آیت شریف اتری چنانچہ
حدیث مین وارد ہی کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے لوگون نے سوال کیا
البعید ربنا فننادیہ ام قریب فنناجیہ یعنے کیا ہمارا رب دور ہی کہ اسکو
پکارین یا نزدیک ہی کہ آہستہ کہین تب یہہ آیت نازل ہوئی اس آیت
کے شان نزول مین اس قبیل کی اور حدیثین بھی وارد ہین اسکی ذات کو
دور جاننے والون کا عقیدہ اس آیت سے مردود ہی حجۃ الاسلام شیخ
نظام ابن حسین نیشاپوری اپنی تفسیر مین جو تفسیر نیشاپوری کرکے مشہور
ہی اس آیت کی تحت مین کہتے ہین۔ فلا ذرۃ من ذرات العالم الا نور
الا نوار محیط بہا قاہر علیہا قریب منہا اقرب من وجودہا الیہا لا بمجرد
العلم فقط ولا بمعنی الصنع والایجاد فقط بل بضرب الاخر لا یکشف
المقال عنہ غیر الخیال مع ان التعبیر عن بعض ذلک یوجب شنعۃ الجہال
شعر رمزت الیہ حذار الرقیب ٭ وکتمان سر الحبیب ٭ اذا ما
تلاشیت فی نورہ ٭ یقول لی ادع فانی قریب ٭ وان سئلوا این
ربنا صح الجواب بانی قریب وان سئلوا ہل یسمع ربنا دعائنا یصح
الجواب بانی قریب وان سئلوہ کیف ندعوہ ابرفع الصوت ام
باخفائہ صح ان یجاب بانی قریب وان سئلوہ ہل یعطینا مطلوبنا بالدعا
صلح فی الجواب فانی قریب وان سئلوا اذا اذنبنا ثم تبنا فہل یقبل اللہ

تو تبنا صلح ان یجاب انی قریب ای بالنظر الیہم والتجاوز عنہم یعنے کوئی
ذرہ عالم کی ذات مین نہین مگر یہہ کہ نور الانوار اسکو گھیر رہی غالب ہی اسپر
قریب ہی اس سے اسکے وجود سے بھی نزدیک تر نہ فقط علم ہی سے اور نہ فقط
بنانے اور پیدا کرنے کے معنے ہی سے بلکہ اور بات کے ملانے سے جسکو گفتگو کھو لتی
نہین سوا خیال کے علاوہ اسپر اسکی بعض باتون کا بیان خیال کی پریشانی
کا باعث ہی شعر کیا رمز اسکو بخوف رقیب ہی مرغوب کتمان راز حبیب
ہوا پست جب اسکے مین نور مین کہا مانگ لے مجھسے مین ہون قریب تو اگر پوچھین
ہمارا رب کہان ہی تو جواب صحیح ہی کہ مین قریب ہون اگر پوچھین کیا ہمارا
رب ہماری پکار کو سنتا ہی تو جواب درست ہی کہ مین قریب ہون
اگر پوچھین کہ کسطرح اسکو پکارین کیا آواز بلند کرکے یا پست کرکے تو جواب
صحیح ہی مین نزدیک ہون اگر یہہ پوچھین کہ کیا ہم جو مانگتے ہین ہمکو دیتا ہی
تو جواب مین درست ہی کہنا کہ مین قریب ہون اگر یہہ پوچھین کہ جب ہم
گناہ کرین اور توبہ کرین کیا خدا ہماری توبہ قبول کرتا ہی تو جواب درست
ہی کہ مین نزدیک ہون یعنے انکی طرف مہربانی کی نظر کرنے اور ان سے
درگذر کرنے کے لیے اور بیان مذکور کے آگے یہہ عبارت ہی - ثم ان

سئوا لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ اٰن یکون عن ذاتہ بان

یکون الی ائی عن یجوز التشبیہ فیسئل عن القرب والبعد بحسب الذات

واما ان یکون عن صفاتہ بانہ ہل یسمع دعانا او عن افعالہ بانہ اذا سمع دعانا فہل یجیبنا الی مطلوبنا او کیف اذن فی الدعاء وہل اذن فی ان ندعوہ بجمیع الاسماء او ما اذن الا بان ندعوہ باسماء معینۃ ہل اذن ان ندعوہ کیف شئنا او ما اذن الا بان ندعوہ علی وجہ معین کما قال ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وکل ہذہ الوجوہ محتملۃ لان قولہ فانی قریب یدل علی ان السوال کان عن الذات وقولہ اجیب دعوۃ الداع ولیدل علی ان السوال عن الصفۃ لان الاجابۃ بعد السماع واطلاق قولہ اذا دعان یرشد الی الاذن فی الدعاء علی ای نحو اراد مالم یتجاوز قانون الادب بعد فالقولہ وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا - یعنے پھر انکا سوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائے تعالی کی بابت یا اسکی ذات سے تھا کہ پوچھنے والا ان لوگون مین تھا جو تشبیہ کو جایز رکھتے ہین سو سوال کرتے ہین قرب و بعد سے ذات کا لحاظ کرتے یا اسکی صفات سے تھا کیا وہ ہمارے پکار کو سنتا ہی یا اسکے افعال سے کہ جب وہ ہماری دعا سنتا ہی تو کیا ہمارا مطلوب بر لاتا ہی یا کسطرح دعا کرنیکا حکم کیا ہی کیا یہہ حکم دیا ہے کہ اسکو پکارین جیسا ہم چاہین یا حکم نہین دیا مگر اسکا کہ ہم اسکو پکارین ایک معین طور پر جیسا اسنے فرمایا و لا تجہر بصلوتک و لا تخافت بہا یعنے اپنی نماز مین نہ پکار نہ آہستہ ان سب وجہون کا احتمال ہی کیونکہ اسکا

فرمودہ فانی قریب یعنے تومین نزدیک ہون دلالت کرتا ہی کہ سوال
ذات سے تھا اور یہہ فرمودہ اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ یعنے پہنچتا ہون
پکارتے کی پکار کو دلیل ہی کہ صفت سے تھا کیونکہ قبول کرنا بعد سننے کے
ہی اور اطلاق اس فرمودے کا اِذَا دَعَانِ یعنے جسوقت مجھکو پکارتا ہی
رہبری کرتا ہی دعا کے اون کی طرف جس طور پر کہ چاہیے جب تک کہ عرف
کی راہ سے اوب کے قانون سے تجاوز نکرے جیسے اسکا فرمودہ ہے وَ
لِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا یعنے اللہ کے لئے خوبی کے
نام ہین پکارو اسکو ان نامون سے انتہی پس خدا کو ذات سے دور اور
فوق عرش منحصر سمجھنا اس آیت شریف کے مضمون سے مردود اور قطعی ضلالت
و کفر ہی اور اسی طرح اور آیتون سے جو قرب و معیت مین وارد ہین چنانچہ نحن
اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنے ہم اسکی شاہ رگ سے
بھی نزدیکتر ہین اور اَللّٰهُ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنے خدا تمہارے
ساتھ ہی جہان تم ہو اور مَا یَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا وَهُوَ رَابِعُهُمْ
یعنے تین آدمی آہستہ نہین بولتے کہ خدا انکا چوتھا نہین یہ سب آیتین متشابہ
ہین جیسے استوی علی العرش اور فی السماء اور فوق العرش وغیرہ کی آیتین
اور ید وجہ عین وغیرہ جن آیتون اور حدیثون مین وارد ہی ان سب کے
ظاہری معنی سے اس ذات پاک کی تنزیہ اور ان سب مین باتفاق امت

مرحومہ تاویل اجمالی یا تفصیلی واجب ہی جیسے اہل سنت وجماعت کے سلف
اور خلف کا مذہب ہی ان سب باتون کو اپنے فتوون مین جامع ازہر کے
علماء اعلام نے بہ تفصیل لکھدیا ہی ہم کو زیادہ کہنے کی حاجت نہین اور خدا
کے واسطے جہت ٹھہرانا مخالف قرآن ہی سو اس آیت شریف سے بین ہی
چنانچہ ولِلّٰہِ المشرقُ والمغربُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وجہُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ واسعٌ
علیم - ترجمہ اور اللہ کی ہی مشرق اور مغرب سو جسطرف تم منہہ کرو وہان ہی
متوجہ ہی اللہ - بر حق اللہ گنجایش والا ہی خبردار **ف** یہہ بھی یہود و
نصاری کا جھگڑا تھا کہ ہر کوئی اپنے قبلے کو بہتر بتاتا تھا اللہ تعالی نے فرمایا
کہ اللہ مخصوص ایک طرف نہین اسکے حکم سے جسطرف منہہ کرو وہ متوجہ
ہی (از موضح القران) اور تفسیر نیشاپوری مین اس آیت کی تحت مین
ہی - وقد زعمت المجسمۃ من الآیۃ اَنَّ لِلّٰہِ تعالٰی وجھًا والیمنا سماہ
واسعًا والسعۃ من نعوت الاجسام والجواب اَنَّ الآیۃ لا لہ فالوجہ
لو حُمل علے مفہوم اللغوی لزم خلاف المعقول فانہ اِن کان محاذیًا
للشرقی استحال اَن یکون حینئذ محاذیا للغربی فلابد من تاویل ہو الاضافۃ
للتشریف مثل بیت اللہ وناقۃ اللہ لانہ خلقہا واوجدہا فای وجہ من
وجوہ العالم وجہاتہ المضافۃ الیہ بالخلق والتکوین نصبہ وعینہ فہو قبلۃ
او المراد بالوجہ القصد والنیۃ مثل وجہت وجہی للذی فطر السموات

والارض او المراد فثم مرضات اللہ مثل انما نطعمکم لوجہ اللہ فان المتقرب الی رضا احد شیئا فشیئا کالمتوجہ الی شخص فاینما الیہ شیئا فشیئا او کیف یکون لہ وجہ او جہتہ ام کیف یکون جسما او جسمانیا وانہ خالق الامکنۃ والاحیاز والجواہر والاعراض والخالق مقدم علے المخلوق تقدما بالذات والعلیۃ والشرف

یعنے مجسمہ کا زعم ہی کہ اس آیت سے اللہ تعالی کے واسطے منہہ ثابت ہوتا ہی اور اس نے آپ کو واسع یعنے گنجایش والا کہا اور گنجایش جسم کی صفتون سے ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ آیت اسکے رد مین ہی نہ اسکے واسطے حجت کیونکہ منہہ اگر اُسکے لغوی معنے پر حمل کیا جاوے تو عقل کا خلاف ہی کیونکہ اگر وہ مشرق والے کے مقابل ہوگا تو محال ہی کہ اسیوقت مغرب والے کے مقابل ہوسین اسکی تاویل ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ اسکی نسبت یعنے وجہ کی جو خدا کی طرف ہوی بزرگی کے راہ سے ہی جیسے بیت اللہ یعنے اللہ کا گھر اور ناقۃ اللہ یعنے اللہ کی اونٹنی کیونکہ اس نے انکو پیدا کیا اور بنایا سو جس وجہ اور جہت کو عالم کے وجہون اور جہتون سے جو اسکی طرف پیدا کرنے اور بنانے کی راہ سے منسوب ہی اسنے ٹھہرادیا اور معین کردیا وہ قبلہ ہوا یا مراد وجہ سے قصد اور نیت ہی مثلاً۔ وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض یعنے مین نے منہہ کیا اپنا اسکی طرف یعنے قصد کیا اسکا جسنے پیدا کیا آسمان وزمین کو یا مراد فثم وجہ اللہ سے یہہ ہی کہ وہان اللہ کی رضامندیان ہین جیسے انما نطعمکم لوجہ اللہ یعنے ہم تمکو کھلاتے ہین محض اللہ

کی رضامندی کے واسطے کیونکہ کسکی رضامندی چاہنے والا تھوڑا اُسکے طرف تھوڑا
جانے والے کی طرح ہی تھوڑا تھوڑا یا مراد یہہ ہی کہ کیونکہ اسکو وجہ یا جہت
ہوگی یا کیونکر وہ جسم یا جسمانی ہوگا باوجود اسکے کہ وہ پیدا کرنے والا مکانون
اور چیزون یعنے جگھون اور جواہر اور اعراض کا ہی اور خالق کو مخلوق پر ذاتی
پیشتری اور برتری اور بزرگی ہی انتہی پس اس آیت سے یہہ ثابت ہوا کہ خدا
کے واسطے جہت نہین کیونکہ اگر اسکے واسطے جہت ہوتی تو وہی منہہ کرنیکا حکم
ہوتا اور وہ اسکا حقیقی قبلہ ہوتا اس آیت مین اسکے واسطے کسی جہت کی خصوصیت
جاننے والون کی بیہودگی بتلائی گئی اور یہہ ثابت کیا گیا ہی کہ مشرق و مغرب
اسیکی ہین پھر ایسے کے واسطے جہت ٹھہرانا اور اسکو جہت و مکان مین محدود کرنا
اسکی عظمت و جلال کو گھٹانا ہی اب اور ایک آیت کے ذکر پر عقیدۂ زید کی مخالفت
کا بیان قرآن کے ساتھ ختم کرتے ہین وہ آیت سورۂ شوری مین ہی لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیْءٌ
ترجمہ نہین اسکی طرح کا سا کوئی اور تفسیر نیشاپوری مین اس آیت کی تحت
مین ہی۔ نَفیُ المِثلیّۃِ عَنہُ بِطَرِیقِ الالتِزَامِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ لَو کَانَ لَہٗ مِثلٌ وَاللّٰہُ
تَعَالٰی شَیْءٌ لَکَانَ مِثلُ مِثلِہٖ شَیْءٌ وَہُوَ خِلَافُ نَصِّ المُخبِرِ الصَّادِقِ وَہٰذَا المُحَالُ
اِنَّمَا لَزِمَ مِن فَرضِ وُجُودِ المِثلِ لَہٗ فَوُجُودُ المِثلِ مُحَالٌ وَہُوَ المَطلُوبُ ○
یعنے خدای تعالی نے اپنی ذات سے مثلیت کی نفی کی دلالت التزامی سے
کیونکہ اگر اسکا مثل ہوتا تو اسکے مثل کا مثل شی ہوتا کیونکہ اللہ تعالی شئی

ہی اور یہہ مخبر صادق کی خبر سکے صاف خلاف ہی اور یہہ محال اسکے مثل کا وجود فرض کرنے کے باعث سے لازم آیا پس وجود مثل کا محال ہے اور پس ثابت

اور اسکے بعد کہا - وقد یستدل بالآیۃ علی نفی الجسمیۃ ولوازمہا عنہ تعالی لان الاجسام متماثلۃ فی حقیقۃ الجسمیۃ یعنے اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہین جسمیت اور اسکے لوازم کی نفی پر ذات باری سے کیونکہ اجسام حقیقت جسمیت مین ایک دوسرے کے مثل ہین انتہی پس خدا کے واسطے جسمیت کے لوازم ثابت کرنا جسمیت ثابت کرنا ہی اور جسمیت ثابت کرنا اسکے واسطے مثل ثابت کرنا ہی اور مثل ثابت کرنا اس آیت کے برضد ہی - اب ان آیتون کے معنی کی تحقیق کرتے ہین جنکو سائل نے اپنے عقیدے کی سند گردانی ہی وے سات آیتین ہین ان مین دو آیتون کی تفسیر کی نقل پر نیشاپوری سے اکتفا کرتے ہین کیونکہ مآل ان سب آیتون کا ایک ہی ہی اور حکم ان مین کی ایک آیت کا ہی وہی سب کا ہی - ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا ترجمہ تمہارا رب اللہ ہی جسنے بنائی آسمان و زمین چھہ دن مین اڑھاتا ہی رات دن پر اسکے پیچھے آتا (یہہ آیت سورہ اعراف مین ہی) اور تفسیر نیشاپوری مین اس کی تحت مین ہی - ولغیر الموسومین بالمجسمۃ والمشبہۃ فی الآیۃ قولان الاول القطع بکونہ متعالیا عن المکان والجہۃ ثم الوقوف عن تاویل الآیۃ و

تفویض علمہا الی اللہ والثانی الخوض فی التاویل وذلک من وجوہ احدہا
تفسیر العرش بالملک والاستواء بالاستعلاء ای استعلی علی الملک
وثانیہا ان استوی بمعنی استولی کقول الشاعر ۵ قد استوی
بشر علی العراق ؛ من غیر سیف ودم مہراق ؛ وثالثہا ان العرش فی
کلامہم ہو السریر الذی یجلس علیہ الملوک ثم جعل العرش کنایۃ عن نفس
الملک ویقال استوی علی سریر ملکہ اذا استقام لہ امرہ واطردوا
فی ضدہ خلاعرشہ ای انتقض ملکہ وفسد فاللہ تعالی دل علی ذاتہ و
صفاتہ وکیفیۃ تدبیرہ للعالم بالوجہ الذی الفوہ من ملوکہم ورؤسائہم
استقرت عظمۃ اللہ تعالی فی قلوبہم الا ان ذلک مشروط بنفی التشبیہ
فاذا قال انہ عالم فہموا منہ انہ تعالی لا یخفی علیہ شئی ثم علموا بعقولہم انہ
لم یحصل ذلک العلم بفکرۃ ورویۃ ولا باستعمال حاسۃ واذا قال قادر
علموا انہ متمکن من ایجاد الکائنات وتکوین الممکنات ثم عرفوا انہ غنی فی
ذلک الایجاد والتکوین عن الالات والادوات وسبق المادۃ والمدۃ
والفکرۃ والرویۃ وکذا القول فی کل من صفاتہ واذا اخبر ان لہ بیتا یحجب
علی عبادہ حجہ فہموا منہ انہ نصب موضعا یقصدونہ لمارسہم وحوائجہم کما
یقصدون بیوت الملوک والرؤساء لہذا المطلوب ثم علموا بعقولہم
نفی التشبیہ انہ لم یجعل ذلک البیت مسکنا لنفسہ ولم ینتفع بہ لدفع الحر

والبر دو اذا امرہم بتحمیدہ وتمجیدہ فہموا منہ انہ امرہم بنہایۃ تعظیمہ ثم علموا
انہ لا یفرح بذلک التحمید والتمجید ولا یحزن بترکہ والاعراض عنہ واذا اخبر
انہ خلق السموات والارض ثم استوی علے العرش فہموا منہ انہ بعد ان
خلقہا استوی علے عرش الملک والجلال ومعنی التراخی انہ یظہر تصرفہ فی
ہذہ الاشیاء وتدبیرہ لہا بعد خلقہا لان تاثیر الفاعل لا یظہر الا فے
القابل وقال ابو مسلم العرش لغۃ ہو البناء والعارش البانی قال تعالی ومن
الشجر ومما یعرشون فالمراد انہ بعد ان خلقہا قصد الی تعریشہا وتسطیحہا
وتشکیلہا بالاشکال الموافقۃ لہا۔ ترجمہ اور جن پر مجسمیت اور مشبہیت کا
داغ نہین ہی اس آیت مین انکے دو قول ہین پہلا یہہ کہ اللہ تعالی جہت
ومکان سے برتر ہی اور اسپر بات منقطع کردینا پھر آیت کی تاویل مین توقف
کرنا اور اسکا علم اللہ ہی کی طرف سپرد کردینا دوسرا قول تاویل مین سوچنا اور
یہہ کئی وجہ سے ہی پہلی یہہ کہ تفسیر عرش کی ملک سے اور استوا کی استعلاء کے
معنی سے کرنی یعنے بادشاہی پر سربلند ہو دوسری یہہ کہ استوی کے معنے غالب
آنے کے کرنا جیسے شاعر نے کہا ہی سہ بشر عراق پر غالب ہوا بغیر تلوار اور خونریزی کے"
تیسری یہہ کہ عرش عرب کے کلام مین تخت کو کہتے ہین جسپر بادشاہ بیٹھتے ہین پھر
عرش یعنے تخت سے بادشاہی کنایہ کی گئی چنانچہ کہتے ہین کہ بادشاہ اپنے
تخت مملکت پر قایم ہوا ب اسکا کام ٹھیک ہوا اور اسکا اثبات ٹھیکے

ضد سے کرتے ہین خلا عرشہ یعنے اسکا تخت خالی ہوا یعنے اسکا ملک ٹوٹ گیا اور اسمین فساد پڑا اللہ تعالی نے اپنی ذات اور صفات اور اپنی تدبیر کا طور عالم کے کار و بار مین انکو اس ڈھب پر بتلایا جسکو انھون نے سیکھا تھا اپنے پادشاہون اور حکام سے اللہ تعالی کی عظمت نے انکے دل مین قرار پکڑا اگرچہ یہہ بات مشروط ہی تشبہ کی نفی کے ساتھ سو جب کہا جاننے والا ہون تو معلوم کیا اسپر کوئی چیز چھپی نہین ہی پھر اپنی عقل سے جانا کہ یہہ علم اسکو سوچنے اور نظر کرنے سے حاصل نہین ہوا نہ کسی حاسے کو کام مین لانے سے اور جب کہا مین قدرت رکھتا ہون تو جانا کہ کائنات کا پیدا کرنا اور بنانا اسکے اختیار مین ہی پھر معلوم کیا کہ اس پیدا کرنے اور بنانے مین وہ آلے اور اسباب اور مادہ کی تیاری اور مدت اور سوچ اور نظر سے مستغنی ہی اور اسی طرح ہم اسکی ہر صفت مین کہتے ہین اور جب یہہ خبر دی کہ اسکا ایک گھر ہی اسکے تمام بندون پر اس گھر کا حج واجب ہی سمجھا کہ اسنے ایک گھر کی تعریف کرتا ہی اپنے مقصود اور حاجت کے واسطے جسکا قصد کرتے ہین جیسے اس مطلب کے واسطے بادشاہون اور رؤسا کے گھر کا قصد کرتے ہین پھر اپنی عقل سے تشبیہ کی نفی جانی اور جانا کہ اسنے اس گھر کو اپنا سکونت گاہ نہین بنایا نہ اس سے فائدہ لیتا ہی گرمی اور سردی سے بچنے کا اور جب انکو حکم کیا اپنے تعریف اور بزرگی کرنیکا اس سے سمجھا کہ اسنے اپنی نہایت تعظیم کرنے کا حکم کیا ہی پھر جانا کہ وہ اس تعریف اور بزرگی کرنے سے خوش نہین ہوتا نہ اسکو ترک کرنے اور اس سے درگذرنے

سے رنجیدہ ہوتا ہی اور جب خبر دی کہ اسنے آسمان و زمین بنائے پھر تخت پر بیٹھا
تو اس سے سمجھا کہ وہ بعد انکے بنانے کے پادشاہی اور جلال کے تخت پر بیٹھا اور معنے
تراخی کے یعنے تخت پر بیٹھنا پیدا کرنے کے پیچھے لانے کے یہہ ہین کہ اسکا تصرف ان
چیزون مین اور تدبیر اسکے انکے لئے انکے پیدا کرنے کے بعد ہی کیونکر فاعل کی تاثیر
ظاہر نہین ہوتی مگر اس مین جو قابل ہی یعنے جب تئے چیزین نہین بنی تو قابل
تاثیر ہوین ابو مسلم نے کہا عرش لغت مین بنانے کو کہتے ہین اور عارش بنانے
والا ہی اللہ تعالی نے فرمایا ومن الشجر ومما یعرشون یعنے درخت سے اور اس سے
جسکو وے بناتے ہین مراد اس سے یہہ ہی کہ اسنے بعد پیدا کرنے انکے انکو بنانے
اور ہموار کرنے اور انکے لایق اشکال بنانے کا قصد کیا انتہی اقول قرآن مین بیا
کئے جگہہ عرش تخت کے معنے سے وارد ہی چنانچہ سورۂ نمل مین من یاتینی بعرشہا
یعنے مجھکو اسکا تخت کون لا دیگا اور اسی سورے مین ہی اھکذا عرشک
کیا ایسا ہی تیرا تخت تھا اور سورۂ یوسف مین ہی فرفع ابویہ علی العرش
اپنے ماباپ کو تخت پر اٹھایا یعنے تخت رواں پر اور کئی موضعون مین یہہ لفظ
اسی معنی سے وارد ہی پس تاویل مذکور کے تیسری وجہ مین جو تفسیر مذکور مین
عرش کے معنے بتلائے گئے قرآن کے معنے کے مطابق ہین اور سب وجہون
کی تاویل عرف و محاورہ اور لغت سے صحیح ہی چنانچہ عرش کے مادے مین جو
شیخ مجدالدین فیروزآبادی نے قاموس مین کہا اسکی تائید مین ہے

العَرشُ عرشُ اللہ تعالی ولا یُحدُّ اَوْ یاقوتٌ احمر یتلألأ من نورِ الجبار تعالی وسریرُ الملک و قوامُ الامر الخ یعنے العرش اللہ تعالی کا عرش ہی اسکا حد کیا نہین جاتا یعنے اسکی حقیقت معلوم نہین یا وہ یاقوت سرخ ہی جبار تعالی کے نور سے چمکتا اور بادشاہ کا تخت اور زور قوام امر یعنے کام کا ٹکا دار استوی کے معنے بھی جو قاموس مین مذکور ہین انہین معنون کے موافق ہین جو تفسیر مذکور کی عبارت مین ہین چنانچہ استوی اعتدل و الی السماء صعد او عمد و قصد او اقبل علیہا و استولی یعنے استوی سیدھا بیٹھا اور آسمان کی طرف چڑھہ گیا یا متوجہ ہوا اور قصد کیا یا اسکی طرف رخ کیا اور غالب آیا اور سورہ ملک مین اس آیت کی تحت مین تفسیر مذکور مین ہے ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض و استدلال المشبہۃ بقولہ من فی السماء ظاہر واہل السنۃ یتأولونہ بوجوہ منہا قول ابی مسلم ان العرب کانوا یقرون بوجود الالٰہ لکنہم یزعمون انہ من فی السماء فقیل لہم علی حسب اعتقادہم ءامنتم من یزعمون انہ فی السماء ومنہا قول جمع من المفسرین ءامنتم من فی السماء ملکوتہ او سلطانہ او قہرہ لان العادۃ جاریۃ بنزول البلاء من السماء ومنہا قول اخرین ان المراد جبرئیل یخسف بہم الارض بامر اللہ۔ ترجمہ استدلال مشبہہ کا اس فرمودہ سے یعنے وہ جو آسمان مین ہی ظاہر ہی (یعنے اس آیت سے مشبہہ کا آسمان مین ہونا ثابت کرتے ہین جیسے سائل مذکور کا مذہب ہی) اور اہل سنت اسکی تاویل

کرتے ہین کئی وجہون سے ان وجہون مین ابو مسلم کا قول ہی کہ عرب خدا کے وجود کے قایل تھے لیکن وہ اسکو من فی السماء یعنے جو آسمان مین ہی زعم کرتے تھے سو انکے اعتقاد موافق انکو کہا گیا کہ کیا تم نڈر ہوے اس سے جسکے آسمان مین ہونیکا زعم کرتے ہو اور انھین وجوہ سے ہی قول مفسرون کی ایک جماعت کا کہ کیا تم نڈر ہوے اس سے جسکی بادشاہی اور حکومت اور زور آسمان مین ہی کیونکہ بلا آسمان سے اترنے کی عادت جاری ہی اور انہین وجوہ سے ہی دوسرون کا قول کہ مراد جبرئیل ہین جو اللہ کے حکم سے انکو زمین مین دھسا دیتے ہین پس ثابت ہوا کہ مشبہہ ومجسمہ اور انکے پیرو دن کو ان آیتون سے کچھ سند نہین ملتی اور یہہ ثابت کیا گیا کہ کئی آیتون سے انکا یہہ عقیدہ مردود ہی قولہ دلائل اس عقیدے کے حق تعالی نے قرآن مجید مین سات جگہہ عرش پر مستوی ہونیکا بیان فرمایا اور استوا خدا کا معلوم ہی اور کیفیت مجہول اور ایمان اسپر واجب اور انکار کفر اہنی استوا کے لفظ سے جو معنی مفہوم ہوتے ہین خدا کی جناب کے لایق نہین اور وے سات آیتین جن مین خدا تعالی کے استوا کا ذکر ہی باتفاق اہل سنت وجماعت متشابہ ہین پس انکے ظاہری معنے مراد نہین اور ان مین تاویل ہی اور استوا کی آیتون کی تاویل کا بیان کئی بار اوپر گذرا پھر استوی کا لفظ خدا کی جناب مین معلوم معنی سے محمول ہی کہنا جیسے سائل کی تقریر کا مآل ہی باطل ہی اور اسکی جناب مین بے ادبی ہی وہ جو امام جعفر صادق اور

امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے اقوال سے کہ الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنے استوا معلوم اور کیف مجہول ہی اپنے معتقد مسئلے کے اثبات پر استدلال کیا ہی باطل ہی کیونکہ مراد ان بزرگواروں کی الاستواء معلوم سے یہہ ہی کہ لفظ استوا کے معنے عرف ولغت سے معلوم ہین اور کیف مجہول کہنے سے اسکی نسبت خدا کی طرف معنی لغوی سے جایز نہونا ہی جیسے آگے کئی بار بتلا گیا جب کیف کی نفی ہوئی تو جہت ومکان کی نفی ہوی کیونکہ وہ کیف ہی یعنے جو استوا کہ ہمارے عرف ولغت مین متعارف ومعلوم ہی خدا کے واسطے جائز نہین کیونکہ اسکو کیف ہی اور کیف اسکی جناب کے لایق نہین پس عربی محاورے موافق یہہ استوا دو ن استوا ہی یعنے ہم جسکو استوا کہتے مین وہ نہین بلکہ اور استوا ہی جو اسکی صفت ہی پس لفظ اپنے ظاہری معنی سے پھر جاکے صفت ہوا اور یہہ تاویل اجمالی ہی نہین تو جو استوا کہ لغت ومحاورہ اسپر دلالت کرتا ہی اس سے کیف منفک ہونا محال ہی پس جب کیف کی نفی ہوئی تو حقیقی استوا کی نفی بھی ہوی پھر اگر استوا کا اثبات کرین تو استوائے تاویلی ہوگا نہ وہ جو عرف ولغت ومحاورہ سے مفہوم ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ قول مذکور سے لفظ استوا کے تاویلی یا مجازی معنے خدا کے واسطے ثابت ہوتے ہین یہہ قول تو اس قائل کے رد مین ہی جہل مرکب سے اسکو اپنے دعوے کے اثبات مین لایا ہی۔ قولہ والجحود بہ کفر یعنے اسکا

انکار کفر ہی انتہی ہان قرآن مین استوا کے لفظ کا اطلاق خدا کی جناب مین وارد ہے
اسکا انکار البتہ ظاہر قرآن کا انکار ہی اور یہہ منجر بکفر ہی نہ اسکے مفہوم سے جو جناب
باری کی شان کے لایق نہین تنزیہ کرنا یہہ تنزیہ تو ہر مکلف پر واجب ہی جیسے
آگے متواتر بتلایا گیا **قولہ** معنی استوا کے از روی عرف و محاورۂ عرب کیا معلوم
ہین سو سلف و خلف کی تفسیرون سے ظاہر ہی چنانچہ بخاری مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے
علا کے معنی مروی ہین اور ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے ثم استوی الی السماء مین
ارتفع کے معنے منقول ہین اور امام محی السنہ نے تفسیر معالم التنزیل مین اسی آیت
کے تحت مین لکھا ہی کہ اکثر مفسرون کے پاس معنی استوی کے ارتفع ہین اور تحت
مین ثم استوی علے العرش کے لکھا ہی کلبی اور مقاتل نے کہا استقر اور ابو عبیدہ
نے کہا صعد اور شاہ ولی اللہ محدث نے قرار گرفت اور شاہ رفیع الدین صاحب
نے قرار پکڑا اور شاہ عبد القادر صاحب نے بیٹھا اور قایم ہوا ترجمہ کیا ہی انتہی
ہان یہ سب استوا کے لفظ کے معنے ہین مختلف محاورون اور لغات مین ایک
محاورے سے دوسری محاورے مین یا ایک لغت سے دوسری لغت مین ترجمہ یا تفسیر
کرتے تب بغیر اسطرح کہے کے گزیر نہین کیونکہ یہ الفاظ استوی کے لفظ کے
مترادف یعنی ہم معنے ہین اگرچہ لغت اور محاورے جدے ہون اُن مین سے
کسیکی نسبت خدا کی جناب مین بغیر تاویل اجمالی یا تفصیلی کے جایز نہین جیسے آگے
معلوم ہو چکا وہ جو کہا ان سات آیتون سے حق تعالی کا فوق عرش ہونا ثابت

ہوتا ہی انتہی خدا تعالیٰ کا فوق عرش ہونا اسکی صفت ہی جیسے اکابر اہل سنت
کا مذہب ہی نہ بالذات اور جہت کے ساتھ جو اجسام کے عوارض سے ہی جیسے
مجسمہ اور مشبہہ کا عقیدہ ہی چنانچہ امام الفقہاء والمحدثین سخاوی نے کہا کہ اما
استوائہ تعالیٰ علے العرش و فوقیتہ فصفۃ لہ فقط لا استوائہ و فوقیتہ بالذات
والجھۃ کما قال المجسمۃ یعنے اللہ تعالیٰ کا استوا عرش اور فوقیت اسکی
ایک صفت ہی فقط نہ اسکا استوا اور فوقیت بالذات اور جہت کے ساتھ
جیسے مجسمی کہتے ہین **قولہ** سید الاولیا والعرفا سید عبدالقادر جیلانی نے
غنیۃ الطالبین اور شیخ ابن القیم نے اغاثۃ اللھفان مین اور شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ کے باب التیسیر مین خدا کے واسطے جہت فوق ثابت
کیا ہی انتہی **اقول** بلکہ شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ کے قول سے کتاب
مذکور مین خدا تعالیٰ کی ذات سے حقیقی جہت کی تنزیہ ثابت ہوتی ہی چنانچہ
وہ قول یہ ہی ومنھا ان الشارع لم یخاطبھم الا علی میزان العقل المودع
فی اصل خلقتھم قبل ان یتعاطوا دقایق الحکمۃ والکلام والاصول فاثبت
لنفسہ جھۃ فقال الرحمن علے العرش استوی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لامرأۃ سوداء فاشارت الی السماء فقال ھی مومنۃ یعنے اسی باب سے
ہی (یعنے آسانی کے باب سے) کہ شارع نے انسے خطاب نہین کیا مگر اس عقل
کی میزان پر جو انکی اصل خلقت مین رکھی گئی ہی اس سے پیشتر کہ وے حکمت کے دقیقے

اور کلام اور اصول محنت کرکے سیکھیں بس اپنے لئے ایک جہت ثابت کی سو کہا الرحمن
علی العرش استوی یعنے رحمان نے عرش پر استوی کیا اور پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک سیاہ عورت سے سو اشارہ کیا اس نے آسمان کی طرف کہا یہ مومنہ ہی انتہی شاہ
صاحب رحمہ اللہ کا یہہ قول بھی اس مدعی کے زعم کے برخلاف ہی کیونکہ انھون نے جو جہت
کا ذکر کیا عوام کے بادی النظر کی بات ہی جو حکمت و کلام و اصول سے معرا ہین بس
ان علوم سے واقف ہونے مین اسکا انکار ہی اور عقیدے کی بنا اصول پر ہوتی ہی
اور اصول سے یہہ ثابت ہی کہ اللہ تعالی تمام جہات سے منزہ ہی چنانچہ فاینما تولوا
فثم وجہ اللہ کی آیت اسپر ناطق ہی جیسے اوپر بتلایا گیا اور خود شاہ صاحب قدس سرہ
نے قول جمیل کی فصل تربیۃ السالکین مین فرمایا یہان اس عبارت کو مع ترجمہ مولوی
خرم علی صاحب رحمہ اللہ کے شفاء العلیل سے لکھہ دیتے ہین منزہ عن جمیع سمات النقص
والزوال من الجسمیۃ والتحیز والعرضیۃ والجہۃ والالوان والاشکال۔ ایسا واحد ہی
جو پاک ہی نقصان اور زوال کے سب عیبون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی
اور عرض ہونے اور جہت مین سمانے اور لوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت
سے منزہ ہی پس قول مذکور شاہ صاحب قدس سرہ کا جو مدعی نے ذکر کیا موافق قاضی
عیاض و امام نووی کے قول کے ہی جو جہت سما کو داعین یعنی دعا کرنے والون کا قبلہ
کہا ہی چنانچہ حدیث مذکور کی تحت مین جو شاہ صاحب کے قول مین ہی امام نووی نے
شرح مسلم کے باب تحریم الکلام فی الصلوۃ مین کہا ولیس ذلک لانہ منحصر فی

السماء کما انہ لیس منحصرا فی جہۃ الکعبۃ بل ذلک لان السماء قبلۃ الداعین کما ان الکعبۃ قبلۃ المصلین یعنے یہہ بات اسواسطے نہتی کہ وہ اسمان مین منحصر ہی جیسا وہ کعبہ کی جہت مین منحصر نہین بلکہ وہ اسواسطے تھی کہ اسمان قبلہ ہی دعا کرنے والون کا جیسا کعبہ قبلہ ہی نماز پڑھنے والون کا۔ اور اسی قبیل کا کلام ہی حجت الاسلام شیخ نظام نیشاپوری کا چنانچہ سورۂ آل عمران کی آیہ ہو الذی انزل علیک الکتب منہ ایات محکمات الخ کی تفسیر مین کہا وھھنا سبب اقوی وہو ان القران کتاب یشتمل علے دعوۃ الخواص والعوام وطبایع العامۃ تنبوا فی الاغلب عن ادراک الحقایق فمن سمع منہم فی اول الامر اثبات موجود لیس بجسم ولا متحیز ولا مشار الیہ ظن ان ہذا عدم و نفی فوقع فی التعطیل فکان الاصلح ان یخاطبوا بالفاظ دالۃ علے بعض ما توہموہ وتخیلوہ مخلوطا بما یدل علے الحق الصریح فالاول وہو الذی یخاطب فی اول الامر من باب المتشابہات والثانی وہو الذی یکشف لہم اخر الحال من قبیل المحکمات یعنے یہان ایک اور سبب قوی تر ہی (قرآن محکم اور متشابہ ہونے کے سببون مین) وہ یہہ ہی کہ قرآن ایک کتاب ہی مشتمل خواص اور عوام کی دعوت پر اور عوام کی طبیعت غالبا حقایق کے ادراک سے اچٹتی ہی پھر اگر کوئی انمین چہوٹتے یہہ سنتا کہ ایک موجود ہی نہ جسم نہ متحیز یعنے کسی جگہہ جا گیر نہین اور نہ اسکی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو نیست اور نابود جانتا اور تعطیل مین پڑتا سو مناسب ہوا کہ ایسے الفاظ کے ساتھہ خطاب کئے جاین جو دلالت کرتے ہین کچھہ ان باتون پر جنکا انکو واہمہ

اور خیال ہی مخلوط ان باتون کے ساتھ جو حق صریح پر دلالت کرتی ہین پہلی بات متشابہات
کے باب سے ہی شروع مین خطاب کرنے کے مقدمے مین اور دوسری بات محکمات کے باب
سے ہی جو آخر حال انپر منکشف ہوتی ہی۔ شاہ صاحب قدس سرہ کے قول مذکور کا اور
اس قول کا ایک ہی مطلب ہی اگرچہ بیان جدا ہی لیکن حیف انپر کہ باوجود حکمت و
کلام و اصول سے واقف ہونیکا ادعا رکھنے کے خدا کے واسطے جہت و مکان ثابت
کرتے ہین اور زعم کرتے ہین کہ اسکے واسطے کیف ثابت نہین کیا اور جہت و مکان
ثابت کرنا کیف کا اثبات ہی اس سے کیف کیونکر منفک ہوگا اسیواسطے قاضی عیاض
و امام نووی نے انکے رد مین تشنیع کی سو کہا وَهَلْ بَيْنَ التَّكْيِيفِ وَاِثْبَاتِ الْجِهَاتِ
فرق۔ یعنے کیف کے اثبات کرنے اور جہات کے اثبات کرنے مین کیا کچھ فرق ہی
انتہی وہ جو زعم کیا کہ غنیۃ الطالبین حضرت قطب الاقطاب شیخ عبد القادر جیلانی
کی کتاب ہی غلط ہی شیخ عبد الحق دہلوی نے اس کتاب کا فارسی ترجمے مین ثابت
کردیا ہی کہ وہ کتاب اس جناب کی تصنیفات سے نہین ہی کسی نے حضرت شیخ کے
نام سے وضع کیا ہی قطع نظر اسکے کتاب مذکور مین بھی خدا کے واسطے جہت
حقیقی کے اثبات کی سند نہین ہی ہان داعی کے واسطے اسمان کی جہت قبلہ
ہونے پر البتہ اس مین سند ہی یہہ ابن القیم کی کتاب کی سند لایا ہی ہان
ابن القیم اور انکے استاد ابن تیمیہ کا میلان مشبہہ کیطرف ہونا بعینہ یہی ہی
دونو خدائے تعالی کو بالذات عرش پر قایم ہی سمجھتے ہین اور اسکے واسطے۔

جہت فوق بلاکیف بھی ثابت کرتے ہین لیکن ابن القیم نے اغاثۃ اللفہان مین جو تقریر کی ہی
اس سے استوا بالذات وجہت کا مسئلہ بالکل مردود ہوجاتا ہی چنانچہ امام رازی کی طرح
کہتا ہی۔ نقولُ فی الاثباتِ الرحمنُ علی العرش استویٰ۔ والیہ یصعدُ الکلمُ الطیبُ
وفی النفی لیس کمثلہٖ شیٔ ولا یحیطون بہٖ علماً یعنے ہم اثبات مین کہتے ہین کہ رحمان نے
عرش پہ استوا کیا اور اسکی طرف ستھری باتین چڑھتی ہین اور نفی مین کہتے ہین کہ اس سے
کوئی چیز نہین اور اسکو علم سے گھیر نہین سکتے اس سے ظاہر ہی کہ اس قائل نے اگلی دو متشابہ
آیتون کے ظاہر سے جو استوا ثابت کیا تھا پچھلی آیت محکم کے مضمون سے اسکی نفی کرتا ہی
پس اس قائل کے قول سے خدا کے واسطے استوای حقیقی لغوی کی نفی ہی پھر کسطرح اسکے
واسطے استوا بالذات والجہۃ ثابت کرسکیگا **قولہ** اور امام امجد حضرت سید احمد قدس سرہٗ
نے صراط المستقیم مین ضمناً ذکر کلمہ طیبہ کے فرمایا و بلفظ الا اللہ بجانب فوق بالای
عرش مجید ضرب کند و ایضاً و در ضرب الا اللہ اشارہ بذات بحت نماید کہ منطوق
کلام مجید است الرحمن علی العرش استوی انتہی اس ارشاد سے
یہہ ثابت ہوتا ہی کہ الرحمن علی العرش استوی سے مراد محض اللہ کی ذات ہی یعنے
رحمان تخت نشین نہ عرش پر بیٹھا جیسے سورۂ طہ مین اس آیت شریف کا مضمون دلالت
کرتا ہی چنانچہ موضح القران مین اس آیت کا یون ترجمہ ہی الرحمن علی العرش استوی
وہ بڑی مہر والا ہی تخت کے اوپر قایم ہوا اور سب مفسرون نے یہی معنے کئے ہین کہ
اس جگہہ الرحمن علی العرش استوی کا پورا جملہ صفت واقع ہوا ہی۔ من خلق الارض

والسموٰاتِ العُلیٰ کی یعنے خالق ارض و سماوات کی صفت ہی اسطرح کہ تنزیلاً ممن خلق

الارض والسموٰاتِ العُلیٰ الرحمٰنُ علی العرشِ استوٰی - ترجمہ اتارا ہی اس شخص کا جسنے
بنائی زمین اور آسمان اونچے وہ بڑی مہر والا ہی تخت کے اوپر قایم ہوا اور تفسیر نیشاپوری
مین اس آیت کی تحت مین ہی والبحثُ فی الاستوٰاءِ علی العرشِ من جانبی المشبہۃ والموحدۃ
قد مرّ مشبعاً یعنے استواء علی العرش کے مقدمے مین مشبہین اور موحدین کے درمیان جو
تکرار ہی اسکا ذکر پورا گذرا انتہی - جسکا خلاصہ ہم نے اوپر بیان کر دیا اور حضرت سید
صاحب موحدون کے پیشوا ہین نہ مشبہین کے مقتدا اوسے اثر جو اس مظہر ہدایت کو مظہر ضلالت
ٹھہرانے کی سعی نامشکور کرتے ہین ان ظالمونکی تکذیب مین ارشاد اس برگزیدۂ حق کا مراقبۂ
معیت کے باب مین حجت قاطعہ ہی چنانچہ صراط المستقیم مین ہی و در دائرہ اولی مراقبۂ
معیت ذات پاک او سبحانہ تعالیٰ کند و باینطور شروع نماید کہ ذات پاک او را باوجود
بیچونی و بیچگونی و تقدس از مکان و جہت نزدیک و ہمراہ خود داند و خود را از وے
دور و غائب نہ پندارد بلکہ شریک شامل در کارہاے خود انگارد یعنے پہلے دائرے
مین مراقبہ حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پاک کی معیت کا کرے اور اسطرح شروع کرے کہ اسکی
ذات پاک کو باوجود بیچونی و بیچگونگی اور مکان و جہت سے پاک ہونے کے اپنے نزدیک اور اپنے
ساتھ جانے اور آپکو اس سے دور اور غائب نہ سمجھے بلکہ اسکو اپنے کامون مین شریک اور
شامل جانے انتہی اس سے ظاہر ہی کہ اس سید برحق کے عقیدے مین خدا جہت و مکان سے
منزہ ہی پھر کیونکر اس شخص کی نسبت اس برگزیدہ کی طرف صحیح ہوسکیگی جو اسی ذات

باری کے واسطے جہت ومکان ثابت کرتا ہی یا جہت ومکان کی تنزیہ کو بدعت جانتا
ہی **قولہ** قرآن واحادیث اور ائمہ سلف وخلف کے اتفاق سے حق تعالی عرش کے
اوپر ہونا ثابت ہی اور ثبوت ید وجہ کا مثل سمع بصر اور احاطہ وقرب ومعیت علمی ہونے
کا قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ سلف وخلف سے ظاہر ہی سو اہل علم پر پوشیدہ نہیں
پس استوا ید وجہ وغیرہ مین حقیقت ومجاز ہر دو خالی کر دیکر مراد انکی خدا پر سونپنا اور
الفاظ مجہول المعنی کو صفت ٹھہرانا اور اسکو سلف کا مذہب قرار دینا ان الفاظ کو
حقیقت سے پھیر دیکر مجاز کے معنی بتلانا اور علو حقیقی علو کا انکار کرکے مرتبے کا علو ثابت
کرنا کذب اور خلاف کتاب وسنت ہی انتہی اس پوچ عبارت مین اہل سنت وجماعت
کے دونو مذہبون پر تشنیع کرتا ہی اور اپنے مجسمی عقیدے کی تہمت سلف صالح پر جمانا
ہی ہمنے آگے ثابت کر دیا کہ آیات متشابہات کے باب مین اہل سنت وجماعت کے دو ہی
مذہب ہین پہلا مذہب جو اکثر سلف اور بعض خلف کا ہی کہ استوا ید وجہ ساق
قدم عین وغیرہ کے حقیقی معنے سے اللہ تعالی کی تنزیہ کرکے اسکے مرادی معنے کا علم
خدا تعالی ہی کی طرف تفویض کر دینا اور دوسرا مذہب مناسب مقام تاویل کرنا ہی
جیسے اوپر بتحقیق بتلایا گیا اور یہہ ثابت کیا گیا کہ ان دونو مذہبون کی حقانیت قرآن
سے ثابت ہی اور مفتیان از ہر نے بھی اسیکو موکد کیا مگر قایل مذکور کا جہل مرکب
اسکو سوجھنے نہین دیتا کہ اپنے منہہ سے جو نکلتا ہی اپنے ہی دعوے کو باطل کرتا ہے
قولہ جناب مولانا محمد اسمعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ نے ایضاح الحق مین بیچ بیان

مسئلۂ اولی کے جہت و مکان کی تنزیہ اور متشابہات کی تاویل اور اثبات رویت بلا جہت و محاذات وغیرہ بدعات حقیقیہ مین شمار کیا ہی انتہی یہہ افترا ہی اس شہید مرد داعی حق پر مطلب مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہی یہہ اسکو برہم کرکے اپنے عقیدۂ باطل کی سند گردانتا ہی سـ۵ـے کیسا مطلب ننگین کیا ہی جسنے شہید کو سخن شناس کے نزدیک کم نہین زیزید ٹو اس قول کو ایضاح الحق سے بعینہ نقل کردیتے ہین اور تحقیق اسکے مطلب کے تبلاتے ہین اور چوری اس مدعی کی جو قول فاضل ہین مولانا رحمہ اللہ کے قول مذکورین کی ہی ظاہر کرتے ہین چنانچہ۔ وہمچنین مسئلۂ تجرد واجب و لبساطت او تعالی بحسب ذہن یعنے تنزیہ او تعالی از زمان و مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی و مبحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابہات و اثبات رویت بلا جہت و محاذات و اثبات جوہر فرد و ابطال ہیولی و صورت و نفوس و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلۂ تقدیر و کلام و قول بصدور عالم بر سبیل ایجاب و اثبات قدم عالم و امثال آن از مباحث فن کلام و الٰہیات فلاسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقاید دینیہ میشمارد و لا درین جز و زمان در بدعات حکمیہ البتہ مندرج است چہ سعی در ادراک حقیقت آن و اہتمام بتنقیح آن و معدود شدن صاحب آن در زمرۂ علماء دین و حکماء ربانین و تبجح بآن در مقام فکر کمالات دینیہ در عرف عوام بلکہ در کلام خواص ہم دائرہ سائر است ترجمہ اور اسی طرح مسئلۂ واجب تعالی کے مجرد اور بسیط ہونیکا

ذہن کی راہ سے (یعنے آدمی کی سمجھ موافق) یعنے تنزیہ اللہ تعالی کی زمان و مکان جہت و
ماہیت اور ترکیب عقلی سے اور مبحث (یعنے کلام مرتب) عینیت اور زیادت صفات
اور متشابہات کی تاویل کے باب مین اور اثبات رویت بلا جہت و مقابلہ اور اثبات
جوہر فرد اور باطل کرنا ہیولی و صورت و نفوس و عقول کا یا اسکا برعکس اور کلام تقدیر
کے مسئلے مین اور کلام اور قول عالم وجوب کی راہ سے صادر ہوتے ہین اور اثبات عالم
کے قدیم ہونیکا اور اسطرح کی باتین مبحثون سے فن کلام اور فلسفیون کے الہیات سے یہہ سب
حقیقی بدعتون کی قبیل سے ہین اگر یہہ کلام والا مذکور عقیدون کو عقاید دینیہ کی جنس سے
شمار کرتا ہی نہین تو اس زمانے مین حکمی بدعتون مین البتہ مندرج ہین کیونکہ سعی انکی حقیقت
کے پانے مین اور اہتمام انکی تنقیح مین اور انکا جاننے والا علماء دین اور حکماء ربانی مین شمار ہونا
اور دینی کمالات مین اسکی طرح ہونا عوام کی عرف بلکہ خواص کے کلام مین بھی جاری ہی اخیر
یہہ مسئلہ ذہنی دلائل سے ایک خاص مقدمہ ثابت کرنے یا نفی کرنے کے بابت مین ہی
جسکی شریعت محتاج نہین پھر ایسے مدلل کلام کو دینی عقاید سے شمار کرنا البتہ بدعت
ہی کیونکہ ایسی باتون کی تکلیف شریعت مین نہین ہی چنانچہ مولانا کا یہہ قول اسپر دال
ہی. بہ سعی دراک حقیقت آن و اہتمام بتنقیح آن و معدود شدن صاحب آن در زمرہ
علماء ... الخ پس ثابت ہوا کہ ذہنی دلائل قایم کرنا ایسے مسئلون کے اثبات یا نفی مین اور
ان دلائل سے مرتب کلام کو عقاید دینیہ سے شمار کرنا مولانا کے پاس بدعت حقیقیہ ہی
اور دینی عقاید سے شمار نہ کرے "بدعت حقیقیہ نہین لیکن یہہ بات بدعت حکمیہ ہونے کے

واسطے انہون نے اس زمانے کے عرف کا قید دو وجہون سے کیا ہی پہلی وجہ اہل علم کا اہتمام
انکی تنقیح مین اور سعی معروف کرنا انکی حقیقت پانے مین۔ دوسری وجہ ان دلایل کی
حقیقت جاننے والا علماء دین مین شمار ہونا اور سکی مدح دینی کمالات مین مذکور ہونا۔
حاصل مولانا کی تقریر کا یہ ہی کہ اگر کوی ان مسائل ذہنیہ کو دینی عقاید سے نہ جانے اور
انکی حقیقت کے پانے مین سعی معروف نکرے اور اہتمام انکی تنقیح مین نکرے اور عوام و
خواص مین ایسے اہتمام وسعی کرنے والے کو علماء دین کے زمرے مین شمار کرنیکا عرف نہو تو
یہہ بات بدعت حکمیہ بھی نہین ہی یہہ حکمت ذہنی کا مسئلہ نہ فقط تنزیہ جہت ومکان کی
خدا تعالی کے لئے جو قرآن سے ثابت ہی اور اہل سنت وجماعت کے سلف وخلف کا
متفق علیہ مذہب ہی جیسے لگے مبرہن ہوا کیونکہ فقط اصطلاح تنزیہ کرنے مین کیا سعی ان
چیزون کی ادراک حقیقت مین ہی اور کیا اہتمام انکی تنقیح مین ہی اور ایسی تنزیہ
کرنے والا کب علماء کے زمرے مین گنا جاتا ہی اور عوام وخواص مین دینی کمالات کی راہ سے
کہان اسکی مدح ہوتی ہی اور حضرت امام اور حضرت سید محمد صاحب قدس سرہ کا یہی عقیدہ
ہونے پر صراط مستقیم کی عبارت جو اوپر مذکور ہوی حجت قاطعہ ہی اور مولانا
اسمعیل شہید رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہونے پر وہی عبارت حجت ہی کیونکہ انہین کے قلم
زبان سے وہ کتاب تالیف پائی ہی اور جو کچھ اسمین ہی اپنے پیر ومرشد کا ارشاد برحق
جانکر لکھا ہی انکے سوا مولانا کے قول مذکور سے تنزیہ جہت ومکان محدث ہونا
ثابت نہین ہوتا بلکہ اثبات جہت ومکان محدث ہونا انکے قاعدہ کلیہ سے جسمین

انھون نے اپنے رسالہ ایضاح الحق مین بدعت کی تمیز کی میزان لکھی ہی ثابت ہی چنانچہ
عبارت کتاب مذکور کی اس مقدمے مین یہہ ہی - بالجملہ خلاصۂ مفہوم محدث اینست کہ
ہر چیزیکہ در زمان برکت نشان جناب رسالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام نخود وآن چیز بوجود
آمدہ باشد ونہ نظیر آن ودر قرون ثلثہ نہ خود آنچیز بلا نکیر مروج گشتہ ونہ نظیر آن پس
ہمان چیز محدث است ترجمہ الحاصل خلاصہ محدث کے معنی کا یہہ ہی کہ زمان برکت
نشان مین جناب رسالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام کے جو چیز کہ نہ آپ موجود تھی نہ اسکا
نظیر اور تینون زمانون مین نہ وہ چیز بغیر اعتراض کے مروج ہوئی نہ اسکا نظیر سو وہی چیز محدث
ہی انتہی پس ایسی چیز کے انکار کے واسطے دلیل ضرور نہین وگر نہ کسی چیز کے محدث ٹھہرانے
کے واسطے قاعدۂ کلیہ باقی نہین رہتا جسپر مولانا رحمہ اللہ نے محدث کی تعریف کی بنا
کی تھی پس قطع نظر ان دلائل قطعیہ کے جو آگے مذکور ہوے مولانا شہید رحمہ اللہ کے اس قاعدۂ
کلیہ سے بھی خدا کے واسطے اثبات جہت ومکان بدعت ہی اور بدعت عقیدے کی علی الخصوص
ذات وصفات مین مولی کی ضلالت ہی پھر ایسے ضلالت کے عقیدے کی برائی سے مسلمانون
کو آگاہ کرنا اثبات جہت ومکان خدا کے لئے گمراہی ہی مولانا کے ارشاد سے جو کتاب
مذکور مین ہی واجب ہی علی الخصوص ایسے وقت کہ مجسمہ ومشبہہ اس ذات پاک کے لئے
یہہ نقص ثابت کرتے ہین اہم واجبات سے ہی پھر کیونکر ایسی مشروع بات سے خدا کی تنزیہ کرنا
مولانا کے قول سے بدعت ہوگا جسنے فی الجملہ عقل سے ایضاح الحق کو دیکھا ہوگا ہرگز
ایسا نہ کہیگا **تنبیہ** ثانی مذہب زید نے قول فاصل مین ایضاح الحق کی

عبارت کی نقل میں چوری کی ہی سو اپنے زعم کے برخلاف جان کے اس عبارت کو (والا درین جزو زمان) کو حذف کر دیا ہی **قولہ** بدستور امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے کتاب التفرقہ بین الاسلام والزندقہ مین نفی جہات ستہ کی اور ذات حق نہ داخل عالم نہ خارج عالم کہین ہنونے کی بات بدعت ہونے پر تصریح کی ہی انتہی یہہ امام غزالی پر صرف تہمت ہی قول فاصل مین غزالی کے ساتھ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر بھی یہہ افترا کیا تھا جب یہان اس دروغ پر رسوا ہوا تو امام احمد کا نام چھوڑ کے ابلہ فریبی سے دور دراز کے لوگون کے پاس اس استفتا مین فقط غزالی پر یہہ افترا کرتا ہی چنانچہ قول فاصل کے ۷، ۸ صفحہ مین کتاب التفرقہ بین الاسلام والزندقہ سے ایک عربی عبارت نقل کر کے اسکا ترجمہ جو کیا ہی ہم اسکو عربی عبارت مذکور کے ساتھ بعینہٖ لکھدیتے ہین **قولہ** چنانچہ امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے کتاب التفرقہ بین الاسلام والزندقہ مین بدعت ہونے پر تصریح کر دی ہی۔ یقول الحنبلی اثبات الفوق للہ تعالی مشہور عند السلف ولم یذکر احد منہم ان خالق العالم لیس متصلا بالعالم ولا منفصلا ولا داخلا ولا خارجا وان الجہات الستۃ خالیۃ عنہ وان نسبتہ جہۃ فوق الیہ کنسبۃ جہۃ تحت فہذا قول بدع اذ البدعۃ عبارۃ عن احداث مقالۃ غیر ماثورۃ عن السلف انتہی ترجمہ فرماتے ہین امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ثابت کرنا فوق کا واسطے حقتعالے کے مشہور ہی نزدیک سلف کے اور نہین ذکر کیا سلف مین سے کسی نے کہ پیدا کرنے والا عالم کا نہ ملا ہی عالم سے نہ جدا ہی نہ اندر ہی نہ باہر اور شش جہات اس سے

خالی ہی اور نسبت جہت فوق کی اُسکے ساتھ مانند نسبت تحت کے ہی اور یہہ قول بدعت ہی کیونکہ بدعت کے معنی ایک تازی بات نکالنا ہی جو سلف سے منقول نہین انتہی عربی عبارت مذکورسے ظاہر ہی کہ امام غزالی نے کتاب مذکور مین ایک بدعقیدہ حنبلی مذہب شخص کا قول ذکر کر کے انکار رد کیا ہی اُسنے رد کو چھوڑ دیا اور عوام کو فریب دینے قول مذکور کی نسبت امام احمد کیطرف کی ہی اس سبب سے بھی نادر یہہ ہی کہ قول مذکور کا مضمون غزالی پر جمانا ہی جسکے برخلاف اُنکی کتب مین موجود ہی کتاب التفرقہ یہان کہین موجود نہین ہم نے حیدرآباد دین بھی اسکی تلاش کروائی وہان بھی اسکے وجود کی خبر نہین ہی اسکو کہین سے اس کتاب کی ایک ناتمام عربی عبارت شاید ملی ہی سو گم گشتہ کتاب کے حوالے سے امام غزالی اور امام احمد پر اپنے دل کی تراش جما دی۔

یہان تک استفتا کے رد مین فقط زید کے مذہب کے بطلان پر اکتفا کیا گیا باقی دو مذہب عمرو و بکر کے جو سائل نے حق و باطل کو مخلوط کر کے عمداً بگاڑا ہی تا زید کے مذہب کو اپنے زعم موافق حق ٹھہرا دے اُنکے رد کی حاجت نہین۔ الحمد للہ رد استفتا بخوبی تمام ہوا اب فتوے کی حقیقت تھوڑی سے لکھتے ہین۔

قول زید حق و صواب است و ہمین است عقیدۂ جمیع انبیا و متقدمین و سلف صالحین و ہمین است مذہب مہاجرین والانصار و سائر محققین اخیار و کسی از ائمہ اربعہ خلاف آن نفرمودہ انتہی زید کا قول تمام امت کے اتفاق سے سوا مجسمہ و مشبہہ کرامیہ کے انبیا کے عقیدے کے برخلاف ہی سو دلیل بتلایا گیا اور دی آیتین اور

حدیثین جن مین استوا ید عین وجہ وغیرہ مذکور ہی باتفاق امت متشابہ ہونا اور اسکا
ظاہر مراد نہونا اور ان الفاظ کا مفہوم بغیر تاویل کے خدا کی جناب کے لایق نہونا اور
ان سب مین تاویل واجب ہونا ثابت کیا گیا بس یہی عقیدہ جمیع انبیا متقدمین
اور سلف صالحین کا ہی اور یہی مذہب ہی مہاجرین و انصار کا اور تمام محققین
اخیار کا زید کا عقیدہ اسکے برعکس ہی جیسے لگے ظاہر کیا گیا بانی مذہب زید
کہتا ہی کہ عرش پر خدا بالذات قایم ہی اور وہین ہی اور اسکے اور خلق کے درمیان
حقیقت مین نور کے پردے اور آسمان حائل ہین اور وہ خلق سے بالذات دور
اور علم سے نزدیک ہی اور اسکے ذاتی اشیا مین دیکھنے اور کام کرنے کے چنانچہ
ید یعنے ہاتھ اسکے کام کرنے کی چیز ہی اور آنکھ اسکے دیکھنے کی چیز اور ذات باری
کو جہت فوق مین منحصر کرتا ہی اسکے سوا اس مذہب کا بانی جو زبانی کہتا ہی اس سے
بھی بدتر ہی چنانچہ سال گذشتہ جب حیدرآباد دکھن مین نازل ہوا تھا وہان
ایک مجلس مین کئی معتبر لوگون کے روبرو اس سوال کے جواب مین کہ آسمان و عرش
پیدا ہونے کے آگے خدا کہان تھا کہا تھا مین سائل نے پوچھا تھا کیا ہی کہا کہ پتلا
ابر تو سائل نے کہا کیا دو قدیم ہین ایک خدا دوسرا پتلا ابر تو گھبرا کے کہا کہ پتلا ابر
خود خدا ہی تو حاضرین مجلس سے ایک فاضل نے اسکو کہا کیا خدا خدا مین تھا یہہ
سنکے خاموش ہو گیا اسکے بد عقیدے کی اور بہت سی باتین ہین جو یہان اور اطراف
واکناف مین عوام کو بگاڑنے کہتا ہی حقیقت یہہ ہی کہ احتوا فی الاستوا اسکے

مصنف کے پاس تقرب و توسل حاصل کرنے اسنے جو غلو کیا خود مجسمی ہو گیا اور
وہ رسالہ مشبہی عقیدے مین ہی - فتاوی مصریہ نے ان دونون عقاید باطلہ
کا استیصال دلائل قاطعہ سے کر دیا شکر اللہ سعیہم ہم کو زیادہ کہنے
کی حاجت باقی نہی - ان ملحدون کے عقیدون کا بطلان امام ابو حنیفہ رضی
اللہ عنہ کے ایک قول پر ختم کرتے ہین - نزہت المجالس منتخب النفایس مین
امام علامہ عبد الرحمن صفوری نے ذکر کیا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے
الرحمن علی العرش استوی کی آیت کے باب مین سوال کیا تو کہا من حصر اللہ
فی جہتہ الفوقیۃ او التحتیۃ فقد کفر یعنے جس کسی نے کہا کہ
اللہ تعالی جہت فوق ہی مین ہے یا جہت تحت
ہی مین ہی کافر ہوا انتہی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع

البحث الکامل فی رد قول الفاصل کے اخیر مین ایک مثنوی دیکھی گئی
بمقتضاے مقام یہان درج کی جاتی ہی وہی ہذہ
من نتایج فکر بلند فصاحت پیوند جناب عبد الحی صاحب تحقیق دام مجدہم

مثنوی

ای آنکہ تو از جہت مبرا ست — در شین مکانی ہم معرا ست
عرش و کرسی و کل اجرام — ارواح و مثال روح و اجسام
اینہا چہ بوند حادثات اند — منقوش بر آب و بی ثبات اند

مخلوق او ہند وضع او نیز
درجنب او باطل اند و ناچیز

او خالق و رازق و رحیم است
او قادر و صانع و حکیم است

ای مدعی وصف او چہ گوئی
اندر سر این ہمہ چہ پوئی

خندد بتو حرف ما عرفناک
نسبت چہ کہ خاک و عالم پاک

سردار جہان شفیع عالم
سالار جیوش نسل آدم

او خاتم انبیا محمدؐ
مقبول کبریا محمدؐ

آورد بما کتاب اکمل
حاوی کتابہای اوّل

کہ خواندران جہت خدا را
کہ دید مکانیت خدا را

این شان جل وشت آمد اظہر
برتر ز ہمہ خدای برتر

بعد اوسکے ای اہل علم و تمیز
کہتا ہون مین اور اک جہان نیز

قول فاصل ہی اک رسالہ
گمراہی کے باغ کا قبالہ

عرشی زعمون کے سب شگوفے
تختہ تختہ ہین اوسمین پھولے

بے اصل ہین بے بہار ہین سب
وے راہ خدا کے خار ہین سب

درج اوسمین ہین گمرہی کے باتین
نافہمون کے حق مین سب ہین گھاتین

اللہ کے لئے مکان ہے لکھا
جہت عرش کے حق کہان ہی لکھا

اللہ کو جہت لگا دیا ہے
اس خبط کو کچھ بھی انتہا ہے

ملا علی اور عسقلانے
عبدالحق اور قسطلانے

اور انکے سوای اور ون کے بھی
تضلیل ہی آہ اوس مین لکھی

ان خبلون کی جب ہوی اشاعت
نادانون کو گھیرلی ضلالت

یہ ساق عرض حقیق اے غنے | اللہ کے لئے بتاتے ہین سیے
سنی تھے مخشم سبنے ہین | گمراہون کے پیشوا بنے ہین
اہل سنت کو یہ بد اسلوب | کرتے ہین معطلہ سے منسوب
جس شخص کے سر مین ہووے چکر | پھرتے دیکھے خلق اسے نہ کیونکر
تفضیل مقدسین کی نکبت | گھیری ہی انھین یہ دیکھو کلفت
ہمچشمون کی آنکھ سے گرے ہین | مرگ و سنا کی طرف پھرے ہین
آپس کا خلاف سمجھو کیا ہے | افتادہی قہر ہے بلا ہے
دیوانے ہین جانتے نہین کچھ | سمجھاؤ تو مانتے نہین کچھ
نادان نہین جانتے پس و پیش | حق مین نیکون کے ہین بد اندیش
دو چار ورق کے مولوی ہین | ہیہات یہ کیسے مولوی ہین
صیغہ ان سب کا سمجھے کیا ہے | زر موس مین اپنے ڈالنا ہے
مر فسلے صرف بین اھبر نحو | رہتے ہین اسی خیال مین محو
دنیا پہ الجھہ بکا رہتے ہین | مردار پہ ڈینگ مارتے ہین
یکبار نہ بار بار توبہ | توبہ توبہ ہزار توبہ

منہ

کرا زہرہ حمد رب العلا | ز اوصاف ما دوریاء الورا
چگویم ثنای سشیہ آسیا | که عرش مجیدش بود متکا

الحمد للہ و المنہ در مطبع محمدی واقع مسکہ [illegible] بتاریخ سلخ ربیع الثانی سنہ ہجری بکمال صحت بتمام
زیب اختتام گرفت
۱۲۹ ۳۰۰

فتاوےٰ علماء مصر

بسم الله الرحمن الرحيم

ما قولكم دام فضلكم

المتشابهات التي جاءت في القرآن والاحاديث وما حكمها عند السلف والخلف من اهل السنة وما جاء من استواء الله تعالى على العرش ونزوله الى السماء الدنيا في آخر الليل وكونه تعالى في السماء واليدين والاصابع له تعالى والمجيء والاتيان والصورة وغيرها هي من المتشابهات ام من المحكمات وبعض الناس في هذا الزمان يقولون ان هذه الاشياء محكمات معنىً و متشابهات كيفية اهو حق ام باطل وما قال الامام النووي في شرح مسلم والحافظ العسقلاني في شرح البخاري والامام القسطلاني في شرحه الارشاد الساري والعلامة يعقوب البناني في شرحه الخير الجاري والامام جلال الدين السيوطي في الاتقان وابن الحجر المكي في فتاويه والعلامة التفتازاني في شرح العقائد النسفية والملا علي

القاری فی المرقات شرح المشکوة وغیرهم من العلماء والفقهاء من ان هذه
الاشیاء المذکورة من المتشابهات وان مذهب معظم السلف فیها ان یؤمن
بانها حق ولا یتاول بل یفوض معنا ما المراد الی قائلها وان ظواهر معانیها
غیر مرادة ومذهب اکثر الخلف من المتکلمین وغیرهم تاویلها الی
ما یطابق لتنزیه الله تعالی حق ام کذب وافتراء علی السلف وما قال
الترمذی فی صحیحه من قول السلف فیها اعنی امروها کما جاءت
بلا کیف هو مطابق لما اخبر هؤلاء الائمة المذکورون ام غیر مطابق
یلزم الکذب فیما اخبروا من مذهب السلف ام لا بینوا ایها العلماء
الماهرون واهدوا الناس فیها صراطا مستقیما فتوجروا عند الله
اجرا عظیما لانه کثر النزاع فی ارض الهند فی هذا الباب وناس یقولون
ان لله یدا ووجها وقدما وعینا حقیقة کما یلیق بذاته تعالی وکذا
لله تعالی مکان وجهة ومن نزه الله تعالی عن هذه المذکورات
من المتکلمین وغیرهم فقد اخطأ وخالف السلف فلذا نلتمس منکم
ان تبینوا ما هو الحق عندکم وتزینوا بهوا هیرکم ان الله لا
یضیع اجر المحسنین ۵ قد تحرر فی خلت من شهر رجب سنه ۱۲۸۹
من الهند السائل القاضی عبد القادر ابن القاضی احمد۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده محمد و
آله وصحبه وكل من تبعه اما بعد فحكم المتشابهات التي جاءت
في القرآن والاحاديث عند السلف من اهل السنة الايمان بها من
غير تعريض للتاويل ولا لمعرفة المعنى بل يؤمن بانها حق وان
ظاهرها غير مراد واما عند اكثر الخلف منهم تاويلها بما لا
يعارض الآيات المحكمات بل ارجاعها اليها مطابقا لتنزيه
الله تعالى والذي جاء من استواء الله تعالى على العرش
ونزوله الى السماء الدنيا في آخر الليل وكونه تعالى في السماء واليدين
والاصابع له تعالى والمجيء والاتيان والصورة وغيرها من
المتشابهات معنى وكيفية والقول الذي قاله بعض الناس
في هذا الزمان من ان هذه الاشياء محكمات معنى ومتشابهات
كيفية فهو قولهم بقلة فهمهم بل نقلبت فيها افهامهم ولا اصل
لقولهم هذا الآن هذا مذهب الملاحدة ما يفيد ظاهر المتشابهات
بلا تاويل وتقديمها على المحكمات وهذا خلاف مذهب اهل
السنة من السلف والخلف كما قاله العلامة يعقوب البناني في شرحه
الخير الجاري شرح البخاري والذي قاله الامام النووي في شرح مسلم

والحافظ العسقلانی فی شرح البخاری وغیرهما من المذکورین فی السلف
فی کتبهم المذکورة من ان هذه الاشیاء المذکورة من المتشابهات وان مذهب
معظم السلف فیها ان یؤمن بانها حق ولا نتأول بل یفوض معناها
المراد الی علم الله تعالی وان ظواهرها غیر مرادة ومذهب اکثر الخلف
من المتکلمین وغیرهم تاویلها الی ما یطابق لتنزیه الله تعالی حق وهو
الصواب والذی قال الامام الترمذی فی صحیحه من قول السلف فیها
اعنی امروها کما جاءت بلا کیف فهو مطابق لما اخبر هؤلاء الائمة
المذکورون فهم اهل الحق والصواب ومن الناس من یجادل فی ارض
الهند فی هذا الباب ویقولون ان لله یدا ووجها وقدما وعینا
کما یلیق بذاته تعالی وکذا لله مکان وجهة ومن نزه الله عن هذه
المذکورات من المتکلمین وغیرهم فقد اخطأ وخالف السلف فانهم
الظاهریة لان مذهب الظاهریة ما یفید ظاهر المتشابهات بلا تأویل
وانهم اهل البدعة واهل الزیغ لقوله تعالی فاما الذین فی قلوبهم
زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله الآیة
واساؤا الادب مع الائمة من المتکلمین وغیرهم بزعمهم الباطل علی
خطأ الائمة مع انه وقاهم الله تعالی من خطاء الخاطئین فی
امثال هذه المذکورات وتنزیه الله تعالی من هذه المذکورات

فهذا هو الحق عند اهل السنة والجماعة واما زعم هذه الفرقة المبتدعة بكون عقائد السلف من اهل السنة كعقائدهم المذكورة فهو كذب وافتراء عليهم والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

والفقير اليه تعالى محمد الحنفي عفي عنه

محمد الحنفي عفي عنه

فنرجو من اهل الحق من ساداتنا العلماء الماهرين ان يتفضلوا بملاحظتهم على هذا السؤال والجواب ويزينوا بتصحيحهم ومواهبهم على ما هو الحق عندهم ماجورين عند الله باجر عظيم ان الله لا يضيع اجر المحسنين ﮦ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده اعلم وفقني الله واياك ان كل ما ورد في الكتاب والسنة من الالفاظ التي معانيها الحقيقية اللغوية مستحيلة في حقه تعالى يجب على كل مكلف صرفها عن هذه المعاني الحقيقية كان يكون لله سبحانه وتعالى وجه حقيقي تقع به المواجهة مشتمل على عينين وانف وفم وغير ذلك كالوجوه الحقيقية وكذلك اليد والقدم الحقيقيتان المشتملان على اصابع واظفار ولحم وعظم ودم وشعر

جواب مولانا عبد ...

وكذلك النزول والصعود الجسمانى وكذلك المكان الحقيقى بان يكون
الله سبحانه جسما يحتوى عليه المكان وهلم جرا اذ معتقد ذلك كافر لها
فى ذلك كله من اثبات مماثلته للحوادث المجمع على ان مشبهها كافر لما يلزم
عليها من حدوثه تعالى او قدم العالم وكلاهما محال ومعتقده كافر
مما يرد ذلك عقلا انه سبحانه لو كان فى مكان حقيقى على الوجه المشروح
لكان قبل خلق هذا المكان ان لا غير متمكن فلو تمكن بعد خلق المكان
كالعرش مثلا لتغير عما كان تعالى الله عن ذلك وكذلك لا يقال انه فوق
العرش حقيقة لان فوقية شئ على شئ تقتضى ان يكون اما مساويا
للادنى فى الجسم او اصغر منه او اكبر منه والله سبحانه تستحيل عليه
المقادير الثلاثة وهذا جميع ما ورد من المتشابهات لا يجوز تفسيرها
بحسب معانيها الحقيقة اللغوية فيجب على كل عاقل باتفاق السلف و
الخلف اعتقاد انه سبحانه لا نزول له ولا صعود ولا التقا ولا نحو
الجهات ولا تفكر ولا حاجة ولا شهوة ولا نوم ولا سنة ولا افتر ولا
ملل ولا سرور ولا حزن ولا رضا ولا غضب بمعنى التغير فى ذاته و
لا رجاء ولا طمع ولا حياء ولا اكل ولا شرب ولا قيام ولا قعود ولا
مشى ولا عدد ولا هرولة ولا استناد ولا اتكاء ولا اضطجاع ولا
ضحك ولا تبسم ولا قهقهة ولا قرب ولا بعد بمعنى المسافة والمكان

ولا وزير له ولا شريك ولا صاحبة ولا ولد ولا مدبر ولا معين ولا
نظير ولا حاجب ولا بواب ولا فوق ولا تحت ولا يمين ولا يسار ولا
امام ولا خلف ولا خاطر ولا راى ولا حظ له فيما اعطى ولا ندم فيما
وهب لان هذه الاشياء من علامات الحدوث وهو قديم منزه
عن صفات الحوادث كلها وعن تغيره من حال الى حال وبالجملة الذى يجب
اعتقاده ان ذاته سبحانه غير مشبهة للذوات ولا معطلة عن
الصفات وان كل ما خطر ببالك فهو هالك والله سبحانه بخلاف ذلك
اذا علمت ذلك واردت الخلوص من المهالك فلا تضل عن السبيل
ولا تعتقد ان ما ورد فى الكتب والسنة من الالفاظ المتشابهات باق
على معناه الحقيقى اللغوى بلا صرف عن ظاهره اوبلا تاويل لئلا يوصلك
هذا الاعتقاد السقيم الى الكفر المؤدى الى الخلود فى نار الجحيم فان
السلف والخلف قد اتفقوا على صرف ذلك كله عن ظاهره لئلا يؤدى
الى مماثلته للحوادث فلا يجوز القول بان له وجها حقيقة على الاطلاق
ولا يدا حقيقة كذلك اذ الوجه واليد حقيقة هو ما ذكرناه
لك آنفا كما فى قوله تعالى فى اية الوضوء فاغسلوا وجوهكم و
ايديكم الى المرافق وهكذا باقى المعانى الحقيقية فان اراد القائلون
بذلك هذه المعانى كان كفرا صريحا وان كان مرادهم بالمعانى الحقيقية

معانى اخر غير المعانى اللغوية المشهورة فعليهم بيانها صريحا والنظر
فيها هل هى موافقة لطريقة السلف الذين يصرفون اللفظ عن
ظاهره الحقيقى اللغوى ويفوضون المعانى المرادة اليه سبحانه
فيقال على طريقتهم لهذه الالفاظ الواردة معانى خفيت علينا
استاثر الله بعلمها على راى من جعل الوقف على الجلالة فى قوله
تعالى لا يعلم تاويله الا الله فتكون كاوائل السور على راى بعض المفسرين
فى قولهم الله اعلم بمراده بذلك واما القول بان لها معانى حقيقة على
الاطلاق والاجمال كما يقوله المخالفون الموهم ذلك مشابهته سبحانه
للحوادث فممنوع شرعا وعقلا ومخالف لقول السلف الصارفين لهذه
الالفاظ عن ظاهرها الحقيقى اذ معنى قول من قال منهم امروها
كما جاءت بلا كيف انكم لا تخوضون فى بيان معانيها بل فوضوا المعنى
المراد منها اليه سبحانه لان ذلك اسلم وحيث ثبت الجماعة المخالفون
لهذه الالفاظ معانى حقيقة من وجه ويد وقدم ومكان الى غير
ذلك من الالفاظ الشنيعة كما هو مقتضى السؤال كانوا بذلك
مخالفين للسلف صريحا فهم حينئذ المخطئون لمخالفتهم السلف
كما علمت من صريح قولهم وكذلك الخلف لان الخلف قد بينوا ان
لها معانى لكن الحقيقة بل قالوا المراد بالوجه الذات وباليد

القدرة وبالاستوا الغلبة والرحمة وبالنزول التفضل والاحسان او
نزول الملائك الى غير ذلك من المعانى المجازية كما يدل على ذلك الوقف
على لفظ العلم فى قوله تعالى لا يعلم تاويله الا الله والراسخون فى العلم
وهذه الطريقة اعلم فحينئذ قد خالفوا فى قولهم ذلك بحسب ظاهرة
السلف والخلف فيقال لهم ما هكذا يا سعد تورد الابل فعليكم
بالانصاف وترك العناد والخلاف اذ الانسان غير مكلف بادراك هذه
المعانى الخفية ولا الوقوف على معرفة الكيفية فترك الادراك
ادراك والبحث عن هذه الامور اشراك واتباع الحق اسلم و
الله سبحانه وتعالى اعلم الفقير اليه وتعالى
ابراهيم الزرو الخليلى الشافعى الازهرى القادرى

ابراهيم الزرو عفى عنه

بسم الله الرحمن الرحيم
ما قولكم دام فضلكم فى عقائد الفريقين الاتى ذكرهما واحدا بعد واحد
الاولى منهما -

فى فرقة ظهرت فى الهند فى ١٣٢٨ تجادل فى الايات المتشابهات
وتقول ان ظواهر الايات المتشابهات والاحاديث المشكلات
حق وهى حقيقة كما فى الاصطلاح ولكن نقول لا نعلم كيفيتها مع
اثبات اصل الصفات المعلومة بظواهرها وتقول ان ظواهرها محكمات

معنى ومتشابهات كيفية وتقول ايضا له سبحانه وتعالى الجهة و
المكان وتزعم هكذا كانت عقائد اهل السنة والجماعة من السلف ولنا
الاتباع بهم ولا نتبع فى هذا الامر للخلف لان كثيرا منهم قد اخطأوا
فيما تكلموا فيها بعقولهم بلا دليل ولا برهان بالتاويلات خلاف
الظواهر او التفويض بلا تفسير معانيها الظاهرة وخالفوا السلف
فيما انكروا من الجهة والمكان له تعالى لكن خصوصا منهم كالامام ابى
الحسن الاشعرى والامام فخر الدين الرازى والامام محمد الغزالى
رحمهم الله تعالى تابوا ورجعوا عن المذهب التاويلى بقوا على مذهب
السلف الذين هم يثبتون اصل الصفة المعلومة بظواهرها بغير علم
كيفيتها اه فنلتمس من اهل الحق الذينهم لا يخافون فى الله لومة لائم
ان ينظروا الى عقائد هذه الفرقة المذكورة والى زعمهم لكون عقائدهم
كعقائد السلف والى اعتراضهم على الخلف والى ادلتهم التى سنذكرها
والى قولهم بتوبة الائمة المذكورين ورجوعهم عن المذهب التاويلى
ويبينوا لنا ما هو الحق عندكم مع ابطال الباطل من هذه العقائد
ويتفضلوا علينا بمواهيرهم الغراء لانه كثر النزاع فى ارض الهند
فى هذا الباب فيهدونا فيها صراطا مستقيما ماجورين عند
الله اجرا عظيما ان الله لا يضيع اجر المحسنين ٥

هذه عقائد الفرقة المذكورة بادلتهم المرقومة وهي اربعة عشر

العقيدة الاولى كونه تعالى في السماء وعلى العرش حق وحقيقة كما ذكرا علاء في عقائدهم باثبات اصل الصفات المعلومة بظواهرها كما في الاصطلاح مستدلين بهذه الدلائل آية ءامنتم من في السماء ان يرسل عليكم حاصبا فستعلمون كيف نذير۔ حديث ربنا الذي في السماء رواه ابوداؤد۔ قول۔ وقال احمد بن حنبل و مالك رحمهما الله تعالى الله في السماء وعلمه في كل مكان رواه الامام الذهبي في تذكرته۔ قول۔ وقال ابو حنيفة رحمه الله تعالى ان الله في السماء دون الارض ومن انكر الله في السماء فقد كفر رواه صاحب لكمالين عن البيهقي۔ قول۔ وقال الامام الشافعي رحمه الله ان الله على عرشه في السماء يقرب من خلقه كيف شاء و ينزل كيف شاء ومثل ذلك قال احمد رحمه الله تعالى **والعقيدة الثانية** كون الحجاب من النور بين الخالق والمخلوق بما هو في ظاهره في ظاهر الحديث حق وحقيقة حديث كان بيني وبينه سبعون الف حجاب من النور رواه ابن حبان۔ حديث حجابه النور لو كشف لاحترقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه

رواه مسلم **والعقيدة الثالثة** كون اليدين والاصابع
والقبضة واليمين والشمال له تعالى حقيقة آيات لما خلقت بيدي
والارض جميعا قبضته يوم القيمة والسموات مطويات بيمينه احاديث
فيقولون يا آدم اما ترى الناس خلقك الله بيده رواه البخاري
ان الله يقبض الارض ويطوي السموات بيمينه ثم يقول انا الملك رواه
البخاري ان قلوب بني آدم بين اصبعين من اصابع الرحمن كقلب واحد
رواه مسلم **والعقيدة الرابعة** كون الجهة ثابتة لله سبحانه
وتعالى آيات اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه تعرج الملائكة
والروح اليه في يوم الآية حديث لا يصعد الى الله الا الكلم
الطيب رواه البخاري **والعقيدة الخامسة** كون العينين
لله تعالى آيات ولتصنع على عيني ان اصنع الفلك باعيننا حديث
ان الله ليس باعور واشار بيده الى عينه رواه البخاري **العقيدة
السادسة** كون الساق والقدم له تعالى آية يوم يكشف عن
ساق ويدعون الى السجود حديث فيكشف عن ساق فيسجد له
كل مؤمن رواه البخاري لا يزال يلقى فيها وهي تقول هل من مزيد
حتى يضع فيها رب العالمين قدمه رواه البخاري وفي رواية
اخرى تقول قط قط **والعقيدة السابعة** كون الصوت

كما هو قول جمهور السلف رحمهم الله تعالى او ما ؤول بحسب ما يليق مما لا يعارض الآيات المحكمات ونقول ايضا هو الله تعالى منزه عن الجهة والمكان كما هو مذهب اكثر الخلف من المتكلمين رحمهم الله فيلتمس منكم يا ساداتنا العلماء الماهرين ان ينظروا الى ادلتنا المرقومة تحتها هل هي موافقة لعقائدنا المذكورة او مخالفة و هل العقائد الموصوفة بهذه الدلائل صحيحة موافقة لاهل السنة والجماعة من السلف والخلف ام لا فان كانت موافقة تزينوها بمواهيركم الفراز مع تصحيحكم فيها وان كانت مخالفة تبينوا لنا ما هو الحق عندكم هادينا الى صراط مستقيم ماجورين بما عند الله باجر عظيم ان الله لا يضيع اجر المحسنين ٥

هذه عقائد اهل السنة والجماعة بادلتهم المرقومة في الهند -

قال العلامة يعقوب البناني في شرحه المسمى بالخير الجاري على متن صحيح البخاري ان مذهب السلف عدم تاويل المتشابهات بل ينبغي ان لا تزاد على التلاوة ومذهب كثير من الخلف تاويلها بما لا يعارض الآيات المحكمات بل ارجاعها اليها واما الملاحدة فمذهبهم ما يفيده ظاهر المتشابهات بلا تاويل وتقديمها على المحكمات والكريمة ناعية عليهم قال الله تعالى منه آيات محكمات هن ام الكتاب انتهى وقال المحدث

ابن حجر المكی فی فتاویه ان المسلمین قاطبة اجمعوا علی استحالة التجسیم
والحلول والاستقرار علیه تعالی وحکم بذلك صریح العقل واجمعوا
ایضا علی استحالة ارادة الحقیقة فیما ورد من ظواهر الآثار والاخبار
بما یوهم ذلك اه وقال العلامة التفتازانی فی شرح العقائد النسفیة
واحتج المخالف بالنصوص الظاهرة فی الجهة والجسمیة والصورة والجوارح
وساق تقریرهم فاجاب بان ذلك وهم محض وحکم علی غیر المحسوس بحکم
المحسوس والادلة العقلیة قائمة علی التنزیهات فیجب ان یفوض علم النصوص
الی الله علی ما هو دأب السلف ایثارا للطریق الاسلم او یأول تاویلات
صحیحة علی ما اختاره المتاخرون دفعا لمطاعن الجاحدین وجذبا
لطبع القاصرین وسلوکا للسبیل الاحکم اه وقال الامام النووی
فی شرح مسلم حدیث ان الله خلق آدم علی صورته فهو من احادیث
الصفات وقد سبق فی کتاب الایمان حکما واضحا مبسوطا بان من العلماء من
یمسك عن تاویلها ویقول نؤمن بانها حق وان ظاهرها غیر مراد ولها
معنی یلیق به وهذا مذهب جمهور السلف وهو احوط واسلم
وقال ایضا فی شرح حدیث ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من
اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه کیف یشاء هذا من احادیث
الصفات فیها القولان احدهما الایمان بها من غیر تعریض للتاویل ولا

لمعرفة المعنى بل يؤمن بانها حق وان ظاهرها غير مراد قال الله تعالى ليس كمثله شئ وهو والثانى تتأول بحسب ما يليق بها اه وقال الحافظ العسقلانى فى شرح البخارى قال الامام الحرمين فى الرسالة النظامية اختلف مسالك العلماء فى هذه الظواهر فرآى بعضهم تاويلها والتزم ذلك فى آى الكتاب وما يصح من السنن وذهب ائمة السلف الى الانكفاف عن التاويل واجراء الظواهر على مواردها وتفويض معانيها الى الله عزوجل اه وقال ملا على قارى فى المرقاة شرح المشكاة فى شرح حديث ينزل ربنا عزوجل كل ليلة الى سماء الدنيا الحديث بعد بيان مذهب التفويض والتاويل بكلام ككلام الشيخ الربانى ابى اسحاق الشيرازى وامام الحرمين والامام الغزالى وغيرهم من ائمتنا وغيرهم يعلم ان المذهبين متفقان على صرف تلك الظواهر كالمجئ والصورة والشخص والرجل والقدم واليد والوجه والغضب والرحمة والاستواء والكون فى السماء وغير ذلك عما يفهمه ظاهرها لما يلزم عليه من المحالات قطعية البطلان ويستلزم اشياء مكفرة بالاجماع فاضطر لذلك جميع السلف والخلف الى صرف اللفظ عن ظاهره معتقدين لتصافه سبحانه بما يليق بجلاله وعظمته من غير ان يؤول لشئ آخر وهو مذهب اكثر الخلف وهو تاويل تفصيلى اه

وقال الامام جلال الدين السيوطي في الاتقان ومن المتشابه آيات الصفات
ولابن اللبان فيها تصنيف مفرد نحو الرحمن على العرش استوى كل شيء هالك
الا وجهه ويبقى وجه ربك ولتصنع على عيني يد الله فوق ايديهم
والسموات مطويات بيمينه فجمهور اهل السنة منهم السلف و
اهل الحديث على الايمان بها وتفويض معناها المراد منها الى الله
تعالى ولا يفسرها مع تنزيهنا له عن حقيقتها وقال الامام فخر الدين
الرازي بعد تضعيف التاويل في الامر الاعتقادي فلذا اختاره الائمة
المحققون من السلف والخلف بعد اقامة الدليل القاطع على ان
حمل اللفظ على ظاهره محال ترك الخوض في تعيين التاويل اه وقال
الامام محيي السنة في معالم التنزيل في تفسير هل ينظرون
الا ان ياتيهم الله الآية والاولى في هذه الآية وفيما شاكلها ان يؤمن
الانسان بظاهرها ويكل علمها الى الله تعالى ويعتقد ان الله تعالى
عز اسمه منزه عن سمات الحدث وعلى ذلك مضت ائمة السلف و
علماء السنة وذكر في نور الانوار شرح المنار فلفظ اليد والوجه
لا يدل على معناها الوضعي الشرعي اعني على صفة معينة معلومة
في الله كما يدل لفظ القدرة على صفة معلومة في الله وكذا
السمع والبصر فعلى هذا لا يجوز ان يقال انما سميا الصفات زائدة

فثبت ان كل واحد منهما مجاز ولكنه لا نعلم انه تعالى اراد به فلان
المجاز بالقطع فكذلك فوضوا الى علم الله تعالى اى السلف وقال
ابو عوانة فى خطبة صحيحه الذى لم يزل بصفاته واسمائه الذى لا
يشتمل عليه زمان ولا يحيط به مكان فخلق الاماكن والازمان اهـ
كذا فى بستان المحدثين واخرج عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن
انه سأل عن قوله الرحمن على العرش استوى فقال الاستواء غير مجهول
والكيف غير معقول ومن الله الرسالة وعلى الرسول البلاغ المبين
وعلينا التصديق واخرج ايضا عن مالك انه سئل عن الاية فقال
الكيف غير معقول والاستواء غير مجهول والايمان به واجب والسؤال عنه
بدعة اهـ قولهم الاستواء غير مجهول اراد وابه مجيئه فى القرآن اى
كون الرحمن على العرش استوى من القرآن اى مجيئه فيه غير مجهول على
اهل العلم والكيف غير معقول اى لا يدرك العقل معناه اى لا نعلم
كيف استوى وماذا اراد منه لان معناه المتبادر منه كالاستقرار و
القيام ونحوهما لا يجوز عليه وان نفيت الكيفية للزوم كون العرش
حاملا ومكانا له تعالى ولا يخفى ان حامل شئ يكون اقوى من محمول
فيلزم ان يكون العرش اقوى من الله الاكبر وهذا كفر وقائله كافر ولذا
قال الامام جعفر الصادق رضى الله عنه من زعم ان الله تعالى على

شئ او في شئ او من شئ فقد اشرك اذ لو كان على شئ لكان محمولا ولو كان
في شئ لكان محصورا ولو كان من شئ لكان محدثا اه من رسالة ابي القاسم
القشيري وفيها ايضا وسئل ذو النون المصري رحمه الله تعالى عن قوله
الرحمن على العرش استوى فقال اثبت ذاته ونفى مكانه فهو موجود
بذاته والاشياء موجودة بحكمه كما شاء اه وقال شارح الرسالة
شيخ الاسلام زكريا الانصاري اثبت ذاته اي بدلالة قوله الرحمن
ونفى مكانه بدلالة العقل لانه ثابت قبل العرش وغيره من سائر
الخلق اه وقال الامام ابو عبد الله المازري في رد قول ابن قتيبة
الذي قال ان لله تعالى صورة لا كالصور وهذا كقول المجسمة هو
جسم لا كالاجسام لما راوا اهل السنة يقولون الباري تعالى
وسبحانه شئ لا كالاشياء طردوا الاستعمال فقالوا هو جسم لا كالاجسام
والفرق ان لفظ شئ لا يفيد الحدوث ولا يتضمن ما يقتضيه واما
جسم وصورة فيتضمنان التاليف والتركيب وذلك دليل الحدوث اه
نقله الامام النووي بتمامه في شرح مسلم تحت حديث ان الله تعالى
خلق آدم على صورته وانا الخصت منه ما يفيد المطلب اه فلتحرر هذا
في ٢٥ خلت من شهر رجب سنة ١٨٨٩ راجي عفو ربه الرازق محمد صادق
الهندي القاطن الان بالجمالية بمصر المحمية الى علماء مصر المحروسة حرسها الله تعالى

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العلي العظيم المنزه تعالى عن سمات الحدوث من التركيب و التقسيم والتجسيم والصلاة والسلام على نبيه الكريم الهادي الى الصراط المستقيم سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل من تبعه على نهجه القويم اما بعد فانما اورد تموه في السؤال مما يفيد ظواهر الايات المذكورة والاحاديث لما ثورة من استواء الله تعالى على العرش و نزوله الى السماء الدنيا في آخر الليل وكونه تعالى في السماء وذكر اليدين و الاصابع والقبضة و اليمين و الشمال له تعالى وكذا الوجه و القدم له عز و جل والاتيان والمجيئ والصورة والجهة والمكان له تعالى والحجاب من النور بينه تعالى وبين الخلق وكون العينين و الساق له تعالى وكون كلامه العزيز الذي هو صفته ذاته بحروف واصوات اوكونه تعالى ينزل من مكان الى مكان او يصعد اوكونه تعالى فوق العالم او تحته او وسطه اوكونه تعالى تقرب الى شيئ من المخلوقات اي قربا حسيا اوكونه مع شيئ من المخلوقات بحيث يصاحبه كالجسمانيات اوكونه تعالى محيطا بالاشياء حسا كاحاطة الظرف على المظروف او الى غير ذلك مما يوهم المماثلة للحوادث فذلك كله من المتشابهات

معنى وكيفية باتفاق المسلمين وانما الخلاف فى تفسيرها وتاويلها
بما يطابق المحكم منها اراحة لعقول القاصرين من الامة المحمدية
كما هو راى الخلف و مذهب اكثرهم رحمهم الله تعالى او تفويض
المعنى المراد منها الى الله عز وجل مع وجود الايمان بها وانما من عند
الله حقا واعتقاد تنزيه الله تعالى عن ظواهرها قطعا كما هو مذهب
السلف الصالح رضى الله تعالى عنهم اجمعين ورجح بعض المتاخرين
كالفخر الرازى والنووى مذهب السلف فقال النووى لانه اسلم واحوط
ويؤيد هذا ما قاله الترمذى فى صحيحه قول السلف امروها كما جاءت
بلا كيف و ما ذكرتم من اعتقادكم المبين فى السوال بعد عقائدهم
الاربعة عشر المرقوم فيه ادلتهم المنقولة من هؤلاء الجهابذة
الاعلام من علماء الاسلام هو صحيح موافق لمذهب اهل السنة والجماعة
من السلف والخلف بلا ريب والذى نص عليه هؤلاء الجهابذة الائمة
من اكابر هذه الامة كالامام النووى والحافظ العسقلانى والجلال
السيوطى ومن ذكر معهم من حكايتهم الخلاف فيها على الوجه المذكور
بين السلف والخلف — هو الحق والصواب الذى عليه اهل
السنة والجماعة سلفا وخلفا ومن نسب اليهم الخطا والكذب
فهو ضال مضل كذوب و مفتر على مثل هؤلاء الائمة الاكابر نشاء

له هذا من نزغات الشيطان والزيغ الذى فى قلبه والمرض والوساوس
الفاسدة والنظر العاطل الكاسد ونعوذ بالله تعالى من قول هذا القائل
ومذهبه الذى ربما اداه الى الكفر والردة والعياذ بالله تعالى
فان قوله ان ظواهر هذه المتشابهات حقيقة كما فى الاصطلاح غير
معقول لانه ان اراد ان ظواهرها معانى وجودية كالصفات المعلومة
فى الحوادث وانها ثابتة له تعالى كصفات المعانى التى اثبتها اهل
السنة والجماعة كالعلم والقدرة والارادة الى آخر السبعة او الثمانية
وان هذه الالفاظ المتشابهات مستعملة فى تلك المعانى على وجه
الحقيقة اللغوية من الجوارح الجسمانية كاليد والوجه المعلوم من
فى الاصطلاح فهو عين المحال تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا فسبحان
من لا يعلم قدره غيره ولا يبلغ الواصفون صفته وان اراد ان هذه
الالفاظ مستعملة فى معانى مجازية وان كان بعيدا من كلامه فيراد
باليد القدرة وبالوجه الذات العلية ويراد بالاستواء على العرش
الاستيلاء والملك وهكذا صح قصد ذلك وهو عين ما ذهب اليه
الخلف رحمهم الله تعالى اذ الحقيقة فى الاصطلاح غير المجاز كما هو معلوم
عند اهل العلم المخلصين وحينئذ فقوله هذا باطل ومذهبه عاطل
لانه غير معقول عند اهل النظر والعقول ولانه ينافى بعضه بعضا و

مذهبه هذا مذاهب المشبهة المتمسكين بظواهر المتشابهات وهم
الذين ذمهم الله تعالى في كتابه العزيز بقوله فاما الذين في قلوبهم زيغ
فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة الآية فكيف يزعم ان مذهبه
موافق كمذهب اهل السنة وهو عنهم في بون بعيد ومذهب المشبهة
يكاد ان يكون كفرا والعياذ بالله تعالى قال الامام فخر الدين الرازي
في تفسيره الكبير في سورة آل عمران اعلم ان العلماء اختلفوا في
هؤلاء الذين ارتدوا بقوله تعالى فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون
ما تشابه منه ابتغاء الفتنة اي فتنة الناس في دينهم فقال الربيع
هم وفد نجران الذين حاجوا رسول الله صلى الله عليه وسلم في
المسيح ابن مريم وقال الكلبي هم اليهود وقال قتادة هم الكفار الذين
ينكرون البعث وقال المحققون ان هذا يشتمل جميع المبطلين وكل
من احتج لباطله بالمتشابه لان اللفظ عام وان كان السبب خاصا فالعبرة
بعموم اللفظ ثم قال ودخل في هذا الباب استدلال المشبهة بقوله تعالى
الرحمن على العرش استوى فانه لما ثبت بصريح ان كل ما كان مختصا
في الحيز فاما ان يكون في الصغر كالجزء الذي لا يتجزء وهو باطل
بالاتفاق واما ان يكون اكبر منه فيكون منقسما مركبا وكل مركب
فهو ممكن ومحدث فبهذه الدلائل الظاهرة يمتنع ان يكون الله في مكان

فيكون قوله الرحمن على العرش استوى متشابها فمن تمسك به كان متمسكا
بالمتشابهات ثم قال وايضا قال الله تعالى الرحمن على العرش استوى دل الدليل
على انه ممتنع ان يكون الله في المكان فعرفنا انه ليس مراد الله من هذه
الآية ما اشعر بظاهرها الا ان مجازات هذا اللفظ كثيرة فصرف اللفظ
الى البعض دون البعض لا يكون الا بالترجيحات اللغوية الظنية والقول
بالظن في ذات الله وصفاته غير جائز باجماع المسلمين ثم قال وهذه
حجة قاطعة في المسئلة والقلب الخالي عن التعصب يميل اليه والفطرة
الاصلية تشهد بصحته اه قلت وهذا الكلام منه عليه سحائب
الرحمة ترجيح لمذهب السلف بالتفويض في علم ذلك الى الله تعالى وليس
في كلامه ما يشعر بتوبته عن مذهب الخلف ولعل هذا المبطل فهم من
مثل هذه العبارة الصادرة من مثل هذا الامام انه تاب ورجع عن
المذهب التاويلي كلا والله انه ليس كما فهم اذ التوبة شرعا هي الندم
على ما وقع من الذنب مع اعتقاد حرمته وحظره وانت ترى
هذا الامام يقول القلب يميل اليه اي لمذهب السلف بالتفويض مع
اعتقاد جواز التاويل وصرف اللفظ عن ظاهره كما هو مذهب الخلف لانه
قال آنفا فعرفنا انه ليس مراد الله من هذه الآية ما اشعر بظاهرها
وحينئذ فما ادعاه هذا المدعي من توبة مثل هذا الامام مجرد كذب

وافتراتنشأ من سوء فهمه من كلامهم وقال الامام فخر الدين المذكور
ايضا عند تفسير قوله تعالى في سورة الملك ءامنتم من في السماء
ان يخسف بكم الارض الاية اعلم ان المشبهة احتجوا على اثبات الجهة و
المكان لله تعالى بقوله أمنتم من في السماء والجواب ان هذه الاية
لا يمكن اجراؤها على ظاهرها باتفاق المسلمين لان كونه تعالى
في السماء يقتضي كون السماء محيطا به تعالى من جميع الجوانب
فيكون تعالى اصغر من السماء والسماء اصغر من العرش بكثير
بلا ريب فيلزم ان يكون الله تعالى شيئا حقيرا بالنسبة الى العرش
وذلك باتفاق اهل الاسلام محال ولانه تعالى قال قل لمن ما في السموات
والارض قل لله فلو كان الله في السماء لوجب ان يكون مالكا لنفسه
وهو محال فعلمنا ان هذه الاية يجب صرفها عن ظاهرها الى التاويل
فتؤول على من في السماء عذابه وسلطانه وملكه او ظهور قدرته
والغرض من ذكر السماء تفخيم سلطانه وتعظيم قدرته كما قال الله
تعالى وهو الله في السموات وفي الارض يعلم سركم وجهركم الاية الا ترى
ان الشيء الواحد لا يكون دفعة واحدة في مكانين فوجب ان يكون
المراد من في السماء نفاذ امره وظهور سلطانه انتهى ولولا خوف
الاطالة والملل لتتبعت ما وقع في اعتقاد هؤلاء من الخلل وفي هذا

القدر كفاية وبالله سبحانه وتعالى التوفيق والهداية ونعوذ بوجهه الكريم
من الميل والزيغ والغواية ونشكره عز وجل في المبادي والنهاية ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت
الوهاب فاننا متوسلون اليك بنبيك عين الرحمة الدال عليك بالحق
والصلوات وصلى الله وسلم عليه وعلى آله وازواجه وذريته وعلى
سائر المهاجرين والانصار والاصحاب صلاة وسلاما دائمين
متلازمين الى يوم الحساب قد حرر هذه الكلمات ردعا لمن سلك
سبيل الغوايات متمسكا بظواهر الواردات من متشابه
الاحاديث والآيات الفقير محفوظ بن ابي القاسم
المغربي الجزائري المالكي الاشعري الخلوتي خادم
العلم الشريف بالازهر لطف الله به في الدارين والمسلمين اجمعين

محفوظ ابن ابي القاسم ١٢٧

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن خضعت لعظمته رقاب المخلوقات وعنت لقيوميته
الوجوه وتقدس عن الكم والكيف سائر المنقصات وصلاة وسلاما
على سيدنا محمد الصادق وهو الامين المبلغ جميع ما امره به رب
العالمين وعلى آله واصحابه الانجاب صلاة وسلاما دائمين الى
يوم المآب اما بعد فقد صار الاطلاع على عقائد الفرقة

المبتدعة فوجدت مملوة من الضلالات والعيوب والخوض في هذه الامور من البدع يجب ان يوجر عليها صاحبها ويرتدع وليس احد من السلف والخلف يعتقد ظواهر هذه الاثار بل هم متفقون على التاويل الاجمالي لانهم يعرفون النص الموهم عن ظاهره المحال عليه تعالى و لكنهم اختلفوا بعد ذلك في تعيين المراد من ذلك النص وعدم التعيين ومنشا الخلاف بين الفريقين هل يجوز ان يكون في القران شئ لم يعلم معناه اولا بل يعلمه الراسخون في العلم بناء على الوقف على قوله تعالى والراسخون في العلم فيكون معطوفا على لفظ الجلالة وجملة يقولون ح مستانفة لبيان سبب التماس التاويل او على قوله تعالى وما يعلم تاويله الا الله وعلى هذا فقوله والراسخون في العلم الخ استئناف وذكر مقاتل في قوله تعالى فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون الخ والحاصل انه اذا ورد في القران او السنة ما يشعر باثبات الجهة او الجسمية او الصورة او الجوارح فاتفق اهل الحق وغيرهم ما عدا المجسمة والمشبهة على تاويل ذلك لوجوب تنزيهه تعالى عما يدل عليه ما ذكر بحسب ظاهره فقوله تعالى الرحمن على العرش استوى وطريقة السلف فيه انهم يقولون استواء لا نعلمه بل نفوض معناه المراد منه الى الله تعالى ولا

نفسره مع تنزيهنا له عن حقيقته والخلف يقولون المراد منه الاستيلاء
والملك كما قال الشاعر: استوى بشر على العراق : من غير سيف
ودم مهراق : وقيل معنى استوى اقبل على خلق العرش وعمد الى
خلقه كقوله تعالى ثم استوى الى السماء وهي دخان اى قصد وعمد
الى خلقها قاله الفرا والاشعري وجماعة اهل المعاني وقال اسمعيل
الضرير انه الصواب وسال رجل الامام مالك عن هذه الاية فاطرق
راسه مليا ثم قال الاستوا غير مجهول والكيف غير معقول والايمان
به واجب والسوال عنه بدعة وما اظنك الا ضالا فامر به فاخرج
وسال الزمخشري الغزالي عن هذه الاية فاجابه بقوله اذا استحال
ان تعرف نفسك بكيفيته او اينيته فكيف يليق بعبوديتك ان تصفه
تعالى باين او كيف وهو مقدس عن ذلك واما قوله تعالى وجاء
ربك وحديث الصحيحين ينزل ربنا كل ليلة الى سماء الدنيا حتى
يبقى ثلث الليل الاخير فيقول هل من مستغفر فاغفر له الخ فالسلف
يقولون مجيء ونزول لا نعلمهما مع تنزيهه عن حقيقتهما والخلف
يقولون المراد وجاء عذاب ربك او امر ربك الشامل للعذاب و
المراد ينزل ملك ربنا فيقول عن الله هل من مستغفر الخ واما
قوله تعالى وهو الله في السموات وفي الارض فقال البيهقي الاصح

ان معناه المعبود فى السموات وفى الارض مثل قوله وهو الذى فى
السماء اله وفى الارض اله وقال الاشعرى الظرف متعلق بعلم اى عالم
بما فى السموات وما فى الارض واما الوجه واليد والاصابع فى قوله
تعالى ويبقى وجه ربك يد الله فوق ايديهم وحديث ان قلوب
بنى آدم كلها كقلب واحد بين اصبعين من اصابع الرحمن فالسلف
يقولون لله يد ووجه واصابع لا نعلمها وننزهه عن حقيقتها و
الخلف يقولون المراد بالوجه الذات وباليد القدرة وبقوله بين
اصبعين من اصابع الرحمن اى بين صفتين من صفاته وهاتان
الصفتان القدرة والارادة واما الصورة فيما رواه احمد والشيخان
ان رجلا ضرب عبده فنهاه النبى صلى الله عليه وسلم وقال ان
الله تعالى خلق آدم على صورته فالسلف يقولون صورة لا نعلمها
والخلف يقولون المراد من الصورة الصفة من سمع وبصر و
علم وحياة فهو على صفته فى الجملة وان كانت صفته تعالى قديمة
وصفة الانسان حادثة وهذا بناء على ان الضمير عائد على الله
تعالى كما يقتضيه ما ورد فى بعض الطرق فان الله تعالى خلق آدم
على صورة الرحمن وبعضهم جعل الضمير عائدا على الاخ المصرح
به فى الطريق التى رواها مسلم بلفظ فاذا قاتل احدكم اخاه

فليجتنب الوجه فان الله خلق آدم على صورته اى واذا كان كذلك
فينبغى احترامه باتقاء الوجه واما كون هذه الايات من المحكمات
او من المتشابهات فقد حكى ابن حبيب النيسابورى فى المسئلة ثلاثة
اقوال احدها ان القرآن كل محكم لقوله تعالى كتاب احكمت اياته الثانى
كل متشابه لقوله تعالى متشابها مثانى الثالث وهو الاصح انقسامه
الى محكم ومتشابه لقوله تعالى هو الذى انزل عليك الكتاب منه
ايات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات والجواب عن الايتين المتقدمتين
ان المراد باحكامه اتقانه وعدم تطرق النقص والاختلاف اليه و
بتشابهه كونه يشبه بعضه بعضا فى الحق والصدق والاعجاز
وقال الراغب فى مفردات القرآن الايات عند اعتبار بعضها
ببعض ثلاثة اضرب محكم على الاطلاق ومتشابه على الاطلاق
ومحكم من وجه ومتشابه من وجه والمتشابه ثلاثة اضرب متشابه من جهة اللفظ
فقط ومن جهة المعنى فقط ومن جهتهما وهذه الايات
من قبيل الثانى واما من اعتقد ظواهر هذه المتشابهات على حقيقتها
بان قال مثلا له يد حقيقة ووجه حقيقة وجهة حقيقة الخ
فان قال كالايدى والاوجه والجهات فهو كافر والعياذ بالله يجب
على المسلمين قتله بامر ولاة امورهم ان لم يرجع عن ذلك وان

قال له يد حقيقة لكن لا كالايدى و وجه حقيقة لكن لا كالاوجه
الخ فهو فاسق مبتدع مخالف للسلف و الخلف يجب زجره وردعه
بما يليق به واما من خطأ الامام النووى وغيره من المنزهين لله
تعالى عن هذه النقايص فهو المخطئ الكافر او الفاسق المبتدع من
الذين ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة و
ممن زين لهم الشيطان اعمالهم فصدهم عن السبيل فهم لا يهتدون
رب اعوذ بك من همزات الشياطين واعوذ بك رب ان يحضرون
بسم الله الرحمن الرحيم قل اعوذ برب الناس ملك
الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس الذى يوسوس فى
صدور الناس من الجنة والناس حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول
ولا قوة الا بالله العلى العظيم واما دعواهم رجوع بعض المتكلمين
عن المذهب التاويلى فذلك لا يقتضى انه يعتقد ظواهر هذه
المتشابهات حقيقة لانه انما رجع عن التاويل التفصيلى فقط الذى
هو تعيين المعنى المراد مع اعتقاده التاويل الاجمالى الذى هو صرف
اللفظ عما دل عليه بحسب ظاهره بتنزيهه سبحانه و تعالى عن حقيقته
والحاصل ان هؤلاء الناس غافلون عن مذهب السلف حيث انهم
يدعون ان السلف يعتقدون ظواهر هذه المتشابهات حقيقة

وليس كذلك بل السلف ينزهون الله سبحانه وتعالى عما دل عليه اللفظ
بحسب ظاهره ويفوضون في تعين المراد منه الى الله تعالى
والخلف يعينون فكلاهما متفق على تنزيهه تعالى عن ما دل عليه اللفظ
بحسب ظاهره وانما الخلاف في تعين المراد فليس مذهب السلف يقتضي
ثبوت هذه الامور لله تعالى حقيقة كما زعم هؤلاء الضالون
بل انما طريقة السلف اسلم لما فيها من السلامة من تعيين معنى قد يكون
غير مراد له تعالى وطريقة الخلف اعلم واحكم لما فيها من مزيد الايضاح
والرد على الخصوم وهي الارجح ومن رجع من المتكلمين فانما رجع عن
طريقة الخلف الذي هي تعين المعنى المراد الى طريقة السلف في تفويض
ذلك المعنى الى الله مع تنزيهه عن حقيقته وذلك كامام الحرمين
فانه كان يذهب الى طريقة الخلف ثم رجع عنها الى طريقة السلف لما
فيها من السلامة المتقدمة فقال في الرسالة النظامية الذي
نرتضيه دينا وندين الله به عقد اتباع سلف الامة فانهم
درجوا على ترك التعرض لمعانيها وقال ابن الصلاح على هذه
الطريقة يعني طريقة السلف مضى صدر الامة وساداتها
فظهر من هذا كله ان هؤلاء الناس المذكورين في السؤال
ضالون مبتدعون مخالفون للسلف والخلف لما علم ان كلا

منهما ينزه الله تعالى عما دل عليه اللفظ بحسب ظاهره حقيقة وانما
الخلاف في تعين المعنى المراد فالسلف يفوضون في تعيينه والخلف
يعينون وكلتا الطريقتين ناجية ومن خالف هاتين الطريقتين
وخرج عنهما فهو اما كافر او فاسق مبتدع ويقطع النظر عن مذهب
السلف والخلف فننزهه سبحانه وتعالى عما دل عليه ظاهر هذه
المتشابهات حقيقة ثابت بالدليل العقلي القطعي اذ يجب لله تعالى
مخالفته للحوادث بمعنى انه لا يتصور في العقل عدمها وهي
عبارة عن سلب الجرمية والعرضية والكلية والجزئية ولوازمها
عنه تعالى ودليل ذلك انه لو لم يكن مخالفا لها لكان مماثلا لها
اذ لا واسطة ولو كان مماثلا لها لكان حادثا مثلها لان ما ثبت
لاحد المثلين يثبت للآخر وحدوثه تعالى محال لوجوب القدم
فبطل ما ادى اليه وهو مماثلته تعالى للحوادث واذا بطل ذلك
ثبت المطلوب وهو مخالفته تعالى لها لانه مساو لنقيض المماثلة
ومساوي النقيض نقيض والنقيضان لا يجتمعان ولا يرتفعان فالقضية
المركبة من الشيء والمساوي لنقيضه كقولك اما ان يكون الله مخالفا
للحوادث او مماثلا لها منفصلة حقيقية تمنع الجمع والخلو فان قلتم
لا نسلم وجوب القدم قلنا وجوب القدم ثابت ايضا بالدليل العقلي

لانه لو لم يكن قديما لكان حادثا ولو كان حادثا لافتقر الى محدث ولو افتقر الى محدث لافتقر محدثه الى محدث للمساوات وهكذا فيلزم الدور او التسلسل وهو محال فما ادى اليه وهو افتقاره الى محدث محال فما ادّى اليه وهو كونه حادثا محال فما ادى اليه وهو كونه غير واجب القدم محال واذا استحال عدم وجوب القدم ثبت المطلوب وهو القدم ضرورة انهما نقيضان والنقيضان لا يجتمعان ولا يرتفعان فقد ثبت مخالفته تعالى للحوادث بالدليل العقلي القطعي فالله سبحانه منزه عن الجسمية والجهة والمجئ والاتيان والصورة وعن كل صفات الحوادث وما لا يليق بجلاله تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا هذا هو المعتقد الحق الذى عليه اهل السنة وخلافه باطل وضلال لا يسلكه الا من قضى عليه الحق بالشقاوة نعوذ بالله تعالى من ذلك وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم فهؤلاء الناس ان لم يرجعوا عن معتقدهم ذلك وجب قتلهم او زجرهم بما يليق و لا يجوز اعتقاد ظاهر هذه النصوص وغيرها مما يوهم التشبيه قطعا والحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا او

الحمد لله رب العالمين في الله سبحانه وتعالى
اعلم الفقير اليه سبحانه وتعالى احمد محمد حداوي
الاسواني الحنفي بالازهري عفي عنه امين

احمد محمد
حداوي
الاسواني الحنفي
عفي عنه

نعم

في الجواب كفاية ولا يخفى على من له معرفة بعلم التوحيد مذهب
السلف القائلين في هذه الايات والاحاديث المتشابهات وامثالها
بالتاويلات الاجمالي من الايمان بها وانها حق وان ظاهرها غير
مراد وتفويض علم المعنى المراد منها الى الله سبحانه وتعالى وهو
اسلم ولا مذهب الخلف القائلين فيها بالتاويل التفصيلي من ان
ظواهرها غير مرادة فأولوا كلما ورد منها بما يليق به كتاويل اليد
بالقدرة والاصبعين بالقدرة والارادة ايضا والنزول بنزول
الامر والرحمة والملك الى غير ذلك من التاويل كما هي موضحة
بمحالها وهو احوط وعلى ان من خالف المذهبين ضال
مضل والله ولي التوفيق كتبه الفقير الى الله سبحانه علي
بن القاسم بن العباس بن الامام
احمد مجاور بن الازهر الشافعي
عفى الله عنه امين

ادحم يا راحم
علي ابن القاسم
١٢٩٠

هذه الاجوبة المبرهنة صحيحة لا يميل عنها عاقل الا ذو غفلة
وذهول عن مصالح دينه وتكاليف ربه
غافل الفقير الى الله سبحانه وتعالى السيد
احمد الحنفي عفي عنه

السيد احمد الحنفي عفي عنه

الفتاوى المرقومة صحيحة موافقة
للكتاب والسنة الفقير اليه سبحانه وتعالى
محمد الشافعي عفي عنه

عبده محمد الشافعي عفي عنه

لقد اصابوا من رد والفقير الى الله تعالى
علي الشافعي عفي عنه آمين

علي الشافعي عفي عنه

لقد وافقوا الكتاب والسنة من افتوا
الفقير اليه سبحانه وتعالى السيد محمد الحنفي عفي الله عنه
الحنفي

السيد محمد الحنفي عفي الله عنه

ما افتوا به هذه المعاني الاعلام باقوال الائمة العظام فهو الحق
والصواب وواجب القبول بلا كلام الفقير
الى الله تعالى جل شانه يحيى المالكي عفي عنه

يحيى المالكي عفي عنه

الحق ما قالوا به هذه المعاني الاعلام جزاهم عنا احسن الجزاء
في الدارين الفقير الى الله سبحانه وتعالى السيد محمد

الحنفي عفي عنه

(السيد محمد الحنفي عفي عنه)

هذه الفتاوى صحيحة موافقة للحق والصواب الفقير اليه سبحانه وتعالى السيد مسعود الشافعي عفي عنه

(السيد مسعود الشافعي)

لقد خاب وخسر من قال بخطأ الائمة من المتكلمين لتنزيهم الله سبحانه وتعالى عن المكان والجهة وغير ذلك مع ان الائمة من المتكلمين هم على الحق والصواب ونجاهم الله من خطأ الخاطئين في مثل هذا الكتاب الفقير اليه تعالى ابراهيم الشافعي عفي عنه

(عبده ابراهيم الشافعي عفي عنه)

لقد اصابوا من ردوا على من قالوا ان لله يدا ووجها وقدما وعينا حقيقة او على من اثبتوا المكان والجهة له تعالى الفقير الى عفو ربه المعبود مسعود الحنفي عفي عنه

(عبده مسعود الحنفي)

الحمد لله وحده ما اجابوا به هذه الافاضل هو الصواب الذى لا محيد للعقلاء عنه والله سبحانه وتعالى اعلم الفقير اليه محمد الطيب الشافعي بالازهر عفي عنه امين

(محمد الطيب ١٢٧٢)

لا دليل على حمل اللفظ على ظاهره بلا تاويل ومن حمله على ظاهره

فقد خالف السلف والخلف الفقير اليه محمد علي
الخاني الحنفي بالازهر عفي عنه آمين

(محمد علي الخاني الحنفي ١٢٨٤)

لقد اصابوا فيما اجابوا ولم يرغبوا عنها الا من خابوا وخسروا
الفقير الى عفو ربه المهيمن عبده
حسن الحنفي عفي عنه

(عبده حسن الحنفي عفي عنه)

لا دليل على اثبات اصل الصفات المعلومة بظواهر الآيات
المتشابهات والاحاديث المشكلات ولو جهل كيفيتها بعد انتفا
الجوارح له سبحانه تعالى الله عن ذلك علوا
كبيرا الفقير اليه تعالى عبد القادر الحنفي عفي عنه

(عبد القادر الحنفي عفي عنه)

اصابوا من افتوا الفقير الى عفو ربه الواحد
الاحد عبده احمد الشافعي عفي عنه

(عبده احمد الشافعي عفي عنه)

لقد وافقوا الحق والصدق من افتوا بعدم اخذ ظواهر الآيات
المتشابهات والاحاديث المشكلات من غير تاويل اجمالي و
تفصيلي ومن خالفهم خالف الحق والصدق
الفقير اليه تعالى محمد الشامي الحنبلي عفي عنه

(محمد الشامي الحنبلي عفي عنه)

لقد اصابوا من قالوا بتنزيه الله سبحانه وتعالى عن سمات الحدوث
كما مضوا عليه ائمة السلف وعلماء السنة الفقير الى لطف ربه

الفقير السيد عبد الرحمن الحنفي عفي الله عنه

السيد عبد الرحمن الحنفي عفي عنه

من وافق هذه الفتاوى وافق الحق ومن خالفها

خالف الحق والصواب وسلك مسلك الضلال

والارتياب الفقير الى الله تعالى السيد مصطفى الحنفي عفي عنه

السيد مصطفى الحنفي عفي عنه

لقد اصابوا من افتوا الفقير الى الله تبارك

وتعالى احمد ابن محمد الحنفي عفي عنه

احمد ابن محمد الحنفي عفي عنه

لقد كذب وافترى من قال ان الامام ابا الحسن الاشعري والامام

فخر الدين الرازي والامام محمد الغزالي و بعض غيرهم تابوا ورجعوا

عن المذهب التاويلي و بقوا مع الذين يتبعون اصل الصفات المعلومة

بظواهرها لان التوبة شرعا هي الندم على ما وقع من الذنب مع اعتقاد

حرمته وهم لم يحرموا التاويل حتى يرجعوا عنه ولا يظهر بعباراتهم

بل كانوا يرجحون التفويض على التاويل هذا

هو الحق والصواب الفقير اليه تعالى نور الدين

عبده نور الدين الشافعي عفي عنه

القائلون بصرف اللفظ عن ظاهره معتقدين اتصافه سبحانه وتعالى

بما يليق بجلاله وعظمته مع تاويل اجمالي وتفصيلي مصيبون جزاهم

الله عنا خير الجزاء في الدارين الفقير الى لطف

ربه الخفي عبد الله الحنفي عفي عنه

عبد الله الحنفي عفي عنه

من لم يصرف اللفظ من ظاهره بتاويل اجمالى كما هو مذهب جمهور
السلف ومع تاويل تفصيلى كما هو مذهب اكثر الخلف فقد ضل و
غوى وسلك مسلك المشبهة الذين ذمهم الله تعالى فى كتابه
العزيز بقوله فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه
ابتغاء الفتنة الاية الفقير اليه عز شانه
متولى على العاصى الحنفى بالازهر عفى عنه

(متولى على العصى ١٢٧٢)

لقد اصابوا من قالوا بصرف اللفظ عن ظاهره معتقدين اتصافه
سبحانه وتعالى بما يليق بجلاله وعظمته من غير ان يؤول بشئ آخر
كما هو مذهب السلف وفيه تاويل اجمالى ومع
تاويل تفصيلى كما هو اكثر مذهب الخلف الفقير
اليه تعالى حسين المرصفى الحنفى عفى عنه

(عبده حسين المرصفى ١٢٧٦)

لا برهان على جعل الظواهر الايات المتشابهات والاحاديث
المشكلة محكمات معنى ومتشابها
كيفية الفقير الى رحمة ربه سبحان عبد الرحمن
الحنفى كان الله له امين

(عبد الرحمن الحنفى كان الله له)

لقد اصابوا وتكلموا بالحق فيما افتوا موافقين لاكثر السلف
وجمهور الخلف جزاهم الله عنا احسن الجزا فى الدارين

الفقير اليه تعالى السيد احمد المالكى عفى عنه آمين

السيد احمد عفى المالكى عنه

الفتاوى المشروحة صحيحة موافقة لمذهب اكثر السلف وجمهور الخلف الفقير الى الله تبارك وتعالى اسماعيل المالكى عفى عنه

اسماعيل المالكى عفى عنه

ما قالوا به علماء الاعلام المذكورون اعلاه بالارقام فهو الحق والصواب لا يخالفهم الا معاند مرتاب

الفقير الى الله تعالى السيد عبد القادر الحنفى عفى عنه

السيد عبد القادر الحنفى عفى عنه

ما قالوا به هذه المفانى فهو الحق والصوا[ب]

الفقير اليه تعالى السيد ابراهيم الحنفى عفى الله عنه آمين

السيد ابراهيم الحنفى عفى عنه

لقد اصابوا من افتوا جزاهم الله عنا خير الجزا

الفقير اليه تعالى السيد ابراهيم الشافعى عفى عنه

السيد ابراهيم الشافعى عفى عنه

لقد اصابوا فيما قالوا هذه العلماء الاعلام ومفانى الانام

الفقير الى عفو ربه القدير السيد عبد الله المالكى عفى عنه

السيد عبد الله المالكى عفى عنه

لقد قالوا الحق وصرحوا به من ردوا الفقير اليه سبحانه وتعالى احمد ابن محمد الشافعى عفى عنه

احمد ابن محمد الشافعى عفى عنه

ما افتى به العالم الفاضل الشيخ محمد الحنفى والعلامة الشيخ ابراهيم الشافعى والعلامة الشيخ محفوظ ابن ابى القاسم المالكى والعلامة الشيخ احمد ابن محمد جادى والاسوانى الحنفى فهو الحق والصواب جزاهم الله عنا احسن الجزا فى الدارين الفقير الى الله تعالى نصر المالكى عفى الله تعالى عنه بمنه وكرمه امين

عبده نصر المالكى عفى عنه

لقد اجادوا الذين ردوا على الفرقة القائلة بان الايات المتشابهات والاحاديث المشكلات محكمات معنى ومتشابها كيفية الفقير الى الله تعالى حسن الشافعى عفى عنه

عبده حسن الشافعى عفى عنه

الحمد لله المنفرد بالايجاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد الشفيع المشفع يوم التناد وعلى آله واصحابه السادة الامجاد وبعد فقد اطلعت على ما اجابوا به هؤلاء العلماء الراشدين فوجدته موافقا للسنة والكتاب المبين ويكفيك قوله تعالى فى القرآن العظيم ليس كمثله شئ وهو السميع البصير و اما ما قاله هؤلاء الضلال فهو منزه عنه مولانا ذو الجلال والحق ما عليه اهل السنة والجماعة فهو الذى يرضى الله وصاحب الشفاعة فعلى كل عاقل ان يتبعهم فى ذلك ليسلك معهم احسن المسالك اللهم ثبت قلوبنا على دينك يا الله

يا رحمن يا مالك الفقير الى الله تعالى
محمد ابو مطاوع السحيمي الحسني بالازهر عفي عنه

(ختم: محمد السحيمي)

هذه الفتاوى المسطورة صحيحة لا شك فيها الفقير اليه
تعالى السيد ابو بكر الشافعي عفي عنه

(ختم: السيد ابو بكر الشافعي عفي عنه)

قد ضل واضل من خالف المذهبين المذكورين في هذه الفتاوى
اعني السلف والخلف في صرف اللفظ
عن ظاهره مع تاويل اجمالي او تفصيلي الفقير
اليه تعالى مصطفى الشافعي

(ختم: مصطفى الشافعي عفي عنه)

لقد افادوا من قالوا بالقول الصحيح والحق الصريح من انه
لا ينبغي اجراء الآيات المتشابهات على ظواهرها من غير
صرف الالفاظ عن ظواهرها بل يجب
صرفها بتاويلها اجمالي على مذهب
السلف او مع تاويل تفصيلي على مذهب الخلف

(ختم: السيد علي المالكي عفي عنه)

هذه الفتاوى المرقومة صحيحة لا يميل عنها الا من في
قلبه شك مريب الفقير اليه تعالى
محفوظ المالكي عفي الله عنه

(ختم: محفوظ المالكي عفي الله عنه)

لقد اصابوا الحق والصواب من افتوا ومن خالفهم خالف

الكتاب والسُّنة وخالف السلف والخلف

الفقير الى الله تعالى عزبرهانه السيد على

الحنفى عفى الله عنه

(السيد على الحنفى عفى الله عنه)

الفتاوى المرقومة موافقة للسلف والخلف الفقير الى الله

سبحانه وتعالى احمد الشامى

الحنبلى عفى الله عنه

(احمد الشامى الحنبلى عفى عنه)

لقد اصابوا وتكلموا بالحق من افتوا الفقير

الى رحمة الله القدير السيد محمد الشامى

عفى الله عنه

(السيد محمد الشافعى عفى عنه)

ما قالوا به العلماء الاعلام ومفاتى الانام الشيخ محمد الحنفى والشيخ

ابراهيم الزور الشافعى والشيخ محفوظ ابن ابى القاسم

المالكى والشيخ احمد ابن محمد جداوى

الحنفى هو الحق والصواب موافق

للسنة والكتاب

لقد اصابوا واجادوا فى قولهم الذين قالوا بانها حق

وان ظواهرها غير مراده ولها معنى يليق به كما هو

مذهب جمهور السلف ويأوّل تاويلات صحيحة

کما هو اکثر جمهور الخلف الفقیر الیه تعالی السید علی
الشافعی عفی عنه

السید علی الشافعی عفی عنه

قد تم طبعه وعم نفعه

سنه ۱۲۹۳
قد استنسب طبع فتاوی علماء المصر فی المطبع المحمدی الواقع فی معسکر بنگلور شهر جمادی الاخر

الحمد لله والمنه علمای مصر رحمهم الله کے عربی فتوے جو عرشیون کے رد مین لکھے ہین اور رسالہ
فتاوی مصریہ ہی کا ترجمہ ہی نقل مطابق اصل چھپوا گیا اگر اسمین کسی کو شک ہو مصر کو لکھ کے تحقیق کرلین
اور ان فتوون کے سب اسناد تو دلایل ساطعہ و براہین قاطعہ اہل سنت ہین - اب ہم ایک تازہ
سند جو ہمین نظر آئی لکھی جاتی ہی کہ مسیح الازہر شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری محدث نے
امام فخر الدین رازی سے نقل کی ہی کہ جو لوگ کہ حق تعالی و تقدس کے لئے حقیقی اعضے جیسے
ہاتھ پاؤن اور منہ آنکھ اور ساق وغیرہ جو مقتضی جسم اور مستلزم ترکیب و جہت ہین اپنی دانست
مین لگاتے ہین سو انکی عبادت حقیقت مین خدای حقیقی کی عبادت نہین ہوتی ہی بلکہ اوس
شکل و صورت ہی کی عبادت ہوتی ہی جو ہاتھ پاون اور منہ اور آنکھ اور جہت والی انکے
وہم مین جمی ہی - پھر انکے پیچھے اہل سنت کی نماز درست نہو گی چنانچہ وہ عبارت
کہ جس سے یہ مطلب مستفاد ہوتا ہی یہ ہی - وما احسن قول الرازی المجسم عبد الله
قط لانه یعبد ما تصوره فی وهمه من الصورة انتهی فقط

این کتاب را که مولانا المولوی جان جهان جان جهان بهاء ولد بن بهادری قدس الله سره به بانوی نیم ازاری خود بار دوم

المقسوم